روزنامہ ممبئی ابطہ
مرشدانِ خبر

DAILY MUMBAIRAABTA

RNI. NO. MAHURD/2019/77823 - Vol. No. 8, Issue No. 187, Tuesday- 07 July, 2026, Price Rs.4/- , Pages:08

جلد نمبر:۸ ۞ شمارہ نمبر ۱۸۷ ۞ منگل، ۷ر جولائی، ۲۰۲۶، ۲۱ر محرم الحرام ۱۴۴۸ھ ۞ قیمت ۴ روپئے، صفحات:۸

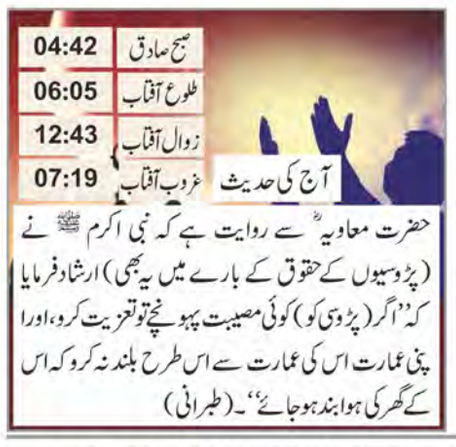

فرانس: جنگلاتی آگ بے قابو، ۴۶۰۰ر ہیکٹر رقبہ جل گیا

۱۰ر ہزار افراد محفوظ مقامات پر منتقل، آگ کے پھیلاؤ کے خطرے کے پیش نظر تقریباً ۱۰ر ہزار افراد کو راتوں رات محفوظ مقامات پر منتقل کرنا پڑا

فرانس کے جنوبی علاقے پیرینیز اور پینٹیلس میں بھڑکنے والی شدید جنگلاتی آگ نے کم از کم ۴۶۰۰ر ہیکٹر رقبہ خاکستر کر دیا، جبکہ آگ کے پھیلاؤ کے خطرے کے پیش نظر تقریباً ۱۰ر ہزار افراد کو راتوں رات محفوظ مقامات پر منتقل کرنا پڑا۔ حکام کے مطابق آگ پر تاحال قابو نہیں پایا جا سکا، پانچ افراد معمولی زخمی ہوئے ہیں اور کئی علاقوں میں بجلی بھی معطل ہے۔ فرانس کے متعدد محکموں میں جنگلاتی آگ کے خطرے کے باعث ریڈ اورانج الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ فرانس کے جنوبی علاقے پیرینیز اور پینٹیلس میں لگنے والی شدید جنگلاتی آگ تاحال بے قابو ہے، جس کے نتیجے میں کم از کم ۴۶۰۰ر ہیکٹر (۱۱۳۷۰ر ایکڑ) رقبہ جل کر خاکستر ہو گیا جبکہ احتیاطی اقدام کے طور پر تقریباً ۱۰ر ہزار افراد کو راتوں رات محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا گیا۔ فرانسیسی نشریاتی ادارے BFMTV کے مطابق آگ ٹریویلاک (Trevillach) کمیون کے قریب بھڑکی، جہاں تیز ہواؤں اور خشک موسم نے شعلوں کو مزید پھیلنے میں مدد دی۔ حکام کا کہنا ہے کہ فائر فائٹرز مسلسل آگ بجھانے کی کوششوں میں مصروف ہیں، تاہم پیر تک اس پر مکمل قابو نہیں پایا جا سکا۔ حکام کے مطابق آگ کے باعث پانچ افراد معمولی زخمی ہوئے ہیں، جبکہ متعدد قریبی میونسپلٹیوں میں بجلی کی فراہمی بھی متاثر ہوئی ہے۔ بجلی فراہم کرنے والی کمپنی Enedis نے بتایا کہ جاری آگ اور خطرناک حالات کے باعث اس کے تکنیکی عملے کے لیے متاثرہ علاقوں میں مرمت کا کام شروع کرنا ممکن نہیں۔ فرانس کے وزیر داخلہ لوراں نونیز نے فرانس ۲ر سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وہ پیر کی سہ پہر متاثرہ علاقے کا دورہ کریں گے۔ ان کے مطابق موجودہ موسمی حالات آگ کے مزید پھیلنے کے لیے سازگار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''آج آگ کے خلاف جنگ دوبارہ شروع ہو رہی ہے۔ صبح سے ہی موسم مزید خراب ہو رہا ہے، جس کے باعث صورتحال بدستور تشویشناک ہے۔'' وزیر داخلہ نے خبردار کیا کہ فرانس کو اس سال جنگلاتی آگ کے غیر معمولی موسم کا سامنا ہے۔ ان کے مطابق رواں سیزن میں اب تک ۱۱ر ہزار ہیکٹر (۲۷۱۸۰ر ایکڑ) سے زائد رقبہ آگ کی نذر ہو چکا ہے، جبکہ گزشتہ سال اسی عرصے میں یہ رقبہ تقریباً ۵۵۰۰ر ہیکٹر تھا، جو اس سال آگ کی شدت میں نمایاں اضافے کی نشاندہی کرتا ہے۔ دوسری جانب ہیرولٹ (Hérault) ڈپارٹمنٹ میں بھی اتوار کو ۳۰ر سے زائد جنگلاتی آگ کے واقعات رپورٹ ہوئے، جن میں سے بعض پر پیر تک مکمل قابو نہیں پایا جا سکا۔ جنگلاتی آگ کے بڑھتے ہوئے خطرات کے پیش نظر فرانس کے سات محکموں میں ریڈ الرٹ نافذ کر دیا گیا ہے، جبکہ ۴۱ر دیگر محکمے جنگلاتی آگ کے زیادہ خطرے کے باعث اورنج الرٹ کے تحت ہیں۔ حکام نے شہریوں سے غیر ضروری سفر سے گریز کرنے اور حفاظتی ہدایات پر سختی سے عمل کرنے کی اپیل کی ہے۔ فرانس سمیت یورپ کے کئی ممالک حالیہ ہفتوں میں شدید گرمی، خشک موسم اور تیز ہواؤں کے باعث جنگلاتی آگ کے بڑھتے ہوئے خطرات سے نمٹ رہے ہیں، جس نے موسمیاتی تبدیلی اور قدرتی آفات سے متعلق خدشات کو ایک بار پھر نمایاں کر دیا ہے۔

انڈین مجاہدین مقدمہ (گجرات)

۳۸ر ملزمین کی پھانسی کی سزاؤں پر کل فیصلہ

احمد آباد: گجرات انڈین مجاہدین مقدمہ میں نچلی عدالت سے پھانسی کی سزا پانے والے 38/ملزمین اور عمر قید کی سزا پانے والے 11/ملزمین کی اپیلوں پر کل گجرات ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ فیصلہ ظاہر کریگی۔ گذشتہ ماہ عدالت نے فیصلہ محفوظ کرلیا تھا۔ فریقین کے دلائل کی سماعت عدالت نے تقریباً ایک سال تک کی تھی۔ گجرات ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ گجرات انڈین مجاہدین مقدمہ میں خصوصی سیشن عدالت کے 38/ملزمین کو پھانسی کی سزا دیئے جانے والے فیصلہ کی تصدیق کے لیئے گجرات حکومت کی جانب سے ہائی کورٹ میں داخل اپیل کی سماعت کی تھی۔ گجرات ہائی کورٹ کی دو رکنی بینچ کے جسٹس اے وائی کوگجے اور جسٹس سمیر دوے نے تقریباً ایک سال تک اس اہم مقدمہ کی یومیہ کی بنیاد پر حتمی سماعت کی تھی، دو رکنی بینچ نے ملزمین کی جانب سے نچلی عدالت کے فیصلے کو چیلنج کرنے والی اپیلوں پر بھی سماعت کی۔ کل 49/ملزمین میں سے جمعیۃ علماء مہاراشٹر (ارشد مدنی) قانونی امداد کمیٹی نے جمعیۃ علماء احمد آباد (گجرات) کے تعاون سے 39/ملزمین کو قانونی امداد فراہم کی ہے۔ گجرات ہائی کورٹ کی جانب سے فیصلہ کی تاریخ ظاہر کیئے جانے کے بعد ممبئی میں صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر مولانا حکیم اللہ قاسمی نے کہا کہ ملزمین کے دفاع میں جمعیۃ علماء مہاراشٹر قانونی امداد کمیٹی نے ملک کے نامور کریمنل وکلاء کی خدمات حاصل کی تھی تاکہ منظم و موثر طریقے سے ملزمین کے مقدمات کی پیروی کی جاسکے۔ انہوں نے کہا کہ سینئر ایڈوکیٹ ایس ناگا مٹھو (سبکدوش جج مدراس ہائیکورٹ)، سینئر ایڈوکیٹ نتیا راما کرشنن، سینئر ایڈوکیٹ مہر دیسائی، ایڈوکیٹ یوگ موہت چودھری، ایڈوکیٹ ہردے بوچ، ایڈوکیٹ سومناتھ نے بحث کی تھی جبکہ سینئر وکلاء کی معاونت ایڈوکیٹ خالد شیخ، ایڈوکیٹ پایوشی رائے، ایڈوکیٹ سدھارتھ، ایڈوکیٹ شاہد ندیم، ایڈوکیٹ استوتی رائے، ایڈوکیٹ بلال نظامی، ایڈوکیٹ ارجن وڈیگر نے کی تھی۔ مولانا حکیم اللہ قاسمی نے کہا کہ انہیں عدالت سے انصاف کی امید ہے۔ ملزمین اور ان کے اہل خانہ طویل عرصے سے انصاف کے منتظر ہیں۔۔ گجرات انڈین مجاہدین مقدمہ ہندوستانی عدلیہ کی تاریخ میں اپنی نوعیت کا پہلا ایسا مقدمہ ہے جس میں 35/ائیف آئی آر (مقدمات) کو یکجا کر کے ایک ہی عدالت میں اس کی سماعت ہوئی، دوران سماعت 1164 سرکاری گواہان کے بیانات قلمبند کیئے گئے۔ گجرات سلسلہ وار بم دھماکے معاملے میں 56/لوگوں کی موت جبکہ 246/لوگ شدید زخمی ہوئے تھے۔ کل 78/ملزمین کے خلاف خصوصی سیشن عدالت میں مقدمہ چلا جس میں عدالت نے 29/ملزمین کو ناکافی ثبوت و شواہد کی بنیاد پر مقدمہ سے بری کر دیا تھا جبکہ 49/ملزمین کو قصوروار ٹھہرایا تھا۔ 7015/صفحات پر مشتمل سیشن عدالت کا فیصلہ ہے جبکہ اس مقدمہ کے کل دستاویزات 788690 ہے۔

مہاراشٹر میں موسلادھار بارش: مغربی ریلوے کا نظام درہم برہم

۲۰ر سے زائد طویل فاصلے کی ٹرینیں راستے میں پھنسی

مہاراشٹر کی راجدھانی ممبئی سمیت ریاست کے متعدد علاقوں اور جنوبی گجرات میں مسلسل موسلادھار بارش نے معمولاتِ زندگی کے ساتھ ساتھ ریلوے خدمات کو بھی شدید متاثر کر دیا۔ مغربی ریلوے کے اہم راستوں پر پٹریوں کے زیر آب آنے کے باعث طویل فاصلے کی بیس سے زائد ٹرینیں مختلف اسٹیشنوں پر روک دی گئیں، جبکہ مجموعی طور پر 40 سے زیادہ ریل خدمات بارش، آبی جماؤ اور دیگر رکاوٹوں سے متاثر رہیں۔ ریلوے حکام کے مطابق سب سے زیادہ اثر وسئی روڈ، ویرار، سفالے اور پالگھر کے درمیان ریلوے سیکشن پر پڑا، جہاں شدید بارش کے باعث پٹریوں پر پانی جمع ہو گیا۔ دوپہر تک ویرار، وانگاؤں، پالگھر، دہانو روڈ اور ولساڈ سمیت کئی اسٹیشنوں پر کم از کم 22 طویل فاصلے کی ٹرینیں کھڑی رہیں اور ان کی روانگی ممکن نہ ہو سکی۔ حکام نے بتایا کہ خراب موسمی حالات کے باعث متعدد ٹرینوں کے اوقات میں تبدیلی کی گئی، 10 ٹرینیں منسوخ کر دی گئیں، جبکہ کئی ٹرینوں کو اپنے مقررہ مقام تک پہنچنے سے پہلے ہی مختلف اسٹیشنوں پر روک کر ان کا سفر ختم کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ کچھ ٹرینوں کے راستے بھی تبدیل کیے گئے تاکہ مزید ریل گاڑیوں کو متاثرہ حصوں میں داخل ہونے سے روکا جا سکے۔ اطلاعات کے مطابق پال گھر ضلع میں صرف دو گھنٹوں کے دوران تقریباً 300 ملی میٹر بارش ریکارڈ کی گئی، جس کے بعد صورتحال انتہائی سنگین ہو گئی۔ اس دوران باندرہ ٹرمینس سے شری ماتا وَیشنو دیوی کٹرا جانے والی ایکسپریس، ممبئی سینٹرل سے حضرت نظام الدین راجدھانی ایکسپریس اور دادر سے پور بندر سوراشٹرا ایکسپریس سمیت کئی اہم ٹرینیں راستے میں پھنس گئیں۔ مغربی ریلوے نے صورتحال کو قابو میں رکھنے کے لیے ممبئی۔ احمد آباد مرکزی ریلوے لائن پر آمدورفت بحال کرنے کی کوششیں تیز کر دی ہیں۔ اسی مقصد سے احمد آباد، جودھ پور اور بھج سے آنے والی کئی ٹرینوں کو واپلی اور سورت اسٹیشنوں پر ہی روک دیا گیا تاکہ پانی میں ڈوبے ہوئے ریلوے سیکشن پر اضافی دباؤ نہ پڑے۔ مسافروں کی سہولت کیلئے ریلوے انتظامیہ نے رضا کار تنظیموں کے تعاون سے خوراک، پینے کے پانی اور طبی غذائی اشیا فراہم کرنے کا انتظام کیا۔ ریلوے کے چیف پبلک ریلیشنز افسر ونیت ابھیشیک کے مطابق پالگھر میں حضرت نظام الدین۔ ممبئی سینٹرل غریب رتھ ایکسپریس کے مسافروں میں تقریباً پانچ سو غذائی پیکٹ تقسیم کیے گئے۔

امریکی محکمۂ انصاف کا اڈانی کے خلاف کیس ختم کرنے کا دفاع

کیس 'سفارتی تنازع' کا باعث بن سکتا ہے، محکمہ نے دلیل دی کہ امریکہ کا "دنیا کی پولیس بننے کا ناٹک کرنا" سفارتی تنازع کا سبب بن سکتا ہے

محکمہ نے دلیل دی کہ امریکہ کا "دنیا کی پولیس بننے کا ناٹک کرنا" سفارتی تنازع کا سبب بن سکتا ہے اور ان وسائل کو ضائع کر سکتا ہے جنہیں ملکی مسائل سے نمٹنے کیلئے بہتر طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ محکمہ نے مزید کہا کہ امریکی سرکاری وکلاء کو ایسے غیر ملکی کیس کی پیروی نہیں کرنی چاہئے جس میں کوئی مجرمانہ تنظیمیں، کوئی امریکی کمپنیاں شامل نہ ہوں اور نہ ہی اس کا قومی سلامتی سے کوئی تعلق ہو۔ رائٹرز کی ایک رپورٹ کے مطابق، امریکی محکمۂ انصاف (ڈی او جے) نے سنیچر کے دن نیویارک کی ایک عدالت کو بتایا کہ وہ اڈانی گروپ کے چیئرمین گوتم اڈانی کے خلاف دھوکہ دہی کے الزامات کو اس لئے ختم کرنا چاہتا ہے کیونکہ یہ کیس بنیادی طور پر غیر ملکی نوعیت کا ہے، اسے ثابت کرنا مشکل ہے اور یہ محکمہ کی موجودہ ترجیحات کے مطابق نہیں ہے۔ محکمہ نے دلیل دی کہ امریکہ کا "دنیا کی پولیس بننے کا ناٹک کرنا" سفارتی تنازع کا سبب بن سکتا ہے اور ان وسائل کو ضائع کر سکتا ہے جنہیں ملکی مسائل سے نمٹنے کیلئے بہتر طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اپنی فائلنگ میں، محکمۂ انصاف نے موقف اختیار کیا کہ "اس کیس میں مبینہ 'ادائیگیاں' ہندوستانی شہریوں کی طرف سے، ہندوستانی کمپنیوں کیلئے کام کرتے ہوئے، ہندوستانی حکومت کو کی گئی تھیں، اس میں کسی بھی طرح سے امریکی مفادات شامل نہیں ہیں۔" اس نے دلیل دی کہ امریکی سرکاری وکلاء کو ایسے غیر ملکی کیس کی پیروی نہیں کرنی چاہئے جس میں کوئی مجرمانہ تنظیمیں، کوئی امریکی کمپنیاں شامل نہ ہوں اور نہ ہی اس کا قومی سلامتی سے کوئی تعلق ہو۔ محکمہ نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ گزشتہ بائیڈن انتظامیہ کے تحت استغاثہ نے گوتم اڈانی کے خلاف "بے بنیاد کیس" شروع کیا تھا جس کے ٹرائل تک پہنچنے کا کوئی حقیقی امکان نہیں تھا۔ اس نے مزید نوٹ کیا کہ ہندوستانی حکام پہلے ہی ان میں سے کئی الزامات کی تحقیقات کر چکے ہیں اور انہیں کوئی قابلِ کارروائی غلط سلوک نہیں ملا۔ "وہ ملک جس کا اس معاملے میں اب تک کا سب سے مضبوط مفاد ہے، اسی نے یہ نتیجہ اخذ کیا ہے کہ کچھ بھی غلط نہیں ہوا تھا۔" محکمۂ انصاف کی یہ فائلنگ نیویارک کے ایسٹرن ڈسٹرکٹ کیلئے امریکی ڈسٹرکٹ کورٹ کے جج نکولس گارفیس کی جانب سے ۲۶ جون کو جاری کئے گئے حکم کے براہِ راست جواب میں سامنے آئی ہے۔

مختصر مگر اہم خبریں

مذہبی آزادی دوسروں کے عقیدے کو ٹھیس پہنچانے کا کوئی بہانہ نہیں: کلکتہ ہائی کورٹ

کولکتہ: ایک شخص کو اپنے مذہب کا دعویٰ کرنے کا حق ہے، لیکن اسے دوسروں کے عقیدے کو ٹھیس پہنچانے کی اجازت کے طور پر نہیں سمجھا جا سکتا، کلکتہ ہائی کورٹ نے یہاں کے ایک کالج میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر ایک شخص کی سوشل میڈیا پوسٹس پر تقرری کو مسترد کرتے ہوئے مشاہدہ کیا ہے۔ یہ مغربی بنگال کے نریندر پور میں رام کرشنا مشن کالج کی سنگل بنچ کے 4 ستمبر 2025 کے خلاف درخواست پر آیا، جس میں انسٹی ٹیوٹ کو ہدایت دی گئی تھی کہ تمل داس گپتا کو انگریزی کا اسسٹنٹ پروفیسر مقرر کیا جائے۔ جسٹس دیبانگسو باساک کی سربراہی میں اور جسٹس محمد شبر راشدی پر مشتمل ایک ڈویژن بنچ نے کہا کہ امیدوار کی سوشل میڈیا پوسٹس دیگر مذاہب کے پیروکاروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ داس گپتا نے اپنے مذہب کے علاوہ دیگر اور مذہب پر سخت خیالات کا اظہار کیا۔ اس بات کو نوٹ کرتے ہوئے کہ داس گپتا نے اپنے مذہب کے علاوہ دیگر مذاہب کے بارے میں سخت خیالات کا اظہار کیا، اس میں کہا گیا کہ امیدوار کا یہ دعویٰ کہ اس کی تقرری سے انکار کرنے کے کالج کے فیصلے سے اس کے آزادی اظہار اور مذہب پر عمل کرنے کے بنیادی حقوق متاثر ہوئے ہیں۔ عدالت نے یہ بھی نوٹ کیا کہ داس گپتا نے اس عہدے پر بھرتی کے لیے مغربی بنگال کالج سروس کمیشن کی سفارش سے قبل سوشل میڈیا پوسٹس کی تھیں، جس میں مذاہب، رام کرشنا مشن کے انعقاد، جس کا کالج ایک حصہ ہے، اور بھگشوؤں کے بارے میں سخت خیالات کا اظہار کیا تھا۔ گزشتہ ہفتے فیصلہ سناتے ہوئے، ڈویژن بنچ نے کہا، "ہر شخص کو اپنے مذہب کا دعویٰ کرنے کا بنیادی حق ہے۔" عدالت نے کہا کہ "ایسے مذہب کا دعویٰ کرنے کا حق، تاہم، اس کا مطلب یہ نہیں لیا جا سکتا کہ ایسے شخص کو کسی دوسرے شخص کے عقیدے یا مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے کی اجازت ہے۔" کالج اتھارٹی نے سنگل بنچ کے حکم کے خلاف اپیل کی تھی جس میں اسے ہدایت دی گئی تھی کہ داس گپتا کو کالج میں انگریزی میں اسسٹنٹ پروفیسر کے عہدے پر تقرری کا خط جاری کیا جائے اور انہیں چار ہفتوں کے اندر اس عہدے پر کام کرنے کی اجازت دی جائے۔ سنگل بنچ کے فیصلے کو ایک طرف رکھتے ہوئے، ڈویژن بنچ نے کہا کہ کالج کا فیصلہ مغربی بنگال کالج سروس کمیشن کی سفارش کے سلسلے میں ہے اور اس کا داس گپتا کی آزادی اظہار یا اپنے مذہب پر عمل کرنے کے ان کے بنیادی حق پر کوئی اثر نہیں ہے۔ اس نے مشاہدہ کیا کہ "رٹ پٹیشن میں رد کردہ فیصلے کے ذریعے، کالج نے نہ تو رٹ پٹیشنر (داس گپتا) کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے سے روکا ہے اور نہ ہی اسے اپنے مذہب پر عمل کرنے سے روکا ہے"۔ عدالت کا کہنا ہے کہ کالج کو امیدوار کی تقرری سے انکار کرنے کا حق ہے۔ یہ کہتے ہوئے کہ کالج کی گورننگ باڈی کا فیصلہ کرنا کہ داس گپتا اس عہدے کے لیے موزوں نہیں تھا تعلیمی ادارے کے مفاد میں تھا اور یہ ان کی سوشل میڈیا پوسٹس پر مبنی تھا، عدالت نے کہا کہ اس کے فیصلے کو ناقابل تصور نہیں سمجھا جا سکتا۔ ڈویژن بنچ نے کالج اتھارٹی کے فیصلے کو برقرار رکھتے ہوئے کہا، "ایک بار جب اس طرح کے فیصلے کو قابل فہم قرار نہیں دیا جا سکتا، تو اسے من مانی نہیں مانا جا سکتا۔" اس میں کہا گیا ہے کہ مغربی بنگال کالج سروس کمیشن ایکٹ، 2012، کالج سروس کمیشن کی سفارش کے باوجود تقرری کی پیشکش کا اختیار متعلقہ تعلیمی ادارے کو دیتا ہے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ داس گپتا کی امیدواری کو منصفانہ طور پر سمجھا گیا تھا اور انتخاب کے عمل میں حصہ لینے والے کے طور پر، ایک امیدوار کو منصفانہ غور کرنے کا حق ہے لیکن تقرری کا مکمل حق حاصل نہیں ہے۔ عدالت نے کہا کہ ایکٹ کے دائرہ کار میں آنے والے کالج کو مغربی بنگال کالج سروس کمیشن کی طرف سے تجویز کردہ امیدوار کی تقرری سے انکار کرنے کا حق حاصل ہے بشرطیکہ یہ فیصلہ "منصفانہ، من مانی سے پاک اور متعلقہ ادارے کے بہترین مفاد میں" ہو۔ کالج اتھارٹی نے دعویٰ کیا کہ داس گپتا کے تبصرے مخالفانہ تھے۔ کالج کے وکیل نے دلیل دی کہ رام کرشن مشن، نریندر پور، رام کرشن مشن کی ایک شاخ، ایک مذہبی اور خیراتی غیر سرکاری تنظیم، انسٹی ٹیوٹ کو چلاتی ہے۔

دہلی جم خانہ کلب سے متعلق نوٹس پر دہلی ہائی کورٹ کا مرکز سے جواب طلب

دہلی ہائی کورٹ نے مرکز کو نوٹس جاری کرتے ہوئے جواب طلب کیا اور سماعت ۲۸ر جولائی تک ملتوی کر دی

نئی دہلی: دہلی ہائی کورٹ نے دہلی جم خانہ کلب کو خالی کرانے کے لیے جاری کیے گئے 'وجہ بتاؤ نوٹس' کو چیلنج کرنے والی درخواستوں پر مرکزی حکومت سے جواب طلب کر لیا ہے۔ عدالت نے مرکز کو نوٹس جاری کرتے ہوئے آئندہ سماعت 28 جولائی مقرر کی ہے۔ جسٹس اوپنیش کھنکن کی یک رکنی بنچ نے پیر کے روز اس معاملے کی سماعت کی۔ سماعت کے دوران مرکزی حکومت کی جانب سے سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے ورچوئل ذریعے سے پیش ہو کر موقف اختیار کیا کہ انہیں درخواستوں کی نقول صرف ایک روز قبل موصول ہوئی ہیں، اس لیے جواب داخل کرنے کے لیے مناسب وقت دیا جائے۔ عدالت نے ان کی درخواست منظور کرتے ہوئے مرکز کو جواب داخل کرنے کی مہلت دے دی۔ مرکزی حکومت کی جانب سے ایڈیشنل سالیسٹر جنرل چیتن شرما بھی عدالت میں پیش ہوئے، جبکہ درخواست گزاروں کی نمائندگی سینئر وکیل ابھیشیک منوسنگھوی اور جینت مہتا نے کی۔ یہ درخواستیں دہلی جم خانہ کلب کے رکن وجے کھرانہ اور کلب کی اسٹاف ویلفیئر ایسوسی ایشن کی جانب سے دائر کی گئی ہیں۔ ان میں مرکزی حکومت کی اس کارروائی کو چیلنج کیا گیا ہے جس کے تحت وہ لٹینئز دہلی میں واقع تاریخی جم خانہ کلب کے احاطے کا دوبارہ قبضہ حاصل کرنا چاہتی ہے۔ یہ تنازع اس وقت شدت اختیار کر گیا جب مرکزی حکومت نے صفدر جنگ روڈ پر واقع کلب کے احاطے سے قبضہ واپس لینے کی کارروائی شروع کی۔ اس سلسلے میں لینڈ اینڈ ڈیولپمنٹ آفس کے اسٹیٹ افسر نے وہاں موجود افراد کو 'وجہ بتاؤ نوٹس' جاری کرتے ہوئے ان سے وضاحت طلب کی۔ اس سے قبل دہلی ہائی کورٹ نے اسی معاملے میں دہلی جم خانہ کلب کو کوئی عبوری راحت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ عدالت نے درخواستوں پر سمن جاری کرتے ہوئے مرکزی حکومت کے نوٹس پر فوری روک لگانے سے بھی انکار کیا تھا۔ گزشتہ سماعت کے دوران سالیسٹر جنرل تشار مہتا نے عدالت کو یقین دہانی کرائی تھی کہ کسی بھی شخص کو زبردستی بے دخل نہیں کیا جائے گا اور اگر کوئی کارروائی کی گئی تو وہ مکمل طور پر قانون کے مطابق ہوگی۔ انہوں نے کہا تھا کہ کسی بھی اقدام سے قبل متعلقہ فریقین کو مناسب نوٹس دیا جائے گا۔ عدالت نے اپنے سابقہ مشاہدے میں کہا تھا کہ اس وقت ریکارڈ پر ایسا کوئی مواد موجود نہیں جس سے ظاہر ہو کہ عوامی املاک سے متعلق قانون کے تحت باضابطہ کارروائی شروع کی جا چکی ہے۔

وزیر اعظم مودی کا انڈونیشیا پہنچنے پر والہانہ استقبال

ہوائی اڈے پر انڈونیشیا کے صدر نے مودی کا استقبال کیا

جکارتہ: وزیر اعظم نریندر مودی اپنے تین ممالک کے دورے کے پہلے مرحلے میں پیر کو انڈونیشیا پہنچے جہاں ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ ایک خاص اشارے میں پی ایم مودی کا ہوائی اڈے پر انڈونیشیا کے صدر پرابوو سوبیانتو نے استقبال کیا۔ انڈونیشیا کی فضائیہ کے لڑاکا طیارے پی ایم کے طیارے کے ساتھ تھے جب سے وہ ان کی فضائی حدود میں داخل ہوئے تھے۔ پی ایم مودی انڈونیشیا کے تین روزہ دورے پر ہیں۔ جکارتہ پہنچنے کے بعد انہوں نے ثقافتی نمائش دیکھی۔ 2018 میں پی ایم مودی کے انڈونیشیا کے پہلے دورے کے دوران ہندوستان اور انڈونیشیا نے دوطرفہ تعلقات کو ایک جامع اسٹریٹجک پارٹنرشپ کی طرف بڑھایا۔ ہمارے دوطرفہ تعلقات میں بہتری کے بعد یہ انڈونیشیا کا ان کا پہلا دوطرفہ دورہ ہے اور صدر پرابوو کے ریاستی دورے کے بعد ہے، جو 20 جنوری کو ہمارے یوم جمہوریہ کے موقع پر مہمان خصوصی تھے۔ روانگی کے بیان میں پی ایم مودی نے کہا کہ ہندوستان اور انڈونیشیا کے درمیان مضبوط تہذیبی اور عوام کے درمیان تعلقات ہیں اور ان کا دورہ کثیر جہتی شراکت داری کے تمام پہلوؤں کو مزید گہرا کرے گا۔ انہوں نے کہا، اس دورے کے دوران، میں انڈونیشیا میں مقیم ہندوستانی باشندوں کے ساتھ بھی بات چیت کروں گا اور صدر پرابوو کے ساتھ یوگیکارتا میں پرمبنان مندر کمپلیکس کا دورہ کروں گا، جو ہمارے قریبی ثقافتی تعلقات کا ایک اور قابل ذکر ثبوت ہے۔ انڈونیشیا سے پی ایم مودی آسٹریلیا جائیں گے۔ وہ نیوزی لینڈ کا بھی دورہ کریں گے۔ ہندوستان اور انڈونیشیا نے دو ہزار سالہ قریبی ثقافتی اور تجارتی رابطوں کا اشتراک کیا ہے۔ 1991 میں ہندوستان کی لک ایسٹ پالیسی کو اپنانے کے بعد سے، سیاسی، سیکورٹی، دفاع، تجارتی اور ثقافتی شعبوں میں دوطرفہ تعلقات میں تیزی سے ترقی ہوئی ہے۔

جلال آباد اب ہوا پرشورام پوری، یوگی حکومت کا ناموں کی تبدیلی کا سلسلہ جاری

یوپی کابینہ نے شاہجہانپور کے جلال آباد کا نام بدل کر پرشورام پوری رکھنے کی منظوری دے دی، یہ فیصلہ ریاست میں مختلف شہروں اور مقامات کے نام تبدیل کرنے کی حکومت کی پالیسی کا تازہ مرحلہ قرار دیا جا رہا ہے

لکھنؤ: اتر پردیش کی یوگی آدتیہ ناتھ حکومت نے شاہجہانپور ضلع کے تاریخی قصبے جلال آباد کا نام تبدیل کر کے پرشورام پوری رکھنے کی حتمی منظوری دے دی ہے۔ ریاستی کابینہ نے پیر کے روز اس تجویز کی توثیق کی، جس کے بعد نام کی تبدیلی کی سرکاری کارروائی مکمل ہونے کی راہ ہموار ہو گئی۔ اس سے قبل مرکزی وزارت داخلہ اس تجویز پر عدم اعتراض ظاہر کر چکی تھی۔ ریاستی حکومت کے مطابق جلال آباد کو ہندو روایت میں بھگوان پرشورام کی جنم بھومی کے طور پر مانا جاتا ہے اور یہاں ان سے منسوب ایک قدیم مندر بھی موجود ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ اسی تاریخی اور مذہبی نسبت کی بنیاد پر شہر کا نام پرشورام پوری رکھنے کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ یہ تجویز پہلے مقامی بلدیہ نے منظور کی، بعد ازاں ریاستی حکومت نے اسے مرکزی وزارت داخلہ کو بھیجا، جہاں سے منظوری ملنے کے بعد ریاستی کابینہ نے اسے حتمی شکل دے دی۔ تاریخی ریکارڈ کے مطابق جلال آباد تقریباً 1560 میں آباد ہوا تھا اور اس کا نام مغل شہنشاہ جلال الدین محمد اکبر کے نام پر رکھا گیا تھا۔ کئی دہائیوں تک یہ قصبہ اسی نام سے جانا جاتا رہا، تاہم اب سرکاری طور پر اسے پرشورام پوری کے نام سے شناخت دی جا رہی ہے۔ سیاسی مبصرین اس فیصلے کو یوگی حکومت کی اس پالیسی کا تسلسل قرار دیتے ہیں، جس کے تحت گزشتہ چند برسوں میں ریاست کے متعدد شہروں، قصبوں، ریلوے اسٹیشنوں اور دیگر عوامی مقامات کے نام تبدیل کیے گئے ہیں۔ اس سے قبل الہ آباد کا نام پریاگ راج، فیض آباد کا نام ایودھیا اور مغل سرائے کا نام پنڈت دین دیال اپادھیائے نگر رکھا جا چکا ہے۔ ریاستی حکومت کا مؤقف ہے کہ ان تبدیلیوں کا مقصد قدیم تہذیبی، تاریخی اور مذہبی شناخت کو نمایاں کرنا ہے۔ جلال آباد کے نام کی تبدیلی کے فیصلے پر پیلی بھیت سے رکن پارلیمان اور مرکزی وزیر مملکت جتن پرساد نے وزیر اعظم نریندر مودی، مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اسے سناتن روایت کے لیے اہم فیصلہ قرار دیا تھا۔ انہوں نے کہا تھا کہ اس اقدام سے بھگوان پرشورام سے منسوب تاریخی شناخت کو مزید تقویت ملے گی۔ دوسری جانب اپوزیشن جماعتیں اور بعض سماجی حلقے ماضی میں اس نوعیت کے فیصلوں پر سوالات اٹھاتے رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ حکومت کو ناموں کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ روزگار، تعلیم، صحت اور بنیادی سہولتوں جیسے عوامی مسائل پر بھی یکساں توجہ دینی چاہیے۔ تاہم ریاستی حکومت مسلسل یہ مؤقف اختیار کرتی رہی ہے کہ تاریخی اور ثقافتی اہمیت رکھنے والے مقامات کی قدیم شناخت کو نمایاں کرنا بھی اس کی ترجیحات میں شامل ہے۔

اپوزیشن کا مہایوتی حکومت پر بدعنوانی اور ناقص بنیادی ڈھانچے کا الزام

مہاراشٹر میں مسلسل موسلا دھار بارش کے باعث ممبئی اور اس کے اطراف کے علاقوں میں معمولاتِ زندگی بری طرح متاثر ہوئے ہیں

ممبئی: مہاراشٹر میں مسلسل موسلا دھار بارش کے باعث ممبئی اور اس کے اطراف کے علاقوں میں معمولاتِ زندگی بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ سڑکوں پر پانی جمع ہونے، درخت گرنے، لینڈ سلائیڈنگ اور بنیادی ڈھانچے کو پہنچنے والے نقصان کے درمیان ریاست میں سیاسی محاذ بھی گرم ہوگیا ہے۔ شیوسینا (ادھو بالا صاحب ٹھاکرے) کے رہنما سنجے راؤت، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار) کی رکن پارلیمنٹ سپریا سولے اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں نے مہایوتی حکومت کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا، جبکہ وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے صورتحال سے نمٹنے کے لیے ریاستی مشینری کے مکمل طور پر متحرک ہونے کا دعویٰ کیا۔ سنجے راؤت نے کہا کہ وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ کو بارش میں رین کوٹ پہن کر ممبئی کا دورہ کرنا چاہیے تاکہ انہیں شہر کی حقیقی حالت کا اندازہ ہو سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت ترقی کے بڑے بڑے دعوے کرتی ہے، لیکن زمینی حقیقت یہ ہے کہ بنیادی ڈھانچہ شدید بارش کے سامنے بے بس دکھائی دے رہا ہے۔ انہوں نے ممبئی۔ پونے مسنگ لنک منصوبے کا حوالہ دیتے ہوئے الزام لگایا کہ وہاں صرف گڑھے ہی نہیں بلکہ کئی مقامات پر ڈھانچہ بھی متاثر ہوا ہے، جو بدعنوانی اور کمیشن خوری کا نتیجہ ہے۔ راؤت نے حکومت پر یہ بھی الزام عائد کیا کہ سرکاری منصوبوں میں ٹھیکیداروں کو غیر معمولی فائدہ پہنچایا جا رہا ہے اور عوامی وسائل کا غلط استعمال ہو رہا ہے۔ انہوں نے برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن میں گزشتہ ساڑھے چار برس کے انتظامی دور پر بھی سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ میٹھی ندی کی صفائی سمیت کئی منصوبوں میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت ماضی کی حکومتوں پر تنقید کرنے کے بجائے اپنی کارکردگی کا حساب دے۔ ادھر نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد پوار) کی رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے کہا کہ ریاست میں جاری بڑے ترقیاتی منصوبوں کے دوران ماحولیات کے تحفظ کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق ترقی کے نام پر بڑے پیمانے پر درختوں کی کٹائی کی گئی، جس کے نتیجے میں قدرتی توازن متاثر ہوا اور شدید بارش کے دوران عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ سے مطالبہ کیا کہ تمام بڑے منصوبوں کا آزادانہ آڈٹ کرایا جائے اور عوام کے سامنے حقائق رکھے جائیں۔ سپریا سولے نے حالیہ بارش، لینڈ سلائیڈنگ اور دیگر حادثات میں ہونے والی اموات پر بھی تشویش ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ ممبئی اور پونے جیسے اہم شہروں میں بنیادی ڈھانچے کی ناکامی انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے۔ انہوں نے ان تمام واقعات کی غیر جانبدارانہ جانچ اور ذمہ دار افراد کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے رام مندر کے نذرانوں میں مبینہ بے ضابطگیوں کے معاملے کا بھی ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اگر مذہبی مقامات پر بھی بدعنوانی ہوئی ہے تو اس کی مکمل تحقیقات ہونی چاہئیں۔

دوسری جانب وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے مہاراشٹر اسمبلی میں بتایا کہ ممبئی میٹروپولیٹن خطہ، تھانے، رائے گڑھ، پالگھر، پونے اور ناسک کے کئی علاقوں میں معمول سے کہیں زیادہ بارش ریکارڈ کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام ہنگامی خدمات کو انتہائی چوکس رکھا گیا ہے جبکہ قومی آفات سے نمٹنے والی فورس، ریاستی آفات سے نمٹنے والی فورس اور مقامی ادارے پوری صلاحیت کے ساتھ امدادی اور بچاؤ کے کاموں میں مصروف ہیں۔ وزیر اعلیٰ کے مطابق محکمہ موسمیات نے کئی اضلاع کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا ہے اور تیز ہواؤں کے باعث درخت گرنے اور عمارتوں کو نقصان پہنچنے کے خدشات برقرار ہیں۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ غیر ضروری طور پر گھروں سے باہر نہ نکلیں، ساحلوں، آبشاروں اور تفریحی مقامات کا رخ کرنے سے گریز کریں اور انتظامیہ کی ہدایات پر عمل کریں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ شدید متاثرہ علاقوں میں شہریوں کو وقفے وقفے سے ہنگامی پیغامات بھی بھیجے جا رہے ہیں۔ شدید بارش کی صورت حال کے پیش نظر مہاراشٹر اسمبلی کی کارروائی بھی پورے دن کے لیے ملتوی کر دی گئی تاکہ حکومت اور انتظامیہ مکمل توجہ امدادی سرگرمیوں پر مرکوز رکھ سکیں۔ کارروائی ملتوی ہونے سے قبل اپوزیشن ارکان نے اسمبلی کے باہر احتجاج کرتے ہوئے حکومت پر بارش کے ابتدائی مرحلے ہی میں ناکامی کا الزام لگایا۔ کانگریس کے رہنما وجے وڈیٹیوار نے دعویٰ کیا کہ گزشتہ دو دن کے دوران مختلف حادثات میں متعدد افراد کی جانیں گئیں، جنہیں بروقت احتیاطی اقدامات سے روکا جا سکتا تھا۔

شیوسینا مضبوطی سے کشمیر کے ساتھ کھڑی ہے

ہر ممکن تعاون کے لیے پرعزم: ڈاکٹر شریکانت شندے

دراس (لداخ): شیوسینا سربراہ اور مہاراشٹر کے نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے کی قیادت میں مہاراشٹر اور کشمیر کے درمیان اعتماد اور تعاون کا رشتہ مسلسل مضبوط ہو رہا ہے۔ شیوسینا کشمیریوں کی ضروریات کو پورا کرنے اور انہیں بہتر سہولیات فراہم کرنے کے لیے پوری طرح پرعزم ہے۔ یہ بات شیوسینا پارلیمانی پارٹی کے لیڈر اور رکن اسمبلی ڈاکٹر شریکانت شندے نے دراس میں منعقدہ ایک تقریب میں کہی۔ اس موقع پر شیوسینا نے ایک سی ٹی اسکین مشین اور ایک ایمبولینس دراس ضلع اسپتال کو وقف کی۔ اس موقع پر مہاراشٹر کے وزیر مملکت یوگیش کدم، شیوسینا کی ریاستی تنظیم کے سربراہ آنند پرانجپے، باجی راؤ چوان، نتن راٹھوڑ، سرحد فاؤنڈیشن کے سربراہ سنجے نہر، لداخ کے رکن پارلیمنٹ حاجی محمد حنیفہ، ڈاکٹر محمد جعفر، عبدالواحد، ضلعی انتظامیہ، پولیس حکام اور بھارتی فوج کے اعلیٰ افسران موجود تھے۔ ڈاکٹر شریکانت شندے نے کہا کہ ایکناتھ شندے کی قیادت میں کشمیر میں بہت سے عوامی فلاحی کام ہوئے ہیں۔ کپواڑہ میں چھترپتی شیواجی مہاراج کے قدآدم مجسمے کی نقاب کشائی کی گئی، جس میں 5000 روپے کا عطیہ دیا گیا۔ کارگل جنگ کی یادگار کے لیے 3 کروڑ روپے بنائے گئے تھے، اور اب دراس ضلع اسپتال کو سی ٹی اسکین مشین اور ایمبولینس فراہم کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیوسینا اپنے وعدوں کو پورا کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی ملک پر کوئی قدرتی آفت یا بحران آتا ہے تو ایکناتھ شندے خود لوگوں کی مدد کے لیے آگے آتے ہیں۔ پہلگام دہشت گردانہ حملے کے بعد بھی وہ فوراً کشمیر پہنچے اور وہاں پھنسے مہاراشٹر کے سیکڑوں سیاحوں کی بحفاظت واپسی کا انتظام کیا۔ حملے میں سیاحوں کو بچاتے ہوئے شہید ہونے والے سید عادل حسین شاہ کے اہل خانہ کے لیے شیوسینا نے نیا گھر بھی تعمیر کیا۔ انہوں نے کہا کہ شیوسینا سیاست نہیں انسانیت کی خدمت کرتی ہے اور ہمیشہ کشمیری عوام کے ساتھ کھڑی رہے گی۔ ڈاکٹر شندے نے ہندوستانی فوج کے جوانوں کی قربانی اور لگن کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے فوجی مہینوں تک اپنے خاندانوں سے دور رہ کر ملک کی حفاظت کرتے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت اور بھارتی فوج کی بہادری کی وجہ سے ملک محفوظ ہاتھوں میں ہے۔ انہوں نے سرحد فاؤنڈیشن کی طرف سے کشمیر میں کئے جا رہے سماجی کاموں کی بھی تعریف کی۔ رکن پارلیمنٹ ڈاکٹر شری کانت شندے نے سرحد فاؤنڈیشن اور ہندوستانی فوج کے ذریعہ دراس میں منعقدہ سرحد شوریتھون کو جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ شوریتھون میں تقریباً 3000 رنرز نے حصہ لیا۔ اس کے بعد انہوں نے کارگل وار میموریل کا دورہ کیا اور بہادر شہید فوجیوں کو خراج عقیدت پیش کیا۔

مہاراشٹر میں مانسون کا قہر: مہابلیشور اور ماتھیران کا رابطہ منقطع

ممبئی پونے ایکسپریس وے متاثر، رائے گڑھ اور کونکن میں شدید تباہی

رائے گڑھ: مہاراشٹر میں مسلسل ہونے والی موسلا دھار بارش نے ریاست کے کئی اضلاع میں معمولاتِ زندگی درہم برہم کر دیے ہیں۔ رائے گڑھ، کونکن خطہ، مہابلیشور، ماتھیران اور ممبئی پونے ایکسپریس وے شدید بارش، لینڈ سلائیڈنگ اور سیلابی صورتحال سے متاثر ہوئے ہیں۔ انتظامیہ نے متاثرہ علاقوں میں ہائی الرٹ جاری کرتے ہوئے امدادی اور ریسکیو ٹیموں کو تعینات کر دیا ہے۔ مسلسل بارش کے باعث مہابلیشور اور ماتھیران جانے والے متعدد راستوں پر لینڈ سلائیڈنگ اور ملبہ گرنے کے واقعات پیش آئے، جس کے نتیجے میں کئی سڑکیں بند ہوگئیں اور بعض علاقوں کا زمینی رابطہ عارضی طور پر منقطع ہوگیا۔ اس صورتحال کے باعث سیاحوں اور مقامی رہائشیوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جبکہ متعلقہ محکمے راستوں کی بحالی کے لیے مسلسل کام کر رہے ہیں۔ ممبئی پونے ایکسپریس وے کے گھاٹ سیکشن میں شدید بارش، دھند اور پھسلن کے باعث ٹریفک کی روانی متاثر ہوئی۔ کئی مقامات پر گاڑیوں کی طویل قطاریں دیکھنے میں آئیں، جبکہ ڈرائیوروں کو غیر ضروری سفر سے گریز کرنے اور انتہائی احتیاط کے ساتھ گاڑی چلانے کی ہدایت دی گئی ہے۔ رائے گڑھ ضلع میں مسلسل بارش کے باعث دریاؤں اور ندی نالوں میں پانی کی سطح خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے۔ کئی دیہات میں پانی جمع ہونے کی اطلاعات ہیں جبکہ لینڈ سلائیڈنگ کے خدشے والے علاقوں میں انتظامیہ نے نگرانی مزید سخت کر دی ہے۔ ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ٹیمیں حساس مقامات پر تعینات ہیں اور کسی بھی ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے مکمل طور پر تیار ہیں۔ کونکن کے مختلف اضلاع میں بھی شدید بارش کے باعث دیہی سڑکیں زیرِ آب آ گئی ہیں، نقل و حمل متاثر ہوئی ہے اور کئی علاقوں میں معمولاتِ زندگی بری طرح متاثر ہوئے ہیں۔ دریاؤں کے بڑھتے ہوئے پانی پر مسلسل نظر رکھی جا رہی ہے تاکہ کسی بھی ممکنہ خطرے کی صورت میں فوری کارروائی کی جا سکے۔ پولیس، فائر بریگیڈ، ضلعی انتظامیہ اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کے اہلکار متاثرہ علاقوں میں مسلسل نگرانی کر رہے ہیں۔ امدادی سامان اور ریسکیو ٹیموں کو اہم مقامات پر تعینات کیا گیا ہے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری امدادی کارروائی کی جا سکے۔ انتظامیہ نے شہریوں اور سیاحوں سے اپیل کی ہے کہ غیر ضروری سفر سے گریز کریں، دریاؤں، آبشاروں اور لینڈ سلائیڈنگ کے خطرے والے علاقوں سے دور رہیں اور مقامی انتظامیہ کی جانب سے جاری حفاظتی ہدایات پر مکمل عمل کریں۔

مہاراشٹر میں شدید بارش اور لینڈ سلائیڈنگ پر گھری حکومت، نانا پٹولے کا جواب دہی کا مطالبہ

مہاراشٹر میں شدید بارش اور لینڈ سلائیڈنگ کے بعد نانا پٹولے نے حکومت سے آفات سے نمٹنے کے انتظامات اور ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی تفصیلات مانگیں

مہاراشٹر میں مسلسل ہو رہی شدید بارش نے معمولاتِ زندگی کو بری طرح متاثر کر دیا ہے۔ ممبئی اور اس کے نواحی علاقوں میں کئی مقامات پر پانی جمع ہونے، ٹریفک کی روانی متاثر ہونے اور لینڈ سلائیڈنگ کے واقعات کے بعد حکومت اور اپوزیشن کے درمیان ایک دوسرے پر الزامات اور جوابی بیانات کا سلسلہ بھی تیز ہو گیا ہے۔ کانگریس کے سینئر رہنما نانا پٹولے نے حالیہ صورتحال اور 'مسنگ لنک' منصوبے کے قریب پیش آئے لینڈ سلائیڈنگ کے واقعے میں انسانی جانوں کے نقصان پر ریاستی حکومت سے جواب دہی کا مطالبہ کیا ہے، جبکہ بھارتیہ جنتا پارٹی کے اراکین اسمبلی نے اسے قدرتی آفت قرار دیتے ہوئے عوام سے احتیاط برتنے اور انتظامیہ سے تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ شدید بارش اگرچہ ایک قدرتی آفت ہے، لیکن ایسی صورتحال سے نمٹنے کے لیے پیشگی تیاری کرنا حکومت کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ان کے مطابق ریاستی حکومت نے آفات سے نمٹنے کے انتظامات اور بنیادی ڈھانچے کی بہتری کے نام پر ہزاروں کروڑ روپے خرچ کرنے کے دعوے کیے، تاہم زمینی سطح پر عوام کو اس کا خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ حکومت عوام کے سامنے یہ واضح کرے کہ اب تک آفات سے نمٹنے اور ترقیاتی کاموں پر کتنی رقم خرچ کی گئی اور وہ کہاں استعمال ہوئی۔ کانگریس رہنما نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ ریاست میں ترقیاتی منصوبوں کے ٹھیکوں کی تقسیم کے عمل میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیاں ہوتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ بعض ٹھیکیداروں نے بھی یہ دعویٰ کیا ہے کہ منصوبوں میں بھاری کمیشن ادا کرنا پڑتا ہے، جس کے باعث تعمیراتی کاموں کے معیار پر منفی اثر پڑتا ہے۔ ان کے مطابق حالیہ لینڈ سلائیڈنگ کے واقعے نے ترقیاتی منصوبوں کے معیار سے متعلق کئی سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ سب سے زیادہ تشویش ناک پہلو قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع ہے، جس کی ذمہ داری حکومت کو قبول کرنی چاہیے۔ دوسری جانب بھارتیہ جنتا پارٹی کے رکن اسمبلی تمل سیلوان نے کہا کہ مانسون کے دوران شدید بارش اور تیز ہواؤں غیر معمولی نہیں ہوتیں اور اسی وجہ سے مختلف علاقوں میں درخت گرنے اور دیگر مشکلات پیش آئیں۔ انہوں نے شہریوں سے اپیل کی کہ وہ غیر ضروری طور پر گھروں سے باہر نہ نکلیں اور انتظامیہ کی جانب سے جاری ہدایات پر عمل کریں۔ انہوں نے 'مسنگ لنک' منصوبے کے قریب پیش آئے لینڈ سلائیڈنگ کے واقعے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے تمام متاثرہ خاندانوں سے ہمدردی ظاہر کی اور کہا کہ آئندہ تعمیراتی منصوبوں میں معیار اور حفاظتی اصولوں کا مزید سختی سے خیال رکھا جانا چاہیے تاکہ ایسے واقعات کی روک تھام ممکن ہو سکے۔

ریاست اور ممبئی میں شدید بارش، سمبلی کا کام کاج بند

شدید سے شدید بارش اور فضائی طوفان کے سبب

سرکار الرٹ موڈ پر وزیر اعلی کا ایوان میں دعوی

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں بارش کا قہر جاری ہے، مانخورد میں شدید بارش کے سبب چار منزلہ عمارت گرنے کے بعد اب اس معاملہ میں پولس نے مکان و عمارت مالک کے خلاف کیس درج کر لیا ہے، مہاراشٹر میں شدید بارش کے سبب آج ممبئی میں مہاراشٹر اسمبلی کو کل تک کے لئے ملتوی کر دیا گیا ہے، ودھان بھون ایوان اسمبلی میں ریاستی وزیر اعلی دیویندر فڑنویس نے کہا کہ ریاست میں موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری ہے، اس لیے سرکار اور مشنری بھی الرٹ موڈ پر ہے ایسے میں آج بارش کے سبب سیلابی حالات اور تیز ہواؤں اور فضاؤں کے دوران تو جوانوں اور شہریوں کو گھروں سے بلا وجہ باہر نہ نکلنے کی درخواست کی گئی ہے، فڑنویس نے کہا کہ پونہ اور ممبئی میں بارش کے دوران حادثات پیش آئے ہیں، مانخورد کی جو عمارت منہدم ہوئی ہے، وہ غیر قانونی تھی، اپوزیشن نے ریاست میں بارش کے دوران تباہی پر سرکار پر تنقید کرتے ہوئے سوال پوچھا تھا، جس جس پر وزیر اعلی نے کہا کہ قدرت کے آگے سب بے بس ہے، لیکن سرکار نے اس باوجود انتظامات کئے ہیں، اور مشنری کو ہدایت بھی جاری کئے گئے ہیں۔ ایوان میں وزیر اعلی کی تفصیلات فراہم کرنے کے بعد مہاراشٹر میں ہنگامی اور سیلابی حالات کے سبب آج اسپیکر راہل نارویکر نے اسمبلی کا کام کاج کل تک کے لئے ملتوی کر دیا ہے۔ ہندوستان کے محکمہ موسمیات (آئی ایم ڈی) نے ممبئی میٹروپولیٹن ریجن کے لیے شدید بارش کی وارننگ (ریڈ الرٹ) جاری کیا ہے اور 80 سے 90 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا چلنے کی پیش گوئی کی ہے۔ اس کے پیش نظر اسٹیٹ ڈیزاسٹر مینجمنٹ اتھارٹی نے ممبئی کے تمام نجی دفاتر کے ملازمین کو گھر سے کام کرنے کی ہدایت دی ہے۔ مزید برآں، دوپہر سے شروع ہونے والے سرکاری اور نیم سرکاری ملازمین (ضروری خدمات کے ملازمین کو چھوڑ کر) کے لیے نصف دن کی چھٹی کا اعلان کیا گیا ہے۔ ممبئی میں بارش کا سلسلہ دراز ہے ایسے میں حالات کے مدنظر اسمبلی کی کارروائی کو بھی ملتوی کر دیا گیا ہے۔ ریاستی سرکار تیز بارش اور فضائی طوفان کے سبب الرٹ موڈ پر ہے، یہ دعوی وزیر اعلی فڑنویس نے کیا ہے۔

ممبئی مانخورد سانحہ اعلی سطحی انکوائری کا اعظمی کا مطالبہ

متاثرین کو طبی امداد و مناسب مدد فراہم کی جائے، اعظمی کا جائے وقوع کا دورہ، بی ایم سی انتظامیہ و افسران کی کارکردگی مشکوک

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی مہاراشٹر سماجوادی پارٹی و رکن اسمبلی ابو عاصم اعظمی نے مانخورد میں عمارت گرنے پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے اس معاملہ میں بی ایم سی انتظامیہ کی کارروائی پر سوال اٹھایا ہے۔ شیواجی نگر اسمبلی حلقہ کے منڈلہ علاقے میں جاری موسلا دھار بارش کے درمیان ایک افسوسناک واقعہ پیش آیا تین منزلہ عمارت تاش کے پتوں کی طرح منہدم ہو گئی جس کے نتیجے میں چھ افراد کی بے وقت اور المناک موت ہوگئی۔ اس سانحہ نے ایک بار پھر ممبئی میں غیر قانونی تعمیرات اور انتظامی لاپرواہی کو بے نقاب کر دیا ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی ایم ایل اے ابو عاصم اعظمی نے متاثرین سے ملاقات کر انہیں تسلی دینے اور زخمیوں کے مناسب علاج کو یقینی بنانے شتابدی اسپتال پہنچے۔ انہوں نے راحت اور بچاؤ کاموں کی نگرانی کے لیے جائے وقوعہ کا بھی دورہ کیا اور حکام کو ہدایت کی کہ متاثرہ خاندانوں کو فوری طور پر ہر ممکن مدد فراہم کی جائے۔ اس ہولناک حادثے نے میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کے کام کاج اور بدعنوانی پر سنگین سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ 1995 کے قانون کے مطابق کسی بھی غیر قانونی تعمیر کے لیے متعلقہ وارڈ آفیسر اور بیٹ آفیسر کو براہ راست ذمہ دار ٹھہرایا جاتا ہے، اور ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ حکومت نے وقتاً فوقتاً 2000 اور پھر 2011 میں تعمیر ہونے والی کچی آبادیوں کو تحفظ فراہم کیا لیکن فی الحال قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے تعمیر کی جانے والی غیر قانونی منزلوں پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ علاقے میں یہ سوال بڑھتا جا رہا ہے کہ مقامی میونسپل حکام کی خفیہ رضامندی یا ملی بھگت کے بغیر کوئی 14 فٹ سے اوپر غیر قانونی تعمیرات کی جرات کیسے کر سکتا ہے؟۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ جب بھی ان خطرناک غیر قانونی تعمیرات کو روکنے کی کوشش کی جاتی ہے، بی ایم سی کے کچھ بدعنوان اہلکار اپنی ذمہ داری سے پہلو تہی کرتے ہیں اور عوامی نمائندوں کو بدنام کرنے کی سازش کرتے ہیں۔ اپنی بے بسی اور محدود جگہ کی وجہ سے غریب شہری اکثر خود کو پناہ دینے کے لیے چھت بنانے کے لیے رشوت دیتے ہیں۔ لیکن اگر انظامی رشوت ستانی بند کر دی جائے اور قوانین پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے تو ایسے المناک حادثات جس میں بے قصور جانیں تلف ہوتی ہیں ہمیشہ کے لیے روکی جا سکتی ہیں۔ اب عوام براہ راست پوچھ رہے ہیں کہ کیا اس صریح غفلت کے لیے بی ایم سی ذمہ دار نہیں ہے اور کیا حکومت اس معاملے کی اعلیٰ سطحی تحقیقات کرائے گی اور قصوروار اہلکاروں کے خلاف سخت اور تعزیری کارروائی کرے گی۔

ممبئی مانخورد سانحہ کیس درج دو گرفتار

خستہ حال عمارت گرنے کے بعد غیر ارادتاً قتل کا مقدمہ

مکان مالک سمیت ٹھیکیدار و متعلقین پر مقدمہ درج

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) مانخورد پولیس اسٹیشن کی حدود میں عمارت گرنے کی بعد پولس نے لاپروائی غیر ارادتاً قتل کا مقدمہ درج کر لیا ہے، پولس نے اس معاملہ میں دو افراد کو گرفتار بھی کر لیا ہے، جن سے تفتیش بھی جاری ہے۔ اس معاملہ میں پولیس اسٹیشن 6 جولائی 2026 کو بھارتیہ نیا سنہتا، بی این ایس 2023 کی دفعہ 105 اور 3(5) کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ یہ معاملہ عمارت گرنے کے واقعے سے متعلق ہے جو 5 جولائی، 2020 کو 6 بجے پیش آیا تھا۔ محمد مختار عبدالعلی شیخ (53، ساکن نیو منڈلا، مانخورد، ممبئی) کی طرف سے درج کرائی گئی شکایت کے مطابق، اس جگہ پر بغیر کسی ضروری حفاظتی پروٹوکول کے ایک غیر مجاز چار منزلہ عمارت تعمیر کی گئی تھی۔ یہ علم ہونے کے باوجود کہ عمارت کچھ عرصے سے خطرناک حالت میں تھی، اس حقیقت کو جان بوجھ کر نظر انداز کیا گیا۔ مزید برآں، ملحقہ جھونپڑیوں کے لیے کوئی حفاظتی اقدامات نافذ نہیں کیے گئے تھے۔ نتیجتاً چار منزلہ عمارت پڑوسی کی جھونپڑی پر گر گئی، جس کے نتیجے میں وہاں مقیم چھ افراد ہلاک ہو گئے عمارت کے مالک، تعمیرات سے منسلک ٹھیکیدار، جھونپڑی کے مالک اور دیگر نجی افراد اور سرکاری افسران کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا ہے جنہوں نے جان بوجھ کر غیر مجاز تعمیرات کی حوصلہ افزائی کی۔ اس معاملے میں دو افراد کو گرفتار کیا گیا ہے۔ اس کی تصدیق ڈی سی پی سمیر شیخ نے کی ہے۔

ممبئی اور تھانے میں موسلا دھار بارش

معمولاتِ زندگی متاثر، انتظامیہ الرٹ

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی، تھانے اور ممبئی میٹروپولیٹن ریجن (ایم ایم آر) میں مسلسل ہونے والی موسلا دھار بارش کے باعث پیر کے روز معمولاتِ زندگی شدید متاثر ہوئے۔ کئی نشیبی علاقوں میں پانی جمع ہونے سے سڑکوں پر آمد و رفت متاثر ہوئی جبکہ مختلف مقامات پر ٹریفک کی رفتار سست پڑ گئی۔ مسلسل بارش کے نتیجے میں متعدد علاقوں میں آبی جمع ہونے کی صورتحال پیدا ہوئی، جس سے شہریوں کو روزمرہ کے سفر میں دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ میونسپل کارپوریشن کی ٹیمیں پانی کی نکاسی، نالوں کی صفائی اور متاثرہ علاقوں میں صورتحال کو معمول پر لانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہیں۔ مضافاتی ریلوے خدمات بھی بارش سے متاثر ہوئیں، جس کے باعث بعض روٹس پر ٹرینیں سست رفتاری سے چلیں اور مسافروں کو تاخیر کا سامنا کرنا پڑا۔ سڑکوں پر بھی کئی اہم مقامات پر ٹریفک کی روانی متاثر رہی۔ پولیس، فائر بریگیڈ، ڈیزاسٹر مینجمنٹ اور دیگر متعلقہ محکموں کی ٹیمیں ممبئی اور تھانے بھر میں الرٹ ہیں۔ نشیبی علاقوں، حساس مقامات اور ممکنہ خطرے والے علاقوں پر مسلسل نگرانی کی جا رہی ہے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری امدادی اور ریسکیو کارروائیاں انجام دی جا سکیں۔ محکمۂ موسمیات نے آئندہ چند گھنٹوں کے دوران ممبئی، تھانے اور اطراف کے علاقوں میں مزید شدید سے انتہائی شدید بارش اور تیز ہواؤں کا امکان ظاہر کیا ہے۔ انتظامیہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ غیر ضروری طور پر گھروں سے باہر نکلنے سے گریز کریں، پانی بھرے ہوئے علاقوں، کھلے نالوں، سمندر کے کناروں اور کمزور عمارتوں کے قریب جانے سے احتیاط برتیں۔ ریل، سڑک یا ہوائی سفر کرنے والے مسافروں کو بھی روانگی سے قبل اپنی سفری خدمات کی تازہ معلومات حاصل کرنے کا مشورہ دیا گیا ہے۔ ممبئی اور تھانے میں تمام متعلقہ امدادی ادارے مکمل طور پر متحرک ہیں اور صورتحال پر مسلسل نظر رکھے ہوئے ہیں تاکہ کسی بھی ہنگامی حالت میں فوری کارروائی کی جا سکے۔

ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) پراجکتا ورما۔لاونگرے کا شدید بارش کے درمیان مختلف علاقوں کا معائنہ

بی ایم سی کی مشینری کو ہائی الرٹ رہنے کی ہدایت

ممبئی: (اسٹاف رپورٹر) ممبئی میں جاری موسلا دھار بارش کے درمیان ممبئی میونسپل کارپوریشن (بی ایم سی) کی ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) شریمتی۔ پراجکتا ورما لاونگرے نے آج (6 جولائی 2026) ممبئی سٹی ڈویژن کے مختلف حصوں کا دورہ کیا تاکہ بارش سے پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لیا جا سکے۔ انہوں نے میونسپل کارپوریشن کی مانسون مینجمنٹ مشینری کے ذریعے نافذ کیے جانے والے اقدامات کا بھی تفصیلی جائزہ لیا۔ دورے کے دوران انہوں نے متعلقہ محکموں کے افسران اور عملے سے براہ راست بات چیت کی اور ضروری ہدایات جاری کیں۔ پیر کی صبح، لاونگارے نے ذاتی طور پر ان علاقوں کا معائنہ کیا جن میں مالابار ہل، امبی واڑی (کالاچوکی)، ماہم، مہیشوری اڈان (کنگز سرکل) کا علاقہ، رویندر ناٹیا مندر کا علاقہ، ہندماتا اور دیگر مقامات شامل ہیں۔ انہوں نے بارش سے متعلق صورتحال، پانی بھرنے کے ہاٹ سپاٹ، کام میں نکاسی آب کے نظام، ایمرجنسی رسپانس میکنزم کی تیاری اور شہریوں کو فراہم کی جانے والی شہری خدمات کا بغور جائزہ لیا مزید برآں، انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ وہ بارش کے دوران گرنے والے درختوں یا شاخوں کو صاف کرنے کے لیے میونسپل ٹیموں کو فوری طور پر متحرک کریں۔ انہوں نے تمام متعلقہ محکموں کو یہ بھی ہدایت کی کہ وہ آپس میں مل کر کام کریں تاکہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ بارش سے ٹریفک یا شہریوں کی روزمرہ زندگی میں کوئی خلل نہ پڑے۔ انہوں نے وارڈ سطح کے عہدیداروں اور عملے کو بھی مسلسل چوکس رہنے اور تمام آپریشنل سسٹم کو پوری صلاحیت کے ساتھ کام کرنے کو یقینی بنانے کی ہدایت کی۔ انہوں نے ہدایات جاری کیں کہ پانی جمع ہونے، جڑ سے اکھڑے درختوں، نکاسی آب کے مسائل اور دیگر ہنگامی صورتحال جیسے مسائل کے فوری حل کو ترجیح دیں۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تمام محکمے آپس میں مل کر کام کریں اور ہر شکایت پر فوری اور موثر کارروائی کریں تاکہ شہریوں کو کسی قسم کی مشکلات یا تکلیف کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ مزید برآں، پراجکتا ورما لاونگارے نے ممبئی والوں سے اپیل کی کہ وہ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے ایمرجنسی ہیلپ لائن نمبر، 1916 سے رابطہ کریں تاکہ ہنگامی حالات میں فوری مدد کی جا سکے۔ ڈپٹی کمشنر (زون- 1) محترمہ چندا جادھو، ڈپٹی کمشنر (زون- 2) شری پرشانت سپکالے، اسسٹنٹ کمشنر شریمتی۔ اس معائنہ کے دوران سوپنا جا کشیر ساگر، اسسٹنٹ کمشنر شری گجانن بیلے، اسسٹنٹ کمشنر شری ارون کشیر ساگر کے علاوہ متعلقہ محکموں کے دیگر سینئر افسران اور عملہ موجود تھے۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کی نو منتخب ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) پراجکتا ورما۔ لاونگرے نے ممبئی میں شدید بارشوں کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے مختلف علاقوں کا ہنگامی معائنہ کیا ہے۔ مونسون کی آمد اور مسلسل ہونے والی موسلا دھار بارش کے پیش نظر، انہوں نے شہر کے ندی نالوں، نقصی آب (ڈرینیج سسٹم) اور پانی جمع ہونے والے حساس مقامات کا ذاتی طور پر دورہ کیا۔ ممبئی میں ہنگامی صورتحال سے نمٹنے کے لیے تمام متعلقہ محکموں کے افسران اور فیلڈ عملے کو چوبیس گھنٹے الرٹ رہنے کا حکم دیا۔ شہریوں کی جانب سے بارش، درخت گرنے یا پانی جمع ہونے سے متعلق موصول ہونے والی شکایات کو ترجیحی بنیادوں پر اور فوری طور پر حل کرنے کی تاکید کی۔

اشتہارات کیلئے اسپیشل آفر
روزنامہ ممبئی رابطہ میں بہترین اور مزین اشتہارات دینے کیلئے ہم سے رابطہ کریں
22-49730011 / 22-49731366
mumbairaabta@gmail.com
7506100010

ایران نے خامنہ ای کی آخری رسومات میں شرکت پر ہندوستان کا شکریہ ادا کیا

ہندوستان میں ایرانی سفارت خانے نے سابق ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی آخری رسومات میں شرکت پر ہندوستانی حکومت اور عوام کا شکریہ ادا کیا

ہندوستان میں ایرانی سفارت خانے نے سابق ایرانی سپریم لیڈر آیت اللہ علی خامنہ ای کی آخری رسومات میں شرکت پر ہندوستانی حکومت اور عوام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اقدام دونوں ممالک کے درمیان گہرے تاریخی، ثقافتی اور سفارتی تعلقات کی مضبوط علامت ہے۔ یہ بیان ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایرانی خبر رساں ایجنسی تسنیم نے اپنی ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا کہ امریکہ نے مختلف ممالک کو خامنہ ای کی آخری رسومات میں شرکت سے روکنے کے لیے سفارتی مہم چلائی تھی۔ رپورٹ کے مطابق، امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو اور دنیا بھر میں تعینات امریکی سفیروں نے آخری رسومات سے قبل متعدد حکومتوں سے رابطہ کر کے انہیں تقریب میں شریک نہ ہونے کا مشورہ دیا تھا۔ ایرانی سفارت خانے نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاری اپنے بیان میں کہا کہ ”جمہوریہ ہند میں اسلامی جمہوریہ ایران کا سفارت خانہ ہندوستان کی دوست حکومت اور عوام، بالخصوص سرکاری وفد، کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے جس نے جنازے کی تقریبات میں شرکت کر کے شہید رہبر معظم آیت اللہ علی خامنہ ای کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔“ بیان میں مزید کہا گیا کہ ایرانی عوام اس جذبۂ دوستی، ہمدردی اور احترام کو ہمیشہ یاد رکھیں گے اور اسے ایران اور ہندوستان کے درمیان دیرینہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کی ایک اہم بنیاد سمجھتے ہیں۔ آخری رسومات میں ہندوستان کی نمائندگی وزیر مملکت برائے امور خارجہ پیتر امار گریٹا اور بہار کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ر) سید عطا حسنین نے کی، جبکہ کانگریس کے سینئر لیڈر اور سابق وزیر خارجہ سلمان خورشید بھی تہران میں منعقدہ تقریب میں شریک ہوئے۔ ایرانی سفارت خانے نے کہا کہ ہندوستانی سیاسی لیڈروں، ارکان پارلیمنٹ، علماء، دانشوروں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والی مذہبی شخصیات کی موجودگی دونوں ممالک کے درمیان مشترکہ تاریخی، ثقافتی اور انسانی رشتوں کی عکاس ہے۔ دوسری جانب ایرانی خبر رساں ایجنسی تسنیم نے دعویٰ کیا ہے کہ امریکہ نے بعض ممالک کو متنبہ کیا تھا کہ اگر انہوں نے خامنہ ای کی آخری رسومات میں شرکت کی تو اسے واشنگٹن ایک ”غیر دوستانہ اقدام“ تصور کر سکتا ہے، جس کے ان کے دوطرفہ تعلقات پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

رپورٹ میں یہ بھی الزام لگایا گیا ہے کہ کچھ ممالک کو امریکی ترقیاتی امداد میں ممکنہ کمی کی دھمکی دی گئی، جبکہ امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو نے مبینہ طور پر کم از کم پانچ عرب ممالک کے لیڈروں سے براہِ راست رابطہ کر کے انہیں تقریب میں شرکت سے باز رہنے کا مشورہ دیا۔ تسنیم کے مطابق، ان سفارتی کوششوں کے نتیجے میں کم از کم ۱۳ ممالک نے یا تو اپنی شرکت منسوخ کر دی یا اپنے وفود کی سطح کم کر دی۔ رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا کہ ان ممالک میں تین مشرقی یورپی، پانچ افریقی، دو خلیجی عرب ریاستیں اور دو بڑے مشرقی ایشیائی ممالک شامل تھے۔ تاہم، امریکہ نے ان الزامات پر تاحال کوئی سرکاری ردِعمل یا تبصرہ جاری نہیں کیا۔ یاد رہے کہ آیت اللہ علی خامنہ ای ۲۸ فروری کو ایرانی حکام کے مطابق امریکی اسرائیلی فضائی حملوں میں جاں بحق ہوئے تھے، جس کے بعد ایران میں ان کے بیٹے مجتبیٰ خامنہ ای کو نیا سپریم لیڈر مقرر کیا گیا۔ ایرانی صدر مسعود پیزشکیان نے آخری رسومات کے موقع پر کہا کہ یہ تقریب صرف خامنہ ای کو الوداع کہنے کے لیے نہیں بلکہ ان کے نظریات اور راستے کو جاری رکھنے کے عزم کی تجدید ہے۔ انہوں نے کہا کہ ”میں ’الوداع‘ کی تعبیر کو قبول نہیں کرتا۔ یہ الوداع نہیں بلکہ ان کے راستے کو جاری رکھنے کا عہد ہے۔“ صدر پیزشکیان نے اسرائیل اور اس کے اتحادیوں پر خطے کو جنگ کے ذریعے نئی شکل دینے کی کوشش کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ حالیہ تنازع نے مسلم دنیا کو ایک دوسرے کے مزید قریب کر دیا ہے۔ دوسری جانب الجزیرہ کے مطابق تہران میں خامنہ ای کی وفات پر سات روزہ سرکاری سوگ کا آغاز جمعہ سے کر دیا گیا ہے۔

چین کو حملے میں بھاری قیمت کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے

واشنگٹن کے ایک تھنک ٹینک نے ایک رپورٹ میں کہا کہ اگر چین نے تائیوان کی ناکہ بندی یا حملہ کیا تو اسے بڑے پیمانے پر معاشی اخراجات کا سامنا کرنا پڑے گا

واشنگٹن ڈی سی: واشنگٹن کے ایک تھنک ٹینک نے ایک رپورٹ میں کہا کہ اگر چین نے تائیوان کی ناکہ بندی یا حملہ کیا تو اسے بڑے پیمانے پر معاشی اخراجات کا سامنا کرنا پڑے گا، اس نے مزید کہا کہ تائیوان پر تنازع خطے میں تجارت کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہے۔ جب کہ چینی حکام نے طویل عرصے سے مالاکا مخمصے کے بارے میں خبردار کیا ہے، چین کو آبنائے تائیوان کے مزید شدید بحران کا سامنا ہے کیونکہ 2024 میں تقریباً 3.1 ٹریلین امریکی ڈالر کی چینی تجارت آبنائے تائیوان سے گزری۔ تقریباً 33 فیصد زیادہ جو کہ آبنائے ملاکا کے راستے سے گزری۔ سنٹر فار اسٹریٹجک اینڈ انٹرنیشنل نے بدھ کے روز شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں کہا کہ بحیرہ جنوبی چین میں تجارتی چوکیوں کا تجزیہ کرنا۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ آبنائے تائیوان نہ صرف تائیوان کی لائف لائن ہے بلکہ چین کی اپنی معاشی بقا کے لیے ایک اہم شریان بھی ہے۔ اس نے کہا کہ چین کی طرف سے فوجی کارروائی جو آبنائے تائیوان میں خلل ڈالتی ہے، چین کی معیشت کو آبنائے ملاکا کی رکاوٹ سے بھی زیادہ شدید نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اس نے کہا کہ تائیوان آبنائے چین کو اہم صنعتی درآمدات بشمول تیل، کوئلہ، قدرتی گیس، کچ دھاتیں اور دھاتیں فراہم کرتا ہے جو وسائل سے مالا مال ممالک سے آتی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ 2024 میں چین کی کل درآمدات کا 33 فیصد اور اس کی سمندری درآمدات کا 58 فیصد آبنائے تائیوان سے گزرا۔ اس کے علاوہ، تائیوان آبنائے ”چین کی اپنی گھریلو شپنگ کے لیے ایک اہم نالی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ چین جنوبی تکنیکی مراکز جیسے شینزین اور گوانگ زو میں پیدا ہونے والے سامان کو مشرقی شہروں بشمول شنگھائی اور ننگبو اور تیانجن جیسے شمالی شہروں تک پہنچانے کے لیے آبنائے تائیوان پر انحصار کرتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ اگر تنازعہ آبنائے کے راستے ٹریفک میں خلل ڈالتا ہے، تو چین ان سامان کو زمینی راستے سے لے جا سکتا ہے، لیکن اس طرح سے گوانگزو سے تیانجن تک سامان لے جانے پر ”ایک ہی سامان کو سمندر کے راستے منتقل کرنے کی قیمت سے تین گنا زیادہ لاگت آ سکتی ہے۔ اس نے کہا کہ اگر چین کو اپنی تمام شامل۔ جنوب شپنگ کو سمندری راستوں سے زمینی راستوں میں تبدیل کرنا پڑا، تو یہ ”چین کے اندرون ملک لاجسٹکس نیٹ ورکس میں رکاوٹیں پیدا کر سکتا ہے، جس سے پوری معیشت پر اثرات مرتب ہوں گے۔ اس کے علاوہ، جبکہ امریکی تجارت کا صرف 3 سے 4 فیصد سالانہ لوزون، ملاکا اور تائیوان آبنائے سے گزرتا ہے، یہ اسٹریٹجک راستے ایشیا میں امریکی اتحادیوں کے لیے بہت اہم ہیں۔

تیراہ دھرنا ۱۵۰ ویں روز میں شامل

باڑہ: وادی تیراہ سے بے گھر ہونے والے لوگوں کا دھرنا اتوار کو اپنے 150 ویں دن میں داخل ہو گیا جب مظاہرین نے باڑہ پریس کلب کے باہر اپنا مظاہرہ جاری رکھتے ہوئے حکومت پر زور دیا کہ ان کی باوقار واپسی اور بحالی کو یقینی بنانے کے لیے فوری اقدامات کیے جائیں۔ تیراہ متاثرین تحریک کے رہنماؤں، بشمول چیئرمین رحمت شاہ آفریدی، ترجمان صبحت خان آفریدی، اور منہاج آفریدی، نے میڈیا کو بتایا کہ بے گھر خاندانوں کو پشاور اور دیگر علاقوں میں خاص طور پر رجسٹریشن، پناہ گاہ اور امدادی امداد کے حصول میں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ نقل مکانی کے دوران ہلاک یا زخمی ہونے والوں کے لواحقین کو بھی ابھی تک مکمل معاوضہ نہیں ملا ہے۔ رہنماؤں نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ تمام متاثرین کی باعزت رجسٹریشن کو یقینی بنایا جائے، انخلاء کے دوران کیے گئے معاہدوں کی تفصیلات عام کی جائیں، اعلان کردہ امدادی پیکجز فوری طور پر جاری کیے جائیں، متاثرہ علاقوں میں پائیدار امن قائم کیا جائے اور مقامی آبادی کو ترقیاتی منصوبوں میں شامل کیا جائے۔ انہوں نے تاجروں، نجی تعلیمی اداروں، اساتذہ اور طلبہ کے لیے خصوصی ریلیف پیکجز، نقصانات کے ازالے، بلاسود قرضے، بازاروں اور دکانوں کے تحفظ، نجی اسکولوں کی تعمیر نو اور متاثرہ طلبہ کے لیے مفت تعلیم کی سہولیات کا بھی مطالبہ کیا۔ مظاہرین نے خبردار کیا کہ اگر دو ماہ میں ان کی باوقار واپسی اور بحالی کے لیے واضح لائحہ عمل کا اعلان نہ کیا گیا تو احتجاجی تحریک کو مزید وسعت دی جائے گی۔ دوسری جانب جمعیت علمائے اسلام (جے یو آئی) کے رہنما اور 24 رکنی وادی تیراہ کمیٹی کے رکن عزت اللہ ہمایوں آفریدی نے کہا کہ کمیٹی مسئلے کے حل کے لیے جرگوں کے ذریعے حکومتی اور عسکری قیادت سے مسلسل رابطے کر رہی ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ 10 جولائی کو متوقع جرگے کے دوران متاثرین کی واپسی کے حوالے سے اہم اعلان کیا جا سکتا ہے۔ آفریدی نے کہا کہ دو بنیادی مطالبات باوقار واپسی اور اعلان کردہ مالی امداد کی تقسیم زیر غور ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ باڑہ میں رجسٹریشن کے عمل سے باہر رہنے والوں کے لیے جلد ہی ایک خصوصی تصدیقی مرکز قائم کیا جائے گا جہاں تصدیق شدہ افراد کو مالی مدد فراہم کرنے کے لیے سمارٹ کارڈ جاری کیے جائیں گے۔

اقوام متحدہ نے افغان شہریوں پر پاکستانی حملوں کے اثرات پر تشویش کا اظہار کیا

اقوام متحدہ: اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی امور (OCHA) نے افغانستان پر پاکستان کے حملوں کے اثرات پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ حملوں سے عام شہریوں بالخصوص بچوں میں خوف اور نفسیاتی صدمے میں اضافہ ہوا ہے۔ او چا نے زور دیا کہ شہریوں کا تحفظ اور بین الاقوامی انسانی قانون کا احترام اولین ترجیحات میں رہنا چاہیے۔ ایک سیاسی تجزیہ کار حنیف خان کروخیل نے کہا: افغانستان میں پاکستان کی جنگ غیر قانونی ہے، اور بچوں کے قتل کو کسی بھی تنازعے میں کبھی بھی جائز قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ بچے جنگ کے فریق نہیں ہیں اور نہ ہی اس میں کوئی کردار ادا کرتے ہیں۔ سیاسی تجزیہ کاروں نے یہ بھی خبردار کیا کہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان جاری کشیدگی سے انسانی بحران مزید گہرا ہو سکتا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ کابل اور اسلام آباد کے درمیان کسی بھی قسم کی کشیدگی بنیادی طور پر عام شہریوں کو متاثر کرے گی، جس سے ہزاروں خاندانوں کو خوف، نقل مکانی اور معاشی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایک اور سیاسی تجزیہ کار سمیع اللہ احمد زئی نے کہا: ”پاکستان ان حملوں کے ذریعے اپنی ناکامیوں کو چھپانے کی کوشش کر رہا ہے۔ پہلا، وہ ٹی ٹی پی کا مسئلہ اٹھاتا ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ پاکستان کے خلاف حملے افغانستان سے منظم کیے جاتے ہیں، دوسرا، وہ کچھ ممالک سے مالی مدد حاصل کرنے کے لیے خود کو دہشت گردی کے شکار کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہے۔“ تیسرا، کچھ بڑی طاقتیں پاکستان کو خطے میں تخریب کاری کے لیے استعمال کر رہی ہیں۔ عسکری تجزیہ کار تور یالائی زازئی نے کہا: پاکستان نے تقریباً نصف صدی سے افغانستان کے خلاف کشیدگی جاری رکھی ہوئی ہے، تاہم، افغانستان نے پاکستان یا کسی دوسرے ملک کے خلاف ایسی کارروائیاں نہیں کیں۔ اطلاعات کے مطابق گزشتہ ہفتے پکتیا، پکتیکا اور کنڑ صوبوں پر پاکستانی فوج کے فضائی حملوں میں خواتین اور بچوں سمیت 36 شہری جاں بحق اور 163 سے زائد زخمی ہوئے۔

پاک فضائیہ کے انٹیلی جنس افسر کا اسلام آباد میں گولی مار کر قتل

کابل: پاکستان ایئر فورس کے انٹیلی جنس ڈائریکٹوریٹ کے ایک سینئر افسر کو اتوار کے روز اسلام آباد میں ایک ایسے واقعے میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا جس نے ان کی موت کے اردگرد کے حالات پر سوالات کو جنم دیا ہے۔ اس افسر کی شناخت گروپ کیپٹن عاصم طارق کے نام سے ہوئی ہے، جو پاکستان ایئر فورس انٹیلی جنس ڈائریکٹوریٹ کے سینئر اہلکار ہیں۔ مبینہ طور پر فائرنگ اس وقت ہوئی جب وہ اسلام آباد میں ایئر ہیڈ کوارٹر کے قریب اپنی گاڑی کے اندر موجود تھے۔ اسلام آباد پولیس کے مطابق گروپ کیپٹن طارق کو خاتون کے مبینہ اغوا میں مداخلت کی کوشش کے دوران قتل کیا گیا۔ تاہم، پولیس کے واقعات کی جانچ پڑتال کی گئی ہے، سرکاری اکاؤنٹ میں عدم مطابقت پر سوالات اٹھائے جا رہے ہیں۔ اسلام آباد پولیس کا کہنا ہے کہ خاتون کے مبینہ اغوا کو روکنے کی کوشش کرتے ہوئے اہلکار کو گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ یہ واقعہ پاکستان ایئر فورس کے ایئر ہیڈ کوارٹر کے قریب پیش آیا، تاہم حکام نے حملہ آوروں یا تحقیقات کے بارے میں مزید تفصیلات جاری نہیں کیں۔

لندن کشمیر مارچ: بلوچ کارکنوں نے انسانی حقوق کیلئے مشترکہ جدوجہد کی اپیل کی

جاری کردہ بیان کے مطابق یہ مارچ پارلیمنٹ اسکوائر سے شروع ہو کر لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن تک گیا

لندن: بلوچ سیاسی اور انسانی حقوق کے کارکن عمر کریم نے اتوار کو لندن میں منعقدہ کشمیر ملین مارچ میں شرکت کرتے ہوئے بلوچ، کشمیری اور پشتون برادریوں پر زور دیا کہ وہ پاکستان میں مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خلاف مشترکہ طور پر اپنی آواز بلند کریں۔ جاری کردہ بیان کے مطابق یہ مارچ پارلیمنٹ اسکوائر سے شروع ہو کر لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن تک گیا، جہاں سینکڑوں مظاہرین نے پاکستان کے زیرِ انتظام جموں و کشمیر (PoJK) میں مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خاتمے اور سیاسی کارکنوں کی رہائی کا مطالبہ کیا۔ مظاہرے کے دوران عمر کریم نے جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی (JAAC) کے رہنما شوکت نواز میر کی گرفتاری کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ کشمیری کارکنوں کی گرفتاری اظہارِ رائے اور پُرامن اجتماع کے بنیادی حقوق پر حملہ ہے۔ انہوں نے بلوچستان کی صورتحال کو بھی اجاگر کرتے ہوئے ایک بینر اٹھا رکھا تھا، جس میں بلوچ یکجہتی کمیٹی (BYC) کے رہنماؤں اور کارکنوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ بینر پر ڈاکٹر ماہ رنگ بلوچ اور صبغت اللہ شاہ جی کی تصاویر بھی موجود تھیں، جن کے بارے میں دعویٰ کیا گیا کہ انہیں عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے، جبکہ ہیبو بلوچ، بیرگ زہری اور گلزادی بلوچ کے بارے میں کہا گیا کہ وہ تاحال زیرِ حراست ہیں۔ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے عمر کریم نے کہا کہ بلوچ اور کشمیری عوام کی جدوجہد ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا: ”ہمارا درد ایک ہے اور ہمارا دشمن بھی ایک ہے۔ ہمیں بلوچستان اور کشمیر دونوں میں انسانی حقوق کی مبینہ خلاف ورزیوں کے خلاف متحد ہو کر آواز بلند کرنی چاہیے۔“ انہوں نے بلوچ، کشمیری اور پشتون برادریوں پر زور دیا کہ وہ باہمی تعاون کو مزید مضبوط کریں اور عالمی سطح پر اپنے تحفظات کو اجاگر کرتے رہیں۔ ان کے مطابق متحدہ آواز انصاف اور جوابدہی کے لیے بین الاقوامی دباؤ بڑھانے میں مدد گار ثابت ہو سکتی ہے۔ اس مارچ میں پشتون تحفظ موومنٹ (PTM) کے اراکین نے بھی کشمیری کارکنوں کے ساتھ شرکت کی۔ مظاہرین نے سیاسی قیدیوں کی رہائی، بنیادی آزادیوں کے احترام اور مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کے خاتمے کا مطالبہ کیا۔ عمر کریم نے کہا کہ اس نوعیت کے مظاہرے تنازعات اور جبر سے متاثرہ برادریوں کو یکجہتی کے اظہار کا اہم موقع فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، چاہے بلوچستان ہو، پاکستان کے زیرِ انتظام جموں و کشمیر یا پشتون علاقے، ہمارا مطالبہ ایک ہی ہے: انسانی حقوق کا احترام، انصاف اور آزادی۔ ہمیں ایک دوسرے کا ساتھ دینا چاہیے تاکہ عالمی برادری ہماری آواز سن سکے۔“ مارچ کا اختتام لندن میں پاکستانی ہائی کمیشن کے باہر ہوا، جہاں مظاہرین نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ پاکستان پر مبینہ انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور سیاسی کارکنوں کی گرفتاریوں کے حوالے سے دباؤ بڑھائے۔

نایاب زمین کی صنعت میں چین کے غلبے میں بنیادی ساختی کمزوری

بیجنگ: نایاب زمین کی صنعت میں چین کا غلبہ ایک اہم ساختی کمزوری کا حامل ہے کیونکہ امریکہ اور جاپان کے پاس بڑی حد تک نایاب زمین کی جدید فنکشنل میٹریل ٹیکنالوجیز کے لیے بہت سے بنیادی پیٹنٹ ہیں۔ ہانگ کانگ میں مقیم ساؤتھ چائنا مارننگ پوسٹ کے مطابق، اس تحقیق میں کہا گیا ہے کہ عالمی نادر زمین کی سپلائی چین میں اپنے غلبہ کے باوجود چین بعض شعبوں میں کلیدی بنیادی ٹیکنالوجیز میں مہارت حاصل کرنے میں سرکردہ پوزیشن میں نہیں ہے۔ ”چین عالمی نایاب زمین کی کان کنی کا تقریباً 70 فیصد اور پروسیسنگ کی صلاحیت کا تقریباً 90 فیصد ہے، جو اسے عالمی سپلائی چین میں غالب کھلاڑی بناتا ہے۔ اس تسلط کو طویل عرصے سے ایک اسٹریٹجک فائدہ کے طور پر دیکھا جاتا رہا ہے، جسے بیجنگ نے امریکہ کے ساتھ اپنی تجارتی اور اسٹریٹجک مسابقت میں فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے۔ چین نے حالیہ برسوں میں کئی نایاب زمین کی مصنوعات پر برآمدی کنٹرول کو بھی سخت کیا، جس سے بھارت، جاپان اور یورپ میں سپلائی چین میں خلل پڑا۔ نایاب زمینی موادِ فائے ساز و سامان کے لیے اہم ہیں، جن میں لڑاکا طیارے، میزائل، راڈار اور سونار سسٹم کے ساتھ ساتھ آٹو موبائل، اسمارٹ فونز، ہسپلائٹ اور دیگر جدید آلات شامل ہیں۔

چین کا مقابلہ کرنے کیلئے آسٹریلیا

فجی کے ساتھ دفاعی اتحاد پر ۱ ارب ڈالر خرچ کرے گا

کینبرا: آسٹریلیا اور فجی کے نئے دفاعی اتحاد کو البانی حکومت کے لیے ایک بڑی فتح کے طور پر دیگر ممالک تک بڑھایا جا سکتا ہے کیونکہ وہ بحرالکاہل کے سلامتی کے امور میں چین کے اثر و رسوخ کو محدود کرنا چاہتا ہے۔ اوشین آف پیس دفاعی معاہدہ زیادہ تر تجزیہ کاروں کی توقع سے کہیں زیادہ ہے اور اس کا مطلب ہے کہ آسٹریلیا نے امریکہ، نیوزی لینڈ اور پاپوا نیوگنی کے ساتھ چوتھے باضابطہ معاہدے کے اتحادی کو شامل کیا ہے۔ اگلی دہائی کے دوران آسٹریلیا کی طرف سے 1 بلین ڈالر کی فنڈنگ کی حمایت کے ساتھ، وزیر اعظم انتھونی البانی نے پیر کی صبح دارالحکومت سووا کے دورے کے دوران فجی کے وزیر اعظم سیٹونی ربوکا کے ساتھ معیشت، آب و ہوا، صحت اور ہجرت کا احاطہ کرنے والے اتحاد اور ایک علیحدہ ووو والے یونین پر دستخط کیے۔ آسٹریلیا اور فجی کے درمیان امن اتحاد کا سمندر، جو باہمی دفاعی ذمہ داریوں پر مشتمل ہے، توقع ہے کہ تین دیگر بحرالکاہل ممالک جن میں فوجی دستے ہیں۔ معاہدے کے الفاظ، جو کہ پکیک اتحاد سے ملتا جلتا ہے جسے آسٹریلیا اور پی این جی نے گزشتہ سال مارا تھا، اس میں کہا گیا ہے کہ بحرالکاہل کے اندر کسی بھی فریق پر مسلح حملہ ایک دوسرے کے امن اور سلامتی کے ساتھ ساتھ بحرالکاہل کی سلامتی کے لیے بھی خطرناک ہوگا، اور یہ اعلان کرتا ہے کہ یہ مشترکہ خطرے سے نمٹنے کے لیے کام کرے گا۔ اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ کسی پارٹی کی خودمختاری، امن یا استحکام کو خطرہ بننے والی سیکیورٹی سے متعلق پیش رفت کی صورت میں، فریقین کسی بھی فریق کی درخواست پر مشورہ کریں گے اور اس بات پر غور کریں گے کہ کیا خطرے کے سلسلے میں کوئی اقدامات کیے جانے چاہئیں۔ البانی نے دونوں معاہدوں پر دستخط کو آسٹریلیا کی کسی بھی ملک کے ساتھ کی گئی سب سے اہم کوششوں میں سے ایک قرار دیا۔ اوشین آف پیس الائنس ایک باہمی دفاعی ذمہ داری کا تعارف کرواتا ہے اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کے لیے آنے سے بڑھ کر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ آسٹریلیا اور فجی نے بحرالکاہل میں چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنے کے لیے ایک تاریخی باہمی دفاعی معاہدے پر دستخط کیے ہیں، جس کے تحت آسٹریلیا فجی میں ۱۰ سالوں کے دوران ۱ ارب آسٹریلوی ڈالر سے زیادہ کی سرمایہ کاری کرے گا۔

ایچ آر ایف پی نے پاکستان میں مذہبی اقلیتوں پر بڑھتے ہوئے

ظلم و ستم کو اجاگر کرنے والی رپورٹ جاری کی

اسلام آباد: ہیومن رائٹس فوکس پاکستان نے پیر کو پاکستان بھر میں مذہبی اقلیتوں کے خلاف تشدد، امتیازی سلوک اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں میں مسلسل اضافے پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ اس کی سرکاری پریس ریلیز کے مطابق، عیسائیوں، ہندوؤں، سکھوں اور غیر ملکی شہریوں کے حالیہ واقعات نے انصاف، احتساب، اور کمزور کمیونٹیز کے لیے مساوی تحفظ کو یقینی بنانے میں مسلسل ناکامیوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ ایچ آر ایف پی نے مذہبی اقلیتوں کو نشانہ بنانے والی زیادتیوں کا ایک خطرناک نمونہ دستاویز کیا، جس میں قتل، جنسی تشدد، توہین رسالت کے جھوٹے الزامات، من مانی حراست، اغوا، جبری تبدیلی، بندھوا مزدوری، عبادت گاہوں پر حملے، کام کی جگہ پر امتیازی سلوک، اور قانون کے تحت مساوی تحفظ سے انکار شامل ہیں۔ جنوری سے جون 2026 کے دوران، ایچ آر ایف پی کی ریٹ ہیلپ لائن کو انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں، خاص طور پر مذہب یا عقائد کی بنیاد پر 600 سے زیادہ کالیں موصول ہوئیں۔ ایچ آر ایف پی نے ایک 60 سالہ عیسائی امیر پیٹر کی المناک موت پر سوگ منایا، جو توہین مذہب کے الزامات کے بعد تقریباً ایک سال حراست میں گزارنے کے بعد یکم جولائی کو حراست میں انتقال کر گیا۔ ان کی بگڑتی ہوئی صحت کی وجہ سے بار بار طبی ضمانت کی درخواستوں کے باوجود وہ اپنی موت تک قید رہے۔ ایچ آر ایف پی نے اس بات کا اعادہ کیا کہ پاکستان کے توہین رسالت کے قوانین“ کا ذاتی تنازعات کو حل کرنے، اقلیتوں کو ڈرانے اور کمزور افراد کو نشانہ بنانے کے لیے وسیع پیمانے پر غلط استعمال کیا جا رہا ہے۔ تنظیم نے امیر پیٹر کی موت کی آزادانہ عدالتی تحقیقات، مناسب طبی دیکھ بھال فراہم کرنے میں ناکام رہنے والے اہلکاروں کے احتساب اور توہین رسالت کے قانون کے مزید غلط استعمال کو روکنے کے لیے جامع قانونی اصلاحات کا مطالبہ کیا۔ تنظیم نے ظفر بھٹی کو بھی یاد کیا، جنہیں 2 اکتوبر 2025 کو توہین مذہب کے الزام سے بری کر دیا گیا تھا، ایک جرم کے لیے تیرہ سال جیل میں گزارنے کے بعد، اس نے مسلسل کہا کہ اس نے کیا ہی نہیں تھا۔ افسوسناک طور پر، وہ اپنی آزادی دوبارہ حاصل کرنے کے صرف دو دن بعد ہی دل کا دورہ پڑنے سے انتقال کر گئے، اپنے پیچھے اپنی عقیدت مند بیوی نواب بی بی اور ایک غمزدہ مسیحی برادری کو چھوڑ گئے۔

جون میں اسرائیلی افواج نے مسجد اقصیٰ پر ۲۶ بار چھاپے مارے: فلسطینی وزارت اوقاف

جون کے دوران اسرائیلی افواج اور آبادکاروں کی جانب سے مسجد اقصیٰ اور مسجد ابراہیمی سمیت دیگر اسلامی مقدسات کے خلاف کارروائیوں میں نمایاں اضافہ ہوا

فلسطینی وزارتِ اوقاف و مذہبی امور نے انکشاف کیا ہے کہ جون کے دوران اسرائیلی افواج اور آبادکاروں کی جانب سے مسجد اقصیٰ اور مسجد ابراہیمی سمیت دیگر اسلامی مقدسات کے خلاف کارروائیوں میں نمایاں اضافہ ہوا۔ وزارت نے ان اقدامات کو مذہبی آزادی اور مقدس مقامات کی تاریخی و قانونی حیثیت کیلئے سنگین خطرہ قرار دیتے ہوئے عالمی برادری سے فوری مداخلت کا مطالبہ کیا۔ اسرائیلی افواج نے جون کے دوران مقبوضہ مشرقی یروشلم میں واقع مسجد اقصیٰ کے احاطے پر ۲۶ مرتبہ چھاپے مارے، جبکہ حکام نے مقبوضہ مغربی کنارے کے شہر الخلیل میں واقع مسجد ابراہیمی میں ۸۴ مواقع پر اذان دینے سے روک دیا۔ یہ بات فلسطینی وزارتِ اوقاف و مذہبی امور نے اتوار کو جاری کردہ ایک بیان میں کہی۔ یہ اعداد و شمار وزارت کی ماہانہ رپورٹ میں شامل ہیں، جس میں گزشتہ ماہ مسجد اقصیٰ اور مسجد ابراہیمی کے خلاف اسرائیلی خلاف ورزیوں کی تفصیلات درج کی گئی ہیں۔ رپورٹ کے مطابق، جون کے دوران ۴ ہزار ۲۱۲ اسرائیلی آبادکار اسرائیلی پولیس کی سیکوریٹی میں صبح اور دوپہر کے اوقات میں باب المغاربہ کے راستے مسجد اقصیٰ کے احاطے میں داخل ہوئے۔ وزارت نے کہا کہ ”ٹیمپل ماؤنٹ“ سے وابستہ گروہ مسجد اقصیٰ میں دراندازیوں میں اضافے اور مسجد کے اندر ”نئی صورتِ حال“ مسلط کرنے کی اپیلیں کرتے رہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا کہ آبادکاروں نے مسجد کے احاطے میں تلمودی رسومات ادا کیں، جن میں مکمل سجدہ، اجتماعی سجدہ، اجتماعی دعائیں، اور قبۃ الصخرہ کے سامنے اسرائیلی فوجیوں کیلئے دعائیں شامل تھیں۔ رپورٹ کے مطابق، ”یشیوات ہار ہبائیت“ (Yeshivat Har HaBayit) نامی مذہبی مدرسے کے سربراہ ربی الیشاو وِلفسن نے بھی متعدد مرتبہ آبادکاروں کے ساتھ مسجد کے احاطے میں داخل ہو کر تلمودی رسومات ادا کیں۔ وزارت کے مطابق، اسرائیلی افواج نے فلسطینی نمازیوں پر عائد پابندیوں میں بھی اضافہ کیا، خصوصاً جمعہ کو، جب وہ خطبے اور نماز کے دوران قبلی مصلیٰ اور قبۃ الصخرہ کے اطراف میں داخل ہوئیں اور مسجد کے دروازوں پر سخت پابندیاں نافذ کیں۔ الخلیل میں واقع مسجد ابراہیمی کے حوالے سے وزارت نے کہا کہ جون کے دوران ۹۵۰ مرتبہ اسرائیلی فوجی مسجد میں داخل ہوئے، جبکہ ۸۴ مرتبہ اذان دینے سے روکا گیا۔ رپورٹ میں مزید کہا گیا کہ اسرائیلی حکام نے ۲۰۲۵ء کے آغاز سے مسجد کا مشرقی دروازہ بند رکھا ہوا ہے، کھڑکیوں کو ترپال سے ڈھانپ دیا ہے، اوقاف کے ملازمین کیلئے گیٹ نمبر ۷ بند کر رکھا ہے، اور نمازیوں و عملے پر مختلف پابندیاں عائد کر رکھی ہیں۔ وزارت نے یہ بھی الزام عائد کیا کہ اسرائیلی حکام نے فلسطینی وزارت اوقاف یا بلدیہ الخلیل سے مشاورت کئے بغیر مسجد کے مرکزی صحن پر چھت نصب کر دی۔ مزید یہ کہ مسجد کے ڈائریکٹر اور نگرانوں کے سربراہ کو گرفتار کر کے ۱۲ دن کیلئے مسجد میں داخلے سے روک دیا گیا۔ رپورٹ میں کہا گیا کہ مقبوضہ مغربی کنارے کی دیگر مساجد بھی اسرائیلی کارروائیوں سے محفوظ نہیں رہیں۔ وزارت کے مطابق، رام اللہ کے شمال میں واقع قصبوں جلجلیا اور المزرعۃ النوبانی کی دو مساجد کو نذرِ آتش کر دیا گیا۔ مزید یہ بھی کہا گیا کہ اسرائیلی آبادکاروں کے گروہوں نے الخلیل کے علاقے جباری میں واقع مسجد الرأس میں داخل ہو کر مسجد کی دیواروں اور چھتوں پر اسرائیلی پرچم لہرائے، صحن میں لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے عبرانی گانے چلائے، اور نمازیوں کو مسجد تک پہنچنے سے روکا۔ وزارتِ اوقاف نے بین الاقوامی برادری اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے مطالبہ کیا کہ وہ اسرائیلی خل

حضرت محمد ﷺ تاریخ کی عظیم ترین شخصیت ہیں۔ انہوں نے ایک مذہب کی بنیاد رکھی، جس نے ایک عظیم سلطنت قائم کی اور ایک بہترین تہذیب کو جنم دیا۔ عظمت میں کوئی ان کا ثانی نہیں۔ جب وہ 570ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے تو عرب وہ پسماندہ علاقہ تھا جو اس وقت کی دو سپر پاورز فارس اور بازنطین کی توجہ کے لائق تک نہیں تھا۔ وہ ایک ایسے قبائلی معاشرے میں یتیم پیدا ہوئے جہاں آبائی نسب وقار اور تحفظ کا ضامن تھا۔ سنہ 632 میں 63 سال کی عمر میں جب ان کی وفات ہوئی تو وہ ایک سادہ اور روشن خیال مذہب اسلام قائم کر چکے تھے۔

ان پر 23 سال کے دوران نازل ہونے والی وحی کا مجموعہ قرآن کی صورت میں مرتب کیا گیا جس نے اسلامی تاریخ پر گہرے نقوش چھوڑے۔ انہوں نے جزیرہ نما عرب کو ایک مذہب کے تحت یکجا کیا۔ چند برس کے اندر، ان کے پیروکار بحر اوقیانوس کے ساحلوں سے لے کر راجستھان کے صحراؤں تک پھیلی ہوئی ایک سلطنت کے مالک تھے جس نے اس دنیا میں، جو کئی صدیوں پہلے تاریک دور میں چلی گئی تھی، ایک روشن خیال تہذیب کو جنم دیا۔ آج ان کے پیروکاروں کی تعداد 1.9 بلین سے زیادہ ہے، جو دنیا کی آبادی کا ایک چوتھائی ہے۔

حضرت محمد ﷺ کی حیات طیبہ پر بہت بڑی تعداد میں کتابیں لکھی گئی ہیں۔ ان کتابوں میں ان کی پیدائش سے لے کر ان کی وفات تک کے حالات تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ ان کی زندگی کے بارے میں روایات کی ایک بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ موضوع اسلامی معاشروں میں تقریباً کبھی زیر بحث نہیں آتا کہ ان روایات کا ماخذ کیا ہے۔ یہ روایات سب سے پہلے کس نے اور کب بیان کیں؟

اس مقالے کا مقصد سیرت نبوی کے تاریخی ماخذ کا جائزہ لینا ہے۔ ایک حقیقت جس کا ذکر عام طور پر اسلامی معاشروں میں نہیں کیا جاتا، وہ یہ ہے کہ نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں تقریباً تمام روایات ہمارے پاس آٹھویں صدی کے آخر میں، نبی ﷺ کی وفات کے تقریباً 150 سال بعد کے ذرائع سے آئی ہیں۔ ساتویں صدی کے اواخر میں عبدالملک بن مروان (685۔705) کے دور تک معاصر ذرائع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ صرف چند اسلامی اور غیر اسلامی ذرائع ہیں جو انتہائی مختصر ہیں اور کسی تفصیل سے عاری ہیں۔ یہ مآخذ اگرچہ تاریخی نقطہ نظر سے انتہائی قیمتی ہیں لیکن اپنے اختصار کے لحاظ سے نبی ﷺ کی زندگی کے بارے میں کوئی قابل ذکر تفصیل بیان نہیں کرتے۔

اسلام کی پہلی صدی، یعنی 622 عیسوی سے 720 عیسوی تک کے عرصے میں، صرف چالیس ایسے متن موجود ہیں جن میں پیغمبر ﷺ کا ذکر موجود ہے۔ ان میں سے اٹھائیس دستاویزات مسلم تحریروں پر مشتمل ہیں۔ باقی عیسائی ادبی تحریریں ہیں۔ یہ سب مختصر ہیں اور نبی کی زندگی پر روشنی نہیں ڈالتیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ عصری تحریروں اور روایات میں ان کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ لیکن یہ تحریریں وقت کے ہاتھوں ضائع ہو گئیں۔ بعد کے مورخین نے ان ابتدائی ماخذوں سے ضرور استفادہ کیا ہو گا، لیکن اہم بات یہ ہے کہ آج ہم پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں جو کچھ بھی جانتے ہیں، وہ ان ذرائع سے حاصل ہوا ہے جو ان کی وفات کے تقریباً ڈیڑھ سو سال بعد لکھے گئے۔

پیغمبر ﷺ کا پہلا تذکرہ 637 عیسوی میں لکھے گئے میں ایک نوٹ میں ملتا ہے جس میں کسی 'جنگ گیتھا' کے ایک عینی شاہد کے بیان کا تذکرہ ہے۔ یہاں سے مراد غالباً جنگ یرموک ہے۔ اسلامی نبی ﷺ کی مزید تفصیل 660 عیسوی میں لکھی گئی ایک تاریخ کی کتاب میں ملتی ہے جو ایک عیسائی بشپ، سیبوس، نے، پیغمبر کی وفات کے 28 سال بعد لکھی تھی۔ اس میں کچھ اسلامی عقائد کا ذکر بھی شامل ہے۔ سیبوس اپنی کتاب میں عرب فتوحات کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اس وقت بنی اسماعیل میں ایک شخص تھے جن کا نام محمد ﷺ تھا، وہ ایک سوداگر تھے، وہ خدا کے حکم سے ان (بنی اسماعیل) کے سامنے ایک مبلغ [اور] راہِ حق کے داعی کے طور پر ظاہر ہوئے۔ انھوں نے انہیں ابراہیم کے خدا کو پہچاننا سکھایا، خاص طور پر اس لیے کہ وہ موسیٰ کی تاریخ سے روشناس تھے۔ اب چونکہ حکم خدا کی طرف سے تھا، اس لیے ایک ہی حکم سے وہ سب ایک دین میں متحد ہو گئے۔ اپنے بیکار فرقوں کو چھوڑ کر، وہ اس زندہ خدا کی طرف متوجہ ہوئے جو ان کے باپ ابراہیم پر ظاہر ہوا تھا۔

چنانچہ، محمد ﷺ نے ان کے لیے قوانین بنائے: مردار نہ کھانا، شراب نہ پینا، جھوٹی باتیں نہ کرنا، اور زنا کاری میں ملوث نہ ہونا۔ انھوں نے بتایا: قسم کے ساتھ خدا نے ہمیشہ کے لیے اس زمین کا وعدہ ابراہیم اور ان کے بعد ان کی نسل سے کیا تھا۔ اور اس نے اس زمانے میں اپنے وعدے کے مطابق عمل کیا جب وہ اسماعیل سے محبت کرتا تھا۔ لیکن اب آپ ابراہیم کے بیٹے ہیں اور خدا آپ کے لئے ابراہیم اور ان کی نسل سے اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے۔ صرف ابراہیم کے خدا سے سچے دل سے محبت کرو اور جا کر اس ملک پر قبضہ کرو جو خدا نے تمہارے باپ ابراہیم کو دیا تھا۔ جنگ میں کوئی بھی تمہارا مقابلہ نہیں کر سکے گا، کیونکہ اللہ تمہارے ساتھ ہے۔"

اس طور سیبوس پیغمبر ﷺ کی تعلیمات کا ایک اچھا خلاصہ پیش کرتے ہیں، جن میں ایک خدا پر یقین، یہودیوں اور عربوں کے مشترکہ اجداد کے طور پر ابراہیم کا ذکر، اور مردار کھانے، شراب پینے، جھوٹ بولنے، اور زنا میں ملوث ہونے پر پابندیاں۔ یہ تعلیمات قرآن میں مذکور اسلامی تعلیمات کے مطابق ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کا ذکر کرنے والا سب سے قدیم مسلم ذریعہ 685 میں عبداللہ ابن زبیر کے دور حکومت میں ایک سکہ ہے جس پر محمد رسول اللہ لکھا ہے۔

ایک اور دلچسپ تذکرہ جان بار پینکائی کا ہے جو میسوپوٹیمیا کے رہنے والے تھے اور جان کارمول کی خانقاہ کے رہائشی تھے۔ اس خانقاہ میں ہی انھوں نے ایک کتاب لکھی، جو دنیا کی تخلیق سے لے کر اس وقت تک کی ایک مختصر تاریخ ہے۔ اس کتاب کے آخری باب میں وہ عرب کی فتوحات اور 686 عیسوی کے تباہ کن قحط اور طاعون کا ذکر کرتے ہیں۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں وہ کہتے ہیں:

"ان (فارس اور شام) کے مابین کافی لڑائی ہو چکی تھی، اہل مغرب نے، جنہیں وہ بنی امیہ کہتے ہیں، فتح حاصل کر لی، اور ان میں سے ایک شخص، جن کا نام معاویہ تھا۔ (جاری)

ممبئی ابطہ MUMBAIRAABTA
۷ رجولائی ۔ ۲۰۲۶

پارلیمنٹ مانسون سیشن، اپوزیشن تیار رہے

پارلیمنٹ کے مانسون اجلاس کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ مانسون سیشن کا 20 جون سے آغاز ہوگا۔ مرکزی وزیر پارلیمانی امور مسٹر کرن رجیجو نے یہ اعلان کیا۔ ملک کے موجودہ حالات میں پارلیمنٹ مانسون اجلاس کی اہمیت بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ کئی ایسے امور ہیں جن پر حکومت کو گھیرنے کیلئے اپوزیشن کو اپنی تیاریاں کر لینے کی ضرورت ہے۔ اپوزیشن کو اپنے موقف کو واضح انداز میں پیش کرنے کیلئے ایک جامع اور مشترکہ حکمت عملی بنانے کی ضرورت ہے۔ ملک کی اپوزیشن جماعتوں کو پوری شدت کے ساتھ اپنے وجود کا احساس دلانا چاہئے اور چونکہ حکومت اپوزیشن کے وجود کو نہ پارلیمنٹ میں تسلیم کرنے تیار ہے اور نہ ہی پارلیمنٹ کے باہر کوئی اہمیت دی جارہی ہے تو ایسے میں اپوزیشن جماعتوں کو اپنے وجود کا احساس دلانے کیلئے اور اپنی بات اور طاقت منوانے کیلئے متحدہ اور مشترکہ کوشش کرنے کی ضرورت ہے۔ حلقہ جات کی از سر نو حد بندی کا بل مسترد کروانے کیلئے جس طرح سے اپوزیشن جماعتوں نے پارلیمنٹ میں ایک آواز ہو کر حکومت کو ناکام بنایا تھا اسی طرح کئی ایسے مسائل ہیں جن پر حکومت کو گھیرا جاسکتا ہے۔ اس کی ناکامیوں کو پیش کیا جاسکتا ہے اور اس سے سوال کیا جاسکتا ہے۔ ان امور کی نشاندہی کرنے کی ضرورت ہے اور ان پر حکومت کیلئے سوالات تیار رکھے جانے چاہئیں۔ ایک ایسی حکمت عملی بنانے کی ضرورت ہے جس کے ذریعہ حکومت کو حاشیہ پر کیا جاسکے اور اسے اپوزیشن کے سوالات کے جواب دینے کیلئے مجبور کیا جاسکے۔ حکومت کا جہاں تک سوال ہے تو وہ کئی معاملات میں الفاظ اور اعداد و شمار کے الٹ پھیر کے ذریعہ ہی کسی بھی صورتحال سے نمٹنے کی کوشش کرتی ہے اور اصل مسئلہ کو منتشر کرنے میں یقین رکھتی ہے۔ اپوزیشن کو اس حکمت عملی سے نمٹنے کیلئے تیار رہنا چاہئے سوالات اور جوابدہی سے بچنے کی حکومت کی کسی بھی کوشش کو کامیاب ہونے کا موقع نہیں دیا جانا چاہئے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب اپوزیشن جماعتیں ایک مشترکہ اور جامع منصوبہ کے تحت پارلیمنٹ میں پہونچیں۔ پاکستان کے خلاف آپریشن سندور کے دوران ہندوستانی فوجیوں کی شہادت کے مسئلہ پر حکومت سے جواب طلب کیا جاسکتا ہے۔ وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ کے خلاف پہلے ہی مراعات شکنی کی نوٹس دی گئی ہے اور اس پر ایوان میں حکومت سے جواب طلب کیا جاسکتا ہے۔ اس کو موثر ڈھنگ سے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ وزیر دفاع نے آپریشن سندور کے دوران ہندوستان کے کسی بھی فوجی کی موت نہ ہونے کا خود پارلیمنٹ میں بیان دیا تھا۔ چند دن قبل حکومت کی جانب سے چھ فوجیوں کے نام جاری کئے گئے جن کی آپریشن سندور کے دوران موت کی توثیق کی گئی ہے۔ اس طرح وزیر دفاع پر الزام ہے کہ انہوں نے پارلیمنٹ میں غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ اس مسئلہ پر اپوزیشن جماعتیں حکومت سے جواب طلب کرسکتی ہیں اور وزیر دفاع کو نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔ اسی طرح امتحانی پرچہ جات کے افشاء کے مسئلہ پر بھی حکومت کو گھیرا جاسکتا ہے۔ دہلی کے جنتر منتر پر کانگریس جنتا پارٹی کی جانب سے احتجاج کیا جارہا ہے۔ یہ احتجاج دو ہفتوں سے زائد کا ہو چکا ہے تاہم حکومت اس کا نوٹ تک لینے کو تیار نہیں ہے۔ ملک کے نوجوانوں کے مستقبل کا مسئلہ حکومت کی جانب سے مسلسل نظر انداز کیا جارہا ہے اور اس پر بھی پارلیمنٹ کے اندر اور باہر دونوں ہی جگہ موثر مہم کی ضرورت ہے۔ وزیر تعلیم دھرمیندر پردھان کو استعفی پر مجبور کرنا اپوزیشن جماعتوں کی ایک مشترکہ کوشش ہونی چاہئے۔ پارلیمنٹ مانسون سیشن سے قبل یہ قیاس آرائیاں بھی ہو رہی ہیں کہ مرکزی کابینہ میں ردوبدل ہوسکتا ہے۔ کچھ وزراء کو تبدیل کیا جاسکتا ہے اور کچھ کو کابینہ سے علیحدہ کرنے کا بھی امکان ہے۔ اس صورت میں جن وزراء سے جواب طلبی کی ضرورت ہے اگر ان کے قلمدان تبدیل کئے جائیں تب بھی اپوزیشن کو خاموشی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ اپوزیشن کو ملک کے عوام میں اہمیت کے حامل مسائل پر شعور بیدار کرتے ہوئے ان تک رسائی حصال کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کے مسائل کو موثر ڈھنگ سے ایوان میں پیش کرنا ہی اپوزیشن کی ذمہ داری ہے اور اسی کے ذریعہ حکومت کو گھیرا بھی جاسکتا ہے۔ اپوزیشن کو چاہئے کہ وہ مانسون سیشن کو اپنے لئے ایک موقع کے طور پر استعمال کریں۔ تلنگانہ کی سیاست میں اس وقت ریاست کے محصلہ قرض کا مسئلہ موضوع بنا ہوا ہے۔ جہاں کانگریس حکومت کی جانب سے سابقہ بی آر ایس حکومت پر بے تحاشہ قرض حاصل کرنے کا الزام عائد کیا جارہا ہے وہیں بی آر ایس کا کہنا ہے کہ اس سے زیادہ قرض کانگریس حکومت نے حاصل کرلیا ہے اور ریاست کو قرض کے بوجھ تلے دبایا جارہا ہے۔ ایک دوسرے پر الزامات اور مباحث کے چیلنج کا سلسلہ چل رہا ہے۔ جہاں تک قرض کا سوال ہے تو چاہے بی آر ایس کی حکومت رہے یا پھر کانگریس کی حکومت، سبھی نے قرض حاصل کیا ہے۔ اس کے باوجود ریاست میں کئی پراجیکٹس ایسے ہیں جن کا کام ٹھپ ہوا ہے اور کئی اسکیمات کیلئے فنڈز دستیاب نہیں ہیں۔ اصل سوال یہی ہے کہ جس کسی حکومت نے قرض حاصل کیا ہے اس نے یہ رقومات خرچ کہاں کی ہیں؟۔ عوامی فلاح و بہبود کے نام پر حاصل کئے گئے قرض کو کہاں خرچ کیا گیا ہے۔ بی آر ایس ہو یا کانگریس ہو دونوں ہی کو چاہئے کہ وہ اپنے اپنے قرض کی تفصیلات اور اس کے خرچ سے ریاست کے عوام کو واقف کروائے کیونکہ قرض کی ادائیگی تو عوامی ٹیکس کے ذریعہ ہی ہونی ہے۔

اترا کھنڈ میں مدارس کا بحران!!

یکم جولائی سے اترا کھنڈ میں مدارس کے حوالے سے جو صورتِ حال سامنے آئی اس نے پورے ملک میں دینی تعلیم کے مستقبل پر ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ یہ معاملہ صرف ایک ریاست تک محدود نہیں بلکہ اس کے اثرات دور رس ہو سکتے ہیں۔ اسی لیے اس مسئلے کو جذبات یا افواہوں کے بجائے سنجیدگی، فہم اور مستقبل بینی کے ساتھ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ کارروائی صرف سرکاری مدارس تک محدود رہے گی اور نجی مدارس محفوظ رہیں گے ان کے لیے موجودہ صورتحال ایک واضح پیغام ہے کہ اگر تعلیمی ادارے اپنے وجود، نظم اور قانونی حیثیت کے حوالے سے مستحکم نہ ہوں تو وقت کے ساتھ دائرہ کار وسیع بھی ہو سکتا ہے۔ ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم اصل مسائل پر کم اور ضمنی اختلافات پر زیادہ وقت صرف کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا کھولیے تو گھنٹوں یہ بحث چلتی رہتی ہے کہ فلاں مدرسہ بہتر ہے یا فلاں، کسی کا نصاب کمزور ہے یا کسی کی انتظامیہ ناکام ہے لیکن جب مدارس کے وجود اور بقا کا مسئلہ سامنے آتا ہے تو وہی لوگ خاموش دکھائی دیتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہمیں اس وقت تک کسی خطرے کا احساس نہیں ہوتا جب تک وہ ہمارے دروازے تک نہ پہنچ جائے۔

حافظ افتخار احمد قادری

یکم جولائی سے اترا کھنڈ میں مدارس کے حوالے سے جو صورتِ حال سامنے آئی اس نے پورے ملک میں دینی تعلیم کے مستقبل پر ایک نئی بحث چھیڑ دی ہے۔ یہ معاملہ صرف ایک ریاست تک محدود نہیں بلکہ اس کے اثرات دور رس ہو سکتے ہیں۔ اسی لیے اس مسئلے کو جذبات یا افواہوں کے بجائے سنجیدگی، فہم اور مستقبل بینی کے ساتھ دیکھنے کی ضرورت ہے۔ جو لوگ یہ سمجھتے تھے کہ کارروائی صرف سرکاری مدارس تک محدود رہے گی اور نجی مدارس محفوظ رہیں گے ان کے لیے موجودہ صورتحال ایک واضح پیغام ہے کہ اگر تعلیمی ادارے اپنے وجود، نظم اور قانونی حیثیت کے حوالے سے مستحکم نہ ہوں تو وقت کے ساتھ دائرہ کار وسیع بھی ہو سکتا ہے۔ ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ ہم اصل مسائل پر کم اور ضمنی اختلافات پر زیادہ وقت صرف کرتے ہیں۔ سوشل میڈیا کھولیے تو گھنٹوں یہ بحث چلتی رہتی ہے کہ فلاں مدرسہ بہتر ہے یا فلاں، کسی کا نصاب کمزور ہے یا کسی کی انتظامیہ ناکام ہے لیکن جب مدارس کے وجود اور بقا کا مسئلہ سامنے آتا ہے تو وہی لوگ خاموش دکھائی دیتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہمیں اس وقت تک کسی خطرے کا احساس نہیں ہوتا جب تک وہ ہمارے دروازے تک نہ پہنچ جائے۔

حکومتیں ہمیشہ اپنی پالیسیوں کو کسی نہ کسی دلیل کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔ کہیں "معیاری تعلیم" کا نعرہ دیا جاتا ہے کہیں "جدید تعلیم" کا کہیں "یکساں نظامِ تعلیم" کا اور کہیں "شفافیت" کا۔ سوال یہ نہیں کہ ان نعروں میں کتنی حقیقت ہے بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ دینی اداروں نے خود کو ان اعتراضات کے جواب کے لیے کس حد تک تیار کیا ہے؟ اگر ہم اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کے بجائے صرف ردِ عمل پر اکتفا کریں گے تو آنے والے دن مزید مشکلات لے کر آ سکتے ہیں۔ چند سال پہلے آسام میں بھی مدارس کے حوالے سے فیصلے کیے گئے تھے۔ اس وقت بھی بہت سے لوگوں نے یہ کہہ کر خود کو مطمئن کر لیا تھا کہ کارروائی صرف سرکاری مدارس تک محدود ہے اس لیے قومی اور نجی مدارس کو فکر کی ضرورت نہیں۔ لیکن وقت نے ثابت کیا کہ کسی ایک ریاست میں ہونے والی تبدیلی کو معمولی سمجھنا درست نہیں تھا۔ آج اترا کھنڈ کی صورتحال اس حقیقت کی یاد دہانی کروا رہی ہے کہ بدلتے ہوئے تعلیمی اور قانونی ماحول کو سمجھنا ناگزیر ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد اختلافی موضوعات میں تو بہت سرگرم نظر آتی ہے مگر جب اجتماعی مسائل پر سنجیدہ غور و فکر کی ضرورت پیش آتی ہے تو وہی جوش دکھائی نہیں دیتا۔ کسی عالم کی ایک عبارت پر سینکڑوں تبصرے ہو جاتے ہیں، کسی مسلکی مسئلے پر کئی کئی دن بحث چلتی رہتی ہے لیکن اگر مدارس کے مستقبل پر علمی اور تعمیری گفتگو کی ضرورت ہو تو بہت کم لوگ آگے بڑھتے ہیں۔ یہ رویہ بدلنا ہوگا کیونکہ ادارے محفوظ ہوں گے تو علمی اختلافات بھی باقی رہیں گے اور اگر ادارے ہی کمزور ہو گئے تو پھر ان بحثوں کی بھی کوئی حیثیت باقی نہیں رہے گی۔ ہمیں یہ تسلیم کرنی چاہیے کہ ہر ادارہ اپنی اصلاح کا محتاج ہوتا ہے۔ مدارس نے اس ملک کی دینی، اخلاقی اور تعلیمی خدمت میں بے مثال کردار ادا کیا ہے۔ لاکھوں حفاظ، علماء، آئمہ اور خطباء انہی مدارس کی دین ہیں۔ آزادی کی تحریک سے لے کر معاشرتی اصلاح تک مدارس کی خدمات تاریخ کا حصہ ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ انتظامی شفافیت، قانونی تقاضوں کی تکمیل، تعلیمی معیار میں بہتری اور عصری ضروریات سے ہم آہنگی پر بھی مسلسل کام کیا جائے تاکہ کسی کو اعتراض کا موقع نہ ملے۔ آج مدارس کو صرف جذباتی نعروں کے ذریعے نہیں بلکہ مضبوط منصوبہ بندی کے ذریعے محفوظ بنایا جائے۔ اگر کسی مدرسے کی رجسٹریشن میں کمی ہے تو اسے مکمل کیا جائے، اگر حسابات میں شفافیت کی ضرورت ہے تو اس پر توجہ دی جائے، اگر طلبہ کے لیے جدید سہولیات پیدا کی جا سکتی ہیں تو انہیں بھی نظر انداز نہ کیا جائے۔ اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ دینی تشخص یا نصاب پر سمجھوتہ کیا جائے، بلکہ مقصد یہ ہے کہ ادارے ہر اعتبار سے مضبوط ہوں۔ افسوس اس بات کا ہے کہ جب بھی مدارس کا مسئلہ سامنے آتا ہے تو بعض لوگ خود مدارس ہی کو نشانہ بنانا شروع کر دیتے ہیں۔ تنقید اگر اصلاح کی نیت سے ہو تو یقیناً مفید ہے لیکن اگر اس کا مقصد صرف تحقیر اور بداعتمادی پھیلانا ہو تو اس سے نقصان ہی ہوتا ہے۔ ایسے وقت میں مدارس کے ذمہ داران، علماء، دانشوروں، وکلاء اور سماجی کارکنوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر سنجیدہ غور و فکر کرنا چاہیے تاکہ ایسا لائحہ عمل سامنے آئے جو آئینی، قانونی اور تعلیمی ہر اعتبار سے مضبوط ہو۔

اترا کھنڈ میں نصاب کے حوالے سے جو تبدیلیاں زیر بحث ہیں انہوں نے ایک نئے سوال کو جنم دیا ہے کہ دینی تعلیم کی خود مختاری کس حد تک برقرار رہ سکے گی۔ اگر نصاب کی تشکیل میں دینی ماہرین کی مؤثر نمائندگی نہ ہو تو یقیناً تشویش پیدا ہوتی ہے۔ اسی لیے ضروری ہے کہ ایسے معاملات پر جذباتی نعروں کے بجائے علمی اور قانونی سطح پر مضبوط موقف اختیار کیا جائے۔ ہمارے معاشرے میں ایک عام جملہ سننے کو ملتا ہے کہ "ہم کیا کر سکتے ہیں؟" حقیقت یہ ہے کہ ہر شخص اپنے دائرے میں بہت کچھ کر سکتا ہے۔ لکھنے والا قلم کے ذریعے، استاد تعلیم کے ذریعے، وکیل قانون کے ذریعے، صحافی تحقیق کے ذریعے اور عام شہری شعور بیدار کر کے اپنا کردار ادا کر سکتا ہے۔ اگر ہر شخص اپنی ذمہ داری پوری کرے تو اجتماعی قوت پیدا ہوتی ہے، اور یہی قوت کسی بھی معاشرے کو مشکلات سے نکالتی ہے۔ مدارس کے خلاف جب بھی کوئی کارروائی ہوتی ہے تو ہمارا ردِ عمل زیادہ تر وقتی اور جذباتی ہوتا ہے۔ چند دن سوشل میڈیا پر بحثیں ہوتی ہیں، بیانات جاری کیے جاتے ہیں، احتجاجی کلمات کہے جاتے ہیں، پھر معاملہ آہستہ آہستہ نظروں سے اوجھل ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف پالیسی بنانے والے اپنے فیصلوں پر مسلسل کام کرتے رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہمیں ہر چند سال بعد کسی نہ کسی ریاست سے مدارس کے حوالے سے ایک نئی خبر سننے کو ملتی ہے۔ اگر ہم نے اس طرزِ عمل کو تبدیل نہ کیا تو اندیشہ ہے کہ مستقبل میں ایسی صورتِ حال مزید پیچیدہ ہو سکتی ہے۔ مدارس کی حفاظت صرف علماء یا مدرسوں کی انتظامیہ کی ذمہ داری نہیں بلکہ یہ پوری ملت کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ جو شخص اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوانا چاہتا ہے، جو اپنی مسجد میں امام اور مؤذن چاہتا ہے، جو قرآن کی تعلیم کو زندہ دیکھنا چاہتا ہے اسے بھی یہ سمجھنا ہوگا کہ مدارس کا وجود اس کی اپنی ضرورت ہے۔ اگر مدارس کمزور ہوں گے تو اس کے اثرات صرف چند اداروں تک محدود نہیں رہیں گے بلکہ پورے معاشرے پر مرتب ہوں گے۔ اس وقت مدارس اپنے انتظامی نظام کو مزید مضبوط کریں۔ قانونی تقاضوں کی مکمل پابندی کریں، حسابات میں شفافیت پیدا کریں، عوام کے اعتماد کو مزید مستحکم کریں اور جہاں ممکن ہو وہاں جدید انتظامی طریقوں سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ اقدامات کسی دباؤ کے سامنے جھکنا نہیں بلکہ اپنے اداروں کو مضبوط بنانا ہے۔ ایک مضبوط اور منظم ادارے کے خلاف بے جا اعتراضات کرنا آسان نہیں ہوتا۔ اس کے ساتھ ساتھ ملت کے اہلِ قلم کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ آج اگر سوشل میڈیا پر غیر ضروری اختلافات کے بجائے مدارس کی خدمات، ان کی تعلیمی اہمیت اور ان کے سماجی کردار کو مدلل انداز میں پیش کیا جائے تو رائے عامہ پر مثبت اثر پڑ سکتا ہے۔ افسوس کہ ہم اکثر اپنی توانائیاں ایک دوسرے کی غلطیاں تلاش کرنے میں صرف کر دیتے ہیں، جبکہ ہمارے مخالفین اپنی حکمتِ عملی کے ساتھ آگے بڑھتے رہتے ہیں۔ مدارس نے اس ملک کو صرف علماء ہی نہیں دیے بلکہ اخلاق، کردار، خدمت اور سماجی ہم آہنگی کا درس بھی دیا ہے۔ لاکھوں ایسے افراد ہیں جنہوں نے مدارس سے تعلیم حاصل کر کے نہ صرف مذہبی خدمات انجام دیں بلکہ معاشرے میں امن، اخوت اور بھائی چارے کو فروغ دیا۔ ان خدمات کو نظر انداز کرنا انصاف نہیں ہوگا۔ اگر کہیں اصلاح کی ضرورت ہے تو اصلاح ضرور ہونی چاہیے، لیکن اصلاح اور خاتمے کے درمیان فرق کو ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیے۔ اترا کھنڈ کا موجودہ منظر نامہ کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمیں بیدار ہونا ضروری ہے۔ قوم میں صرف جذبات سے نہیں بلکہ منصوبہ بندی، اتحاد، علم اور تدبر سے اپنے اداروں کی حفاظت کرنی ہیں۔ اگر ہم آج بھی یہ سمجھتے رہے کہ یہ مسئلہ صرف کسی ایک ریاست یا کسی ایک ادارے کا ہے تو شاید کل یہ سوچ ہمارے لیے مزید مشکلات پیدا کر دے۔ یہ بھی ضروری ہے کہ مدارس کے ذمہ داران باہمی اختلافات سے بالاتر ہو کر مشترکہ حکمتِ عملی اختیار کریں۔ مسلکی اور فروعی اختلافات اپنی جگہ لیکن جب دینی تعلیم کے تحفظ کا سوال ہو تو اجتماعی سوچ ہی کامیابی کی بنیاد بن سکتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ جب بھی مسلمان اپنے مشترکہ مفادات پر متحد ہوئے، اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آسانیاں پیدا فرمائیں اور جب وہ باہمی اختلافات میں الجھے رہے تو نقصان بھی اجتماعی طور پر اٹھانا پڑا۔ آج کے نوجوانوں سے بھی یہی گزارش ہے کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو مثبت سمت میں استعمال کریں۔ اگر وہ سوشل میڈیا پر گھنٹوں بحث کر سکتے ہیں تو مدارس کے حق میں علمی مضامین بھی لکھ سکتے ہیں، مستند معلومات بھی عام کر سکتے ہیں اور تعمیری رائے بھی پیش کر سکتے ہیں۔ آنے والا دور صرف جذبات کا نہیں بلکہ دلیل، تحقیق اور مؤثر ابلاغ کا دور ہے۔ جو قوم اس میدان میں مضبوط ہوگی، وہی اپنے موقف کو مؤثر انداز میں دنیا کے سامنے رکھ سکے گی۔ مدارس صرف عمارتوں کا نام نہیں بلکہ ایک علمی روایت، ایک دینی ورثہ اور ایک فکری امانت ہیں۔ اگر ان اداروں کو مضبوط رکھنا ہے تو صرف دعاؤں پر اکتفا نہیں کیا جا سکتا بلکہ عملی اقدامات بھی ضروری ہیں۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہم خود احتسابی کریں، اپنی کمزوریوں کو دور کریں، اتحاد کو فروغ دیں اور ہر ایسے اقدام سے بچیں جو ہمارے اداروں کو مزید کمزور کرے۔ اترا کھنڈ کے حالات یقیناً باعثِ تشویش ہیں، لیکن انہیں صرف ماتم کا موضوع بنانے کے بجائے سبق کا ذریعہ بنانا زیادہ ضروری ہے۔ اگر ہم نے آج بھی اپنی ذمہ داری محسوس نہ کی، اگر ہم نے آج بھی اپنی ترجیحات درست نہ کیں اور اگر ہم نے آج بھی اجتماعی شعور بیدار نہ کیا تو خدشہ ہے کہ کل تاریخ ہمیں غفلت کی مثال کے طور پر یاد کرے گی۔ آیئے عہد کریں کہ مدارس پر تنقید برائے تنقید کے بجائے اصلاح اور استحکام کی بات کریں گے، اختلاف کے بجائے اتحاد کو فروغ دیں گے، جذباتی نعروں کے بجائے علمی اور قانونی تیاری کریں گے، اور اپنی آنے والی نسلوں کے لیے دینی تعلیم کے ان چراغوں کو ہر ممکن طریقے سے محفوظ رکھنے کی کوشش کریں گے۔ یہی وقت کا تقاضا ہے، یہی دانش مندی ہے اور یہی ہماری اجتماعی ذمہ داری بھی۔

روزنامہ "ممبئی رابطہ" میں شائع ہونے والے مضامین و مراسلات میں پیش کردہ آراء مضمون نگاروں اور مراسلہ نگاروں کی ذاتی رائے ہے۔ ان سے ادارے کا اتفاق ضروری نہیں

مراسلات واعلانات

بیوہ اور مطلقہ سے نکاح کی ترغیب

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمتجاھد فی سبیل اللہ۔ ترجمہ: بیوہ اور مسکین کی کفالت کرنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ بخاری۔ اسلام ایک ایسا دین ہے جو معاشرے کے کمزور طبقات کا خاص خیال رکھتا ہے۔ بیوہ اور مطلقہ خواتین کا نکاح اسی رحمت کا ایک حصہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ میں ہمیں یہی درس ملتا ہے۔ آپ ﷺ کی اکثر ازواج مطہرات بیوہ یا مطلقہ تھیں۔ آپ ﷺ نے نکاح کر کے نہ صرف ان کی کفالت کی بلکہ معاشرے کو یہ پیغام دیا کہ عورت کی عزت اس کے ماضی سے نہیں بلکہ اس کے کردار اور تقویٰ سے ہے۔ جب ایک مرد بیوہ یا مطلقہ سے نکاح کرتا ہے تو وہ درحقیقت ایک گھر بسانے کے ساتھ ایک دل کا سہارا بنتا ہے، ایک خاندان کو ٹوٹنے سے بچاتا ہے، اور اللہ کی رضا کا بڑا ذریعہ بن جاتا ہے۔ آج ہمارے معاشرے میں بیوہ اور مطلقہ خواتین کو اکثر حقارت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ حالانکہ یہ سوچ سراسر غیر اسلامی ہے۔ ایک بیوہ یا مطلقہ عورت تجربہ کار، ذمہ دار اور گھر سنبھالنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ ان سے نکاح کرنا خالصتاً اجر، ہمدردی اور سنت کو زندہ کرنے کا کام ہے۔ ایسے نکاح سے معاشرے میں فحاشی کم ہوتی ہے، یتیم بچوں کو باپ کا سایہ ملتا ہے، اور ایک بہن کو عزت کے ساتھ زندگی ملتی ہے۔ آؤ! ہم اپنی ایسی بہنوں کے دست و بازو بن کر ان کے

ایک عہد ساز شخصیت، ایک زندہ روایت: تاریخ گواہ ہے کہ بعض شخصیات اپنے زمانے تک محدود نہیں رہتیں بلکہ وہ اپنے افکار، کردار اور خدمات کے ذریعے آنے والی نسلوں کی تقدیر سنوارنے کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ وہ جسمانی اعتبار سے دنیا سے رخصت ہو جاتی ہیں، لیکن ان کی فکر، ان کا فیض، ان کی قائم کردہ روایت اور ان کے چھوڑے ہوئے آثار صدیوں تک زندہ رہتے ہیں۔ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ بھی انہی نابغہ روزگار شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی کو دین اسلام کی سربلندی، اصلاحِ امت، اشاعتِ علم اور عشقِ رسول ﷺ کے فروغ کے لیے وقف کر دیا۔ آپ کی زندگی کا مطالعہ یہ احساس دلاتا ہے کہ اخلاص جب علم سے ہم آہنگ ہو جائے، عبادت جب خدمتِ خلق سے جڑ جائے۔

شعیب الاولیا: وہ مردِ درویش جس نے اندھیروں میں علم و عرفان کے چراغ جلائے

محمد شمیم احمد نوری مصباحی

تاریخِ اسلام کا ہر دور ان نفوسِ قدسیہ کی یادوں سے منور ہے جنہوں نے اپنے اخلاص، تقویٰ، علم، عمل اور دعوت و اصلاح کے ذریعے امتِ مسلمہ کی فکری و روحانی رہنمائی کا عظیم فریضہ انجام دیا۔ یہ وہ مبارک ہستیاں ہیں جنہوں نے نہ اقتدار کی چکاچوند کو اپنی منزل بنایا اور نہ دنیا کی رنگینیوں کو اپنی زندگی کا مقصد؛ بلکہ رضائے الٰہی، اتباعِ رسولِ اکرم ﷺ اور بندگانِ خدا کی اصلاح کو اپنا نصب العین قرار دیا۔ ایسے ہی مردانِ حق کے دم قدم سے ویران بستیاں علم و حکمت کے مراکز میں تبدیل ہوئیں، ایمان کی روشنی عام ہوئی، اخلاق و کردار کی خوشبو پھیلی اور انسانیت کو ہدایت کا راستہ ملا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی خطے پر اپنا خصوصی فضل فرمانا چاہتا ہے تو وہاں ایسے رجالِ کاملین کو مبعوث فرماتا ہے جو اپنی شب بیداری، عبادت، اخلاص، حسنِ کردار اور بے لوث خدمات سے زمانے کی تقدیر بدل دیتے ہیں۔ ان کی زندگی صرف ان کی اپنی ذات تک محدود نہیں رہتی بلکہ نسلوں کی رہنمائی کا سرچشمہ بن جاتی ہے۔ ان کے افکار، ان کے آثار اور ان کی قائم کردہ علمی و روحانی روایتیں صدیوں تک معاشروں کو زندگی عطا کرتی رہتی ہیں۔ ہندوستان کی سرزمین بھی ایسے بے شمار اولیائے کاملین، علماء ربانیین اور محسنینِ امت کی آمد سے ہمیشہ فیض یاب رہی ہے۔ انہی مقدس ہستیوں نے اس ملک کے طول و عرض میں ایمان و یقین کی شمعیں روشن کیں، مساجد و مدارس آباد کیے، خانقاہوں کو اصلاحِ باطن کا مرکز بنایا اور قرآن و سنت کی تعلیمات کو عام کیا۔ یہی وہ عظیم خدمات ہیں جن کی بدولت برصغیر میں اسلام کی علمی، روحانی اور تہذیبی روایت آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ زندہ ہے۔ ریاست اتر پردیش کا ضلع سدھارتھ نگر بھی انہی خوش نصیب علاقوں میں شمار ہوتا ہے جہاں علم و عرفان کی یہ مبارک روایت پروان چڑھی۔ اس خطۂ ارضی کی فضیلت صرف اس کی جغرافیائی حیثیت نہیں بلکہ اس کی اصل شناخت وہ مردانِ خدا ہیں جنہوں نے اپنی زندگیاں دینِ اسلام کی سربلندی، عشقِ رسول ﷺ کے فروغ اور اصلاحِ امت کے لیے وقف کر دیں۔ انہی آسمانِ ولایت کے روشن ستاروں میں ایک درخشاں اور تابندہ نام حضرت سیدنا شاہ محمد یار علی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے، جو دنیا بھر میں حضور شعیب الاولیاءؒ کے نام سے معروف ہیں۔

آپ کی ذات صرف ایک فرد کا نام نہیں بلکہ ایک عہد، ایک فکر، ایک تحریک اور ایک روشن روایت کا عنوان ہے۔ آپ کا ذکر آتے ہی دلوں میں محبت و عقیدت کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، نگاہوں کے سامنے زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت، علم و عرفان، اخلاق و محبت اور اخلاص و للّٰہیت کا ایک حسین مرقع ابھر آتا ہے۔ آپ ان خوش نصیب بندگانِ خدا میں تھے جن کی پوری زندگی دینِ متین کی خدمت، سنتِ نبوی ﷺ کی اشاعت اور مخلوقِ خدا کی اصلاح میں گزری۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو وہ باطنی نور عطا فرمایا تھا جس کی روشنی میں بھٹکے ہوئے لوگوں کو منزلِ ملتی، پژمردہ دلوں کو حیاتِ تازہ نصیب ہوتی اور علم کے پیاسے سیراب ہو جاتے۔ آپ کی صحبت میں بیٹھنے والا صرف ظاہری سکون ہی محسوس نہیں کرتا تھا بلکہ اس کے دل میں ایمان کی حرارت، محبتِ رسول ﷺ کی شیرینی اور عملِ صالح کا جذبہ بھی پیدا ہو جاتا تھا۔ یہی کسی کامل ولی کی حقیقی پہچان ہے کہ اس کی مجلس انسان کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے قریب اور دنیا کی غفلت سے دور کر دے۔ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی پوری زندگی اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ جب بندہ اپنے رب پر کامل اعتماد کرتا ہے تو محدود وسائل بھی غیر معمولی نتائج پیدا کر دیتے ہیں۔ آپ نے نہ کبھی وسائل کی کمی کو عذر بنایا اور نہ نامساعد حالات کو رکاوٹ سمجھا، بلکہ ہر مشکل کو دعوتِ دین کا ایک نیا مرحلہ تصور کیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر باب عزم و استقلال، توکل علی اللہ اور اخلاصِ نیت کا ایک روشن سبق پیش کرتا ہے۔ آپ کی عظمت کا ایک اہم پہلو یہ بھی ہے کہ آپ نے اپنی ذات کی تعمیر کے ساتھ ساتھ معاشرے کی تعمیر کو بھی اپنی ذمہ داری سمجھا۔ آپ نے صرف وعظ و نصیحت پر اکتفا نہیں کیا بلکہ ایسے ادارے، ایسے افراد اور ایسی فکری و روحانی روایت قائم کی جس کے اثرات آج بھی پوری آب و تاب کے ساتھ محسوس کیے جا رہے ہیں۔ یہی وہ امتیاز ہے جو کسی شخصیت کو صرف ایک بزرگ نہیں بلکہ ایک عہد ساز رہنما بنا دیتا ہے۔ اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ تاریخ انہی لوگوں کو ہمیشہ یاد رکھتی ہے جو اپنی ذات سے بڑھ کر قوم کے لیے جیتے ہیں، جو اپنی آسائشوں سے زیادہ امت کی فلاح و بہبود کو اہمیت دیتے ہیں، اور جو دنیا میں رہ کر بھی دنیا کے اسیر نہیں بنتے۔ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ انہی نفوسِ قدسیہ میں سے تھے جنہوں نے اپنے کردار، اپنے عمل اور اپنی روحانی عظمت سے یہ ثابت کر دیا کہ اخلاص کے ساتھ کیا جانے والا کام کبھی ضائع نہیں ہوتا بلکہ زمانہ گزرنے کے ساتھ اس کی روشنی اور زیادہ پھیلتی جاتی ہے۔

عبادت و ریاضت کا آفتاب اور علم و عرفان کا معمار: حضور شعیب الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا سب سے تابندہ پہلو یہ تھا کہ آپ نے اپنی پوری زندگی کو شریعتِ مطہرہ کی عملی تفسیر بنا دیا تھا۔ آپ کے نزدیک ولایت کا معیار کرامات نہیں بلکہ اطاعتِ الٰہی، اتباعِ سنتِ نبوی ﷺ اور بندگی کا استقامت آمیز سفر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ عبادت، ذکرِ الٰہی، مجاہدۂ نفس اور خدمتِ دین سے عبارت تھا۔ آپ نے لوگوں کو صرف وعظ و نصیحت کے ذریعے نہیں، بلکہ اپنے کردار، عمل اور طرزِ زندگی سے دین کی دعوت دی، اور یہی وہ اسلوب ہے جو انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے کاملین کا امتیازی وصف رہا ہے۔ اہلِ معرفت اس حقیقت پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے جن بندوں کو خصوصی قرب عطا فرماتا ہے، ان کی زندگی عام انسانوں سے مختلف ہوتی ہے۔ ان کی شبیں اشکِ ندامت سے روشن ہوتی ہیں، ان کے دن خدمتِ خلق میں بسر ہوتے ہیں، ان کے دل ذکرِ الٰہی سے آباد رہتے ہیں اور ان کی زبان ہر حال میں حمد و ثنائے ربانی سے تر رہتی ہے۔ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ بھی انہی مقرب بندگانِ خدا میں سے تھے جن کے شب و روز عبادت، ریاضت اور اطاعتِ الٰہی کے حسین امتزاج کا آئینہ تھے۔ آپ کی عبادت گزاری کا تذکرہ آج بھی اہلِ علم و تقویٰ بڑی عقیدت سے کرتے ہیں۔ مستند روایات اور اکابر کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مسلسل تقریباً چالیس برس تک تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ پنج وقتہ نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کی۔ یہ معمولی بات نہیں؛ بلکہ یہ اس شخص کا مقام ہے جس نے اپنی خواہشات کو شریعت کے تابع کر دیا ہو، جس کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے وقف ہو اور جس کے قدم کبھی

فرائض و واجبات کی راہ سے نہ ڈگمگائے ہوں۔ درحقیقت تکبیرِ اُولیٰ کی اس طویل پابندی کے پیچھے صرف وقت کی پابندی نہیں بلکہ ایک زندہ دل، بیدار روح اور کامل یقین کی پوری داستان پوشیدہ ہے۔ جو شخص دہائیوں تک اس اہتمام کو برقرار رکھے، وہ یقیناً اپنے رب سے غیر معمولی تعلق رکھتا ہے۔ یہی تعلق بندے کو ولایت کی منزلوں تک پہنچاتا اور اس کے ظاہر و باطن دونوں کو نورِ ایمان سے منور کر دیتا ہے۔ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی زندگی زہد و قناعت کی ایسی تصویر تھی جس میں تصنع کا شائبہ تک نہ تھا۔ دنیا آپ کے قدموں میں آتی تو آپ اسے دین کی خدمت کا ذریعہ بناتے، اور اگر دنیاوی وسائل کم ہوتے تو بھی آپ کا اعتماد صرف اللہ تعالیٰ کی ذات پر رہتا۔ آپ نے کبھی مادی اسباب کو اپنی کامیابی کا اصل سرمایہ نہیں سمجھا، بلکہ توکل علی اللہ کو اپنی قوت اور اخلاص کو اپنی متاع قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے محدود وسائل میں بھی ایسی برکت عطا فرمائی جس کے آثار آج تک نمایاں ہیں۔

آپ کا باطن تصوف و معرفت کے انوار سے منور تھا، مگر اس روحانیت کی بنیاد محض وجد و حال یا رسمی خانقاہی مشاغل پر نہیں تھی، بلکہ قرآن و سنت کی مضبوط تعلیمات پر قائم تھی۔ آپ کی خانقاہ میں ذکر بھی تھا، فکر بھی؛ شریعت بھی تھی، طریقت بھی؛ علم بھی تھا، عمل بھی؛ محبت بھی تھی اور اصلاحِ نفس کا حقیقی ذوق بھی۔ یہی اعتدال آپ کی روحانی قیادت کا سب سے روشن امتیاز تھا۔ وقت کے جلیل القدر علماء، مشائخ اور اہلِ سلوک آپ کی روحانی عظمت کے معترف تھے۔ آپ کے دامنِ ارادت سے وابستہ ہونے والے صرف عوام ہی نہیں بلکہ علم و فضل کے تاج دار بھی تھے۔ آپ نے اپنے مریدین کو دنیا سے بے تعلق نہیں، بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق زندگی گزارنے کا درس دیا۔ آپ کی نگاہ میں حقیقی تصوف وہ تھا جو انسان کو عبادت گزار، بااخلاق، دیانت دار، خدمت گزار اور عاشقِ رسول ﷺ بنا دے۔ اگر حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی زندگی کے سب سے عظیم کارنامے کا تذکرہ کیا جائے تو بلا تردد یہ کہا جا سکتا ہے کہ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کا قیام آپ کی دور اندیشی، دینی حمیت اور غیر معمولی بصیرت کا زندہ شاہکار ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب اس علاقے میں نہ علمی مراکز تھے، نہ مناسب ذرائع، نہ آمد و رفت کی سہولتیں، نہ مالی وسائل کی فراوانی۔ بظاہر ہر چیز اس بات کا تقاضا کرتی تھی کہ یہاں ایسا عظیم ادارہ قائم نہ ہو سکے، لیکن مردانِ خدا وسائل کے محتاج نہیں ہوتے؛ وہ اپنے یقین، اخلاص اور توکل سے تاریخ کا رخ موڑ دیتے ہیں۔ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ نے اسی ویران خطے کو علم و عرفان کی ایسی سرزمین میں تبدیل کیا جہاں قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں گونجنے لگیں۔ جس علاقے میں کبھی دینی تعلیم کا چراغ مدھم تھا، وہاں قرآن و حدیث، فقہ، تفسیر، عقائد، تصوف اور علومِ نبوت کی بہاریں نمودار ہوئیں۔ یہ صرف ایک مدرسے کی بنیاد نہیں تھی، بلکہ ایک ایسی علمی و روحانی تحریک کا آغاز تھا جس نے آنے والی نسلوں کی فکری اور دینی سمت متعین کر دی۔

آپ نے اس ادارے کی بنیاد رکھتے وقت صرف ایک عمارت تعمیر نہیں کی، بلکہ ایک ایسا گلستان آباد کیا جس کی آبیاری اپنے خونِ جگر سے کی۔ اس گلستان کے ہر پودے میں اخلاص کی خوشبو، سنت کی بہار اور علمِ نبوت کی روشنی شامل تھی۔ یہی وجہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ اس ادارے کی شاخیں پھیلتی گئیں، اس کے فیض کا دائرہ کار وسیع ہوتا گیا اور یہاں سے ایسے علماء، خطباء، مبلغین، مصنفین اور اہلِ قلم پیدا ہوئے جنہوں نے ہندوستان ہی نہیں بلکہ بیرونِ ملک بھی مسلکِ حق اہلِ سنت و جماعت المعروف فی زمانناً "مسلکِ اعلیٰ حضرت" اور تعلیماتِ اسلام کی خدمت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ یہ حقیقت کسی تعارف کی محتاج نہیں کہ مضبوط ادارے محض سرمایہ سے نہیں بنتے، بلکہ اخلاص، قربانی، استقلال اور مسلسل محنت سے وجود میں آتے ہیں۔ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف بھی اسی حقیقت کی روشن مثال ہے۔ اس ادارے کی بنیادوں میں حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی شب بیداریاں، دعائیں، آنسو، مجاہدے، قربانیاں اور دینِ اسلام کے لیے بے لوث محبت شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ادارہ آج بھی علم و عرفان کی

> آپ نے صرف عقائد کی اصلاح پر زور نہیں دیا بلکہ کردار سازی کو بھی اپنی دعوت کا بنیادی حصہ بنایا۔ آپ صرف فرماتے نہیں تھے بلکہ کر کے دکھاتے تھے کہ ایک مسلمان کی حقیقی شناخت اس کی عبادت کے ساتھ اس کے اخلاق، معاملات، امانت، دیانت اور حسنِ سلوک میں بھی ظاہر ہونی چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی صحبت میں رہنے والے افراد نہ صرف دینی شعور سے آراستہ ہوتے بلکہ ان کی عملی زندگی میں بھی نمایاں تبدیلی آتی تھی۔ تصوف و طریقت کے میدان میں بھی آپ کا منہج نہایت متوازن تھا۔ آپ نے کبھی شریعت سے ہٹ کر روحانیت کا تصور پیش نہیں کیا اور نہ ہی ظاہر کو چھوڑ کر محض باطن پر زور دیا۔ آپ کے نزدیک شریعت اور طریقت ایک ہی حقیقت کے دو لازم و ملزوم پہلو تھے۔ شریعت کے بغیر طریقت ادھوری ہے اور طریقت کے بغیر شریعت کی روح باقی نہیں رہتی۔ اسی لیے آپ نے اپنے مریدین اور متعلقین کی تربیت قرآن و سنت کی روشنی میں فرمائی اور انہیں تزکیۂ نفس، اخلاص، تواضع، صبر، شکر اور محبتِ رسول ﷺ کی دولت سے مالا مال کیا۔ حضور شعیب الاولیاء کی مجلس علم و معرفت کا ایسا گلستان تھی جہاں علماء بھی حاضر ہوتے، طلبہ بھی، عوام بھی اور خواص بھی۔ ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق آپ سے فیض حاصل کرتا۔ آپ کی گفتگو میں علم کی گہرائی بھی ہوتی، حکمت کی چاشنی بھی، محبت کی حرارت بھی اور اصلاح کا درد بھی۔ آپ کی زبان سے نکلنے والے الفاظ صرف کانوں تک نہیں پہنچتے تھے بلکہ دلوں میں اتر جاتے تھے اور زندگی کا رخ بدل دیتے تھے۔

دعوت و اصلاح کی ایک ہمہ گیر تحریک اور حسنِ اخلاق کا درخشاں نمونہ: حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی حیاتِ طیبہ کا مطالعہ یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح آشکار کر دیتا ہے کہ آپ محض ایک صاحبِ کرامت بزرگ یا صاحبِ سجادہ و شیخِ طریقت ہی نہیں تھے، بلکہ ایک ہمہ جہت مصلح، دور اندیش داعی، بے مثال مربی، صاحبِ بصیرت رہنما اور ملتِ اسلامیہ کے حقیقی خیر خواہ تھے۔ آپ نے اپنی زندگی کے ہر لمحے کو امت کی دینی، اخلاقی اور روحانی تعمیر کے لیے وقف کر رکھا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی شخصیت کے جس پہلو پر بھی نگاہ ڈالی جائے، وہاں اخلاص، للّٰہیت، حکمت اور خدمتِ دین کی دل آویز جھلک نمایاں دکھائی دیتی ہے۔ اس وقت اس پورے علاقے کے دینی حالات نہایت تشویش ناک تھے۔ جہالت اپنی جڑیں مضبوط کر چکی تھی، بدعات و رسومات عام تھیں، صحیح دینی تعلیم ناپید تھی، اور باطل نظریات آہستہ آہستہ لوگوں کے اذہان پر اثر انداز ہو رہے تھے۔ ایسے نازک دور میں ایک ایسے مردِ خدا کی ضرورت تھی جو صرف وعظ کرنے والا نہ ہو بلکہ اپنی سیرت، اپنے کردار اور اپنی عملی جدوجہد سے معاشرے کی تقدیر بدلنے کی صلاحیت رکھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اس عظیم ذمہ داری کے لیے حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کا انتخاب فرمایا۔ آپ نے دعوت و اصلاح کا ایسا معتدل اور مؤثر طریقہ اختیار کیا جس میں سختی سے زیادہ محبت، نفرت سے زیادہ خیر خواہی، اور الزام سے زیادہ اصلاح کا جذبہ نمایاں تھا۔ آپ لوگوں کو دین سے خوف زدہ نہیں کرتے تھے بلکہ دین کی خوبصورتی، رحمت اور آسانی سے روشناس کراتے تھے۔ آپ کا انداز تبلیغ دلوں کو فتح کرنے والا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ جو ایک بار آپ کی مجلس میں بیٹھ جاتا، وہ آپ کے حسنِ اخلاق، خلوص اور روحانی کشش سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہتا۔

آپ نے صرف عقائد کی اصلاح پر زور نہیں دیا بلکہ کردار سازی کو بھی اپنی دعوت کا بنیادی حصہ بنایا۔ آپ صرف فرماتے نہیں تھے بلکہ کر کے دکھاتے تھے کہ ایک مسلمان کی حقیقی شناخت اس کی عبادت کے ساتھ اس کے اخلاق، معاملات، امانت، دیانت اور حسنِ سلوک میں بھی ظاہر ہونی چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کی صحبت میں رہنے والے افراد نہ صرف دینی شعور سے آراستہ ہوتے بلکہ ان کی عملی زندگی میں بھی نمایاں تبدیلی آتی تھی۔ تصوف و طریقت کے میدان میں آپ کا منہج نہایت متوازن تھا۔ آپ نے کبھی شریعت سے ہٹ کر روحانیت کا تصور پیش نہیں کیا اور نہ ہی ظاہر کو چھوڑ کر محض باطن پر زور دیا۔ آپ کے نزدیک شریعت اور طریقت ایک ہی حقیقت کے دو لازم و ملزوم پہلو تھے۔ شریعت کے بغیر طریقت ادھوری ہے اور طریقت کے بغیر شریعت کی روح باقی نہیں رہتی۔ اسی لیے آپ نے اپنے مریدین اور متعلقین کی تربیت قرآن و سنت کی روشنی میں فرمائی اور انہیں تزکیۂ نفس، اخلاص، تواضع، صبر، شکر اور محبتِ رسول ﷺ کی دولت سے مالا مال کیا۔ حضور شعیب الاولیاء کی مجلس علم و معرفت کا ایسا گلستان تھی جہاں علماء بھی حاضر ہوتے، طلبہ بھی، عوام بھی اور خواص بھی۔ ہر شخص اپنی استعداد کے مطابق آپ سے فیض حاصل کرتا۔ آپ کی گفتگو میں علم کی گہرائی بھی ہوتی، حکمت کی چاشنی بھی، محبت کی حرارت بھی اور اصلاح کا درد بھی۔ آپ کی زبان سے نکلنے والے الفاظ صرف کانوں تک نہیں پہنچتے تھے بلکہ دلوں میں اتر جاتے تھے اور زندگی کا رخ بدل دیتے تھے۔

آپ کی مہمان نوازی بھی ضرب المثل تھی۔ آپ کے دروازے پر آنے والا کبھی خود کو اجنبی محسوس نہیں کرتا تھا۔ غریب ہو یا امیر، عالم ہو یا عام آدمی، ہر ایک کے ساتھ آپ کا برتاؤ یکساں شفقت اور محبت پر مبنی ہوتا۔ آپ کی خانقاہ میں آنے والوں کو صرف کھانا ہی نہیں ملتا تھا بلکہ محبت، عزت، دعا اور روحانی سکون بھی نصیب ہوتا تھا۔ یہی وہ اوصاف ہیں جنہوں نے آپ کی شخصیت کو عوام کے دلوں میں ہمیشہ کے لیے زندہ کر دیا۔ آپ مسلکِ اعلیٰ حضرت کے نہایت مخلص ترجمان اور محافظ تھے۔ تاہم آپ کی دعوت کا انداز حکمت، اعتدال اور علمی استدلال پر قائم تھا۔ آپ نے عقائدِ اہل سنت کو مضبوط دلائل کے ساتھ عام کیا، مگر کبھی اختلاف کو ذاتی دشمنی میں تبدیل نہیں ہونے دیا۔ آپ کا مقصد ہمیشہ حق کی اشاعت، سنت کی سربلندی اور امت کے ایمان کی حفاظت رہا۔ اسی لیے آپ کے علمی و روحانی فیضان نے ایک ایسی جماعت تیار کی جو علم، عمل، اخلاص اور محبتِ رسول ﷺ کی امین بن گئی۔ حضور شعیب الاولیاء کی دور اندیشی کا ایک عظیم پہلو یہ بھی تھا کہ آپ نے یہ حقیقت بہت پہلے محسوس کر لی تھی کہ اگر نئی نسل کو دین سے مضبوطی کے ساتھ وابستہ رکھنا ہے تو مضبوط علمی ادارے، صالح اساتذہ اور پاکیزہ تربیت ناگزیر ہے۔ چنانچہ آپ نے افراد سازی اور ادارہ سازی دونوں محاذوں پر یکساں توجہ دی۔ یہی بصیرت آج آپ کی قائم کردہ روایت کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی شخصیت کی عظمت کا معیار صرف اس کے زمانے کے لوگ نہیں ہوتے بلکہ اس کے چھوڑے ہوئے اثرات ہوتے ہیں۔ حضور شعیب الاولیاء کی زندگی کا سب سے بڑا تعارف یہی ہے کہ آپ کے بعد بھی آپ کا قائم کردہ چراغ بجھا نہیں بلکہ مزید روشن ہوتا گیا۔ آپ کی تربیت یافتہ شخصیات، آپ کے قائم کردہ ادارے، آپ کی علمی و روحانی روایت اور آپ کے اخلاص کی خوشبو آج بھی دور دور تک محسوس کی جا سکتی ہے۔ یہی وہ سرمایہ ہے جو کسی مردِ خدا کو زمان و مکان کی حدود سے بلند کر دیتا ہے اور اسے رہتی دنیا تک زندہ رکھتا ہے۔

ایک عہد ساز شخصیت، ایک زندہ روایت: تاریخ گواہ ہے کہ بعض شخصیات اپنے زمانے تک محدود نہیں رہتیں بلکہ وہ اپنے افکار، کردار اور خدمات کے ذریعے آنے والی نسلوں کی تقدیر سنوارنے کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ وہ جسمانی اعتبار سے دنیا سے رخصت ہو جاتی ہیں، لیکن ان کی فکر، ان کا فیض، ان کی قائم کردہ روایت اور ان کے چھوڑے ہوئے آثار صدیوں تک زندہ رہتے ہیں۔ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ بھی انہی نابغۂ روزگار شخصیات میں سے ہیں جنہوں نے اپنی پوری زندگی کو دینِ اسلام کی سربلندی، اصلاحِ امت، اشاعتِ علم اور عشقِ رسول ﷺ کے فروغ کے لیے وقف کر دیا۔ آپ کی زندگی کا مطالعہ یہ احساس دلاتا ہے کہ اخلاص جب علم سے ہم آہنگ ہو جائے، عبادت جب خدمتِ خلق سے جڑ جائے، اور روحانیت جب شریعتِ مطہرہ کے تابع ہو جائے تو ایک ایسی شخصیت وجود میں آتی ہے جو اپنے عہد کی رہبر اور آنے والے زمانوں کی مشعلِ راہ بن جاتی ہے۔ حضور شعیب الاولیاء کی ذاتِ گرامی اسی حقیقت کا روشن مظہر تھی۔ آپ کی خدمات کا دائرہ فقط ایک خانقاہ، ایک مدرسہ یا ایک مخصوص علاقے تک محدود نہیں تھا بلکہ آپ نے ایک ایسی علمی و روحانی روایت کی بنیاد رکھی جس کے اثرات آج بھی دور دور تک محسوس کیے جا رہے ہیں۔ آپ کے قائم کردہ ادارے، آپ کی تربیت یافتہ شخصیات، آپ کے علمی نقوش اور آپ کی روحانی نسبتیں اس بات کی زندہ شہادت ہیں کہ مخلص افراد دنیا سے رخصت ہو کر بھی اپنی قوم کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں۔ دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف آپ کے اخلاص، عزم اور بصیرت کی وہ روشن یادگار ہے جس نے ہزاروں تشنگانِ علومِ نبویہ کو سیراب کیا۔ اس ادارے سے وابستہ علماء، ائمہ، خطباء، مدرسین، مبلغین اور مصنفین آج بھی ملک و بیرونِ ملک دینِ اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ کسی بزرگ کی سب سے بڑی کرامت یہی ہوتی ہے کہ وہ اپنے بعد بھی خیر کا ایسا سلسلہ قائم کر جائے جو زمانے کے ساتھ کمزور ہونے کے بجائے مزید مضبوط ہوتا چلا جائے۔ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کی شخصیت میں علم و عمل، زہد و تقویٰ، محبت و شفقت، جرأت و استقامت، تواضع و انکساری، حکمت و بصیرت اور دعوت و اصلاح کے جو حسین رنگ جمع تھے، ان کا اجتماع کم ہی دیکھنے کو ملتا ہے۔ آپ کی مجلس میں علم کی وقعت بھی تھی، ذکر کی لذت بھی، اخلاق کی خوشبو بھی اور تربیت کی تاثیر بھی۔ یہی وہ اوصاف ہیں جنہوں نے آپ کو عوام و خواص سب کے دلوں میں محبوب بنا دیا۔ آپ نے ثابت کر دیا کہ ایک مردِ مومن اگر اخلاص، استقامت اور توکل کے ساتھ میدانِ عمل میں اتر جائے تو وسائل کی کمی اس کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی۔ وہ بنجر زمینوں کو گلزار بنا سکتا ہے، ویران دلوں میں ایمان کی شمع روشن کر سکتا ہے اور جہالت کے اندھیروں میں علم و عرفان کے چراغ جلا سکتا ہے۔ یہی وہ عظیم کارنامہ ہے جسے حضور شعیب الاولیاء نے اپنے عہد میں انجام دیا، اور یہی وجہ ہے کہ آج بھی آپ کا نام عقیدت، احترام اور محبت کے ساتھ لیا جاتا ہے۔

آج جب امتِ مسلمہ فکری انتشار، اخلاقی زوال اور دینی کمزوری جیسے چیلنجز سے دوچار ہے، تو حضور شعیب الاولیاء کی حیاتِ طیبہ ہمارے لیے ایک واضح پیغام رکھتی ہے کہ معاشروں کی اصلاح محض نعروں سے نہیں بلکہ علم، اخلاص، تربیت، کردار اور مسلسل محنت سے ہوتی ہے۔ اگر ہم اپنے اکابر کی اسی راہ کو اختیار کریں، مدارس کو علم و عمل کے مراکز بنائیں، نئی نسل کے دلوں میں محبتِ رسول ﷺ، اتباعِ سنت اور خدمتِ دین کا جذبہ پیدا کریں تو یقیناً امت کے مستقبل کو مزید روشن بنایا جا سکتا ہے۔ یہ کہنا بجا ہوگا کہ حضور شعیب الاولیاء صرف ایک بزرگ کا نام نہیں بلکہ ایک فکر، ایک تحریک، ایک علمی روایت اور ایک روحانی مدرسہ کا عنوان ہیں۔ آپ کی حیات ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ انسان کی اصل عظمت اس کے منصب، شہرت یا دولت میں نہیں بلکہ اس خیر میں ہے جو وہ اپنے بعد دنیا کے لیے چھوڑ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور شعیب الاولیاء علیہ الرحمہ کے درجات کو مزید بلند فرمائے، ان کے فیوض و برکات کو تا قیامت جاری رکھے، دار العلوم فیض الرسول براؤں شریف کو علم و عمل کا تابندہ مرکز بنائے رکھے، اور ہمیں بھی ان کے اخلاص، تقویٰ، حسنِ اخلاق، عشقِ رسول ﷺ اور خدمتِ دین کے جذبے سے حصہ عطا فرمائے۔

غزلہ

یہ مشکل زندگی کٹتی کہاں ہے کاٹ دی میں نے
بڑی مشکل سے کاٹی ہے ترے بن زندگی میں نے

مری پرواز کو مت روکنا تقدیر کہہ کہہ کر
چھڑائی ہے بڑی مشکل سے ساری بے بسی میں نے

سناتی تھی ہمیشہ داستانِ درد جو دھڑکن
سکھایا ہے اسی دھڑکن کو راگِ خوش دلی میں نے

نہیں دل توڑنے کی خو بُی مجھ میں اے مرے ہمدم
بڑی محنت سے سیکھی ہے زبانِ دل دہی میں نے

حقیقت جس کو سمجھا تھا گماں تھا وہم تھا میرا
سرابوں کے نگر میں دیکھی بس آزردگی میں نے

جھکایا ہی نہیں سر میں جز در کے ترے مولا
میں بندہ ہوں ترا کی ہے تری ہی بندگی میں نے

عبدالحلیم اطہر

بیتے لمحے

صبغت اللہ ابن محمد ممتاز علی (سھرول، مدھوبنی)

انسان کی زندگی ایک مسلسل سفر کا نام ہے اور اس سفر کی سب سے خوبصورت منزل تعلیم ہے۔ تعلیم وہ روشنی ہے جو انسان کو جہالت کی تاریکیوں سے نکال کر علم، اخلاق اور کامیابی کی شاہراہ پر گامزن کرتی ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ تعلیم وہ دولت ہے جسے نہ چور چرا سکتا ہے اور نہ وقت پرانا کر سکتا ہے۔ میری زندگی کا تعلیمی سفر بھی عام نہیں رہا۔ اس میں کبھی خوشی ملی، کبھی آزمائش آئی؛ کبھی کھانے میں کیڑا ملا، کبھی بستر پر کھٹملوں نے ایسا استقبال کیا کہ لگا شاید میں کوئی خاص مہمان ہوں، اور کبھی ایسا گوشت دیکھا جسے دیکھ کر محسوس ہوا کہ وہ بھی اپنی عمر کا جشن منا رہا ہے۔ لیکن ان تمام مشکلات کے باوجود اللہ تعالیٰ نے کبھی ہمت نہیں ٹوٹنے دی۔ میرا نام صبغت اللہ ابن محمد ممتاز علی ہے۔ میرا تعلق ضلع مدھوبنی کے ایک خوبصورت گاؤں سہرول سے ہے۔ میرے تعلیمی سفر کا آغاز پانچ سال کی عمر میں گاؤں کے مکتب سے ہوا۔ صبح سویرے بستہ اٹھا کر مکتب جانا، دوستوں کے ساتھ راستے میں کھیلتے کھیلتے پہنچنا، یہ سب بچپن کی حسین یادیں ہیں۔ وہاں میں نے آٹھ سال کی عمر تک تعلیم حاصل کی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ناظرہ قرآن کریم مکمل کیا۔ پھر اس کے بعد ایک دن میرے والد محترم نے مجھے اپنے پاس بلایا اور فرمایا: "بیٹا! اب تمہیں حافظِ قرآن بننا ہے۔" یہ سنتے ہی دل خوشی سے بھر گیا، ایسا لگا جیسے کسی نے مجھے دنیا کی سب سے بڑی خوشخبری سنا دی ہو۔ چنانچہ میرا داخلہ مدرسہ ہارونیہ اونسی بھنگواں میں کرا دیا گیا۔ پہلے دن مدرسہ پہنچا تو دل میں تھوڑا ڈر بھی تھا اور خوشی بھی؛ نئے دوست، نئے اساتذہ اور نیا ماحول، لیکن چند ہی دنوں میں سب اپنے لگنے لگے۔ میں پوری محنت سے سبق یاد کرتا، اساتذہ

وزیرِاعظم نریندر مودی کی "کیچ دی رین"

مہم کے تحت گجرات میں دو جدید ربڑ ڈیم زیرِ تعمیر

احمد آباد: وزیرِاعظم نریندر مودی کی کیچ دی رین مہم کو مزید مضبوط بنانے کے لیے گجرات حکومت، وزیرِ اعلیٰ بھوپیندر پٹیل کی قیادت میں، ریاست کے دور دراز علاقوں میں آبپاشی اور پانی کی دستیابی بہتر بنانے کے لیے کئی بڑے منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں دو جدید ایئر فلڈ ربڑ ڈیم منصوبوں کی منظوری دی گئی ہے اور ان پر تعمیراتی کام جاری ہے۔ ان میں چھوٹا ادے پور ضلع کی بوڈیلی تحصیل میں دریائے ہیرن پر راج واسنار ربڑ ڈیم اور تاپی ضلع کی دولون تحصیل میں دریائے امبیکا پر پاتھک واڑی ربڑ ڈیم شامل ہیں۔ آبی وسائل و آبرسانی کے وزیر ایشور سنگھ پٹیل کی رہنمائی میں راج واسنار ربڑ ڈیم 97.82 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر کیا جا رہا ہے اور اسے ستمبر 2027 تک مکمل کرنے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔ منصوبہ مکمل ہونے کے بعد 25 دیہات کے کسانوں کو براہِ راست آبپاشی کی سہولت حاصل ہوگی۔ اسی طرح پاتھک واڑی ربڑ ڈیم 13.79 کروڑ روپے کی لاگت سے جاپانی ڈیزائن اور جنوبی کوریا کی ربڑ بلیڈر ٹیکنالوجی کے ذریعے تعمیر کیا جا رہا ہے، جس سے تقریباً 650 ہیکٹر زرعی اراضی کو آبپاشی کے لیے پانی فراہم ہوگا۔ راج واسنا منصوبے کے تحت دریائے ہیرن پر 180 میٹر طویل اور 5.3 میٹر بلند ہوا سے بھرنے والا ربڑ بلیڈر نصب کیا جا رہا ہے۔ اس ٹیکنالوجی کی بدولت موجودہ ویئر (بند) کی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت میں نمایاں اضافہ ہوگا اور تقریباً 5.3 ملین مکعب میٹر پانی ذخیرہ کیا جا سکے گا، جس سے زیرِ زمین پانی کی سطح بلند ہوگی اور آبپاشی و پینے کے پانی کی دستیابی بہتر بنے گی۔ اس منصوبے کا تقریباً 75 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ روایتی بندوں کے برعکس، یہ ربڑ ڈیم جمع شدہ ریت اور گاد کو خارج کر سکتا ہے، جس سے اس کی ذخیرہ کرنے کی صلاحیت برقرار رہتی ہے۔ مون سون کے دوران شدید سیلاب کی صورت میں ربڑ بلیڈر کو خالی کر کے سیلابی پانی کو آزادانہ گزرنے دیا جا سکتا ہے، جس سے قریبی دیہات محفوظ رہتے ہیں۔ منصوبے کے تحت دریا کے بائیں کنارے پر 900 میٹر اور دائیں کنارے پر 500 میٹر طویل حفاظتی دیوار بھی تعمیر کی جا رہی ہے۔ اس منصوبے میں 10 سال تک آپریشن اور دیکھ بھال (او اینڈ ایم) کی سہولت بھی شامل ہے۔ اس سے 25 دیہات کی 420,3 ہیکٹر زرعی اراضی کو آبپاشی میسر آئے گی، جس سے کسان خریف اور ربیع دونوں موسموں کی فصلیں بہتر انداز میں کاشت کر سکیں گے۔ مستقبل میں راج واسنا نہری نظام کو دیہی تالابوں سے بھی جوڑا جائے گا، تاکہ زیرِ زمین پانی کی بہتر بھرپائی ہو اور پینے و آبپاشی کے پانی کی طویل مدتی دستیابی یقینی بنائی جا سکے۔ دوسری جانب تاپی ضلع میں دریائے امبیکا پر تعمیر ہونے والا پاتھک واڑی ربڑ ڈیم تقریباً 90 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ اس منصوبے سے پاتھک واڑی، دھوڈیا واڑ، اونائی، سندھائی اور آس پاس کے دیہات کے کسانوں کو خریف اور گرمیوں کی فصلوں کے لیے وافر آبپاشی کا پانی ملے گا۔ حکام کے مطابق علاقے کی ہموار زمین اور دریا کے کم اونچے کناروں کی وجہ سے روایتی چیک ڈیم یا ویئر کی تعمیر ممکن نہیں تھی۔ مقامی کسان رہنماؤں اور موہن بھائی کوکنی کی نمائندگی کے بعد آبی وسائل کے محکمے نے سروے کر کے جدید ایئر فلڈ ربڑ ڈیم ٹیکنالوجی اپنانے کا فیصلہ کیا۔ یہ ڈیم جاپانی کوڈ 2000 کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جبکہ اس میں استعمال ہونے والا جنوبی کوریا کا خصوصی ربڑ بلیڈر 18 سے 32 ملی میٹر موٹا ہے، جو 50 ڈگری سیلسیس سے زیادہ درجہ حرارت برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اس کی متوقع عمر 30 سال ہے۔

انڈونیشیا کے ساتھ تعاون کے نئے باب کھلیں گے

وزیرِاعظم مودی کے دورے پر انڈونیشیا میں ہندوستانی سفیر سندیپ چکرورتی کا بیان

جکارتہ: وزیرِاعظم نریندر مودی کی جکارتہ آمد سے قبل، انڈونیشیا میں ہندوستان کے سفیر سندیپ چکرورتی نے کہا کہ وزیرِاعظم مودی کا انڈونیشیا کا تین روزہ دورہ دو ملکوں کے درمیان جامع اسٹریٹجک شراکت داری، تعاون کے شعبے میں کلیدی پیغام بھیجے گا۔ میڈیا سے بات کرتے ہوئے چکرورتی نے کہا کہ ہندوستان اور انڈونیشیا تاریخی طور پر مضبوط اور دوستانہ تعلقات کا اشتراک کرتے ہیں اور پی ایم مودی کا انڈونیشیا کا چوتھا دورہ دو طرفہ تعلقات کو مزید مضبوط کرے گا۔ انہوں نے کہا، "ہندوستان اور انڈونیشیا جامع اسٹریٹجک پارٹنر ہیں۔ وزیر اعظم مودی کے اقتدار میں آنے کے بعد سے یہ انڈونیشیا کا چوتھا دورہ ہے۔ ہمارے تعلقات تاریخی طور پر بہت مضبوط، بہت دوستانہ اور دوستانہ رہے ہیں۔ وزیر اعظم مودی کا دورہ ان تعلقات کو مزید مضبوط کرے گا اور بہت سے شعبوں میں تعاون کو فروغ دے گا اور تعاون کے نئے شعبے کھولے گا، چاہے وہ سائنس اور ٹیکنالوجی ہو، سائنس اور ٹیکنالوجی، چاہے وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ہوں۔ انہوں نے مزید کہا کہ "یہ ایک کثیر جہتی رشتہ ہے، اور میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ جغرافیائی سیاسی تناظر میں جہاں دنیا میں بہت زیادہ ہنگامہ آرائی ہے، ہندوستان اور انڈونیشیا کا ایک ساتھ کام کرنا، میرے خیال میں، دنیا کو ایک مضبوط پیغام دیتا ہے۔ سفیر نے کہا کہ دورے کے دوران کئی معاہدوں پر دستخط ہونے کی توقع ہے جن میں صحت، زراعت، فوڈ سیکیورٹی، سائنس، ٹیکنالوجی، خلائی، دواسازی، تعلیم، مینوفیکچرنگ اور اہم معدنیات شامل ہیں۔ انہوں نے کہا، صحت کے شعبے میں، زراعت میں، غذائی تحفظ میں، سائنس اور ٹیکنالوجی میں، خلائی، دواسازی، تعلیم میں، مینوفیکچرنگ میں، اہم معدنیات میں معاہدے ہوں گے اور مجھے لگتا ہے کہ وزیرِاعظم مودی کے دورے سے تعاون کے نئے باب کھلیں گے۔ اس سے پہلے سے جو کچھ ہو رہا ہے اسے فروغ ملے گا۔ انڈونیشیا کے ساتھ بنیاد مضبوط ہے، اور اس کی یہاں موجودگی نہ صرف سرکاری سطح پر بلکہ کاروبار سے کاروباری سطح پر، عوام سے عوام کی سطح پر جو کچھ بھی ہو رہا ہے، کو مزید فروغ دے گا، اور مجھے بہت، بہت یقین ہے کہ آپ اس دورے کے بعد ہمارے تعلقات میں مزید شدت دیکھیں گے۔

۱۰۰ دنوں میں تیار کی گئی دیسی رائفل نے ضروری ٹیسٹ کلیئر کئے

ہم ہندوستانی سیکورٹی فورسز کے لیے ہندوستان میں عالمی معیار کی دفاعی مصنوعات تیار کرنے کیلئے پرعزم ہیں

حیدر آباد: تلنگانہ میں قائم اسٹارٹ اپ ڈیو پیا ڈیفنس نے اپنی یو جی ریم 51.7mm62x کی جنگی رائفل کے ساتھ، فوج اور وزارت داخلہ کے کلیدی ٹرائلز مکمل کرنے کے ساتھ، دیسی دفاعی مینوفیکچرنگ کے لیے ہندوستان کے دباؤ میں ایک اہم سنگ میل حاصل کیا ہے۔ رائفل اب کئی سنٹرل آرمڈ پولیس فورسز (سی اے پی ایف) کے ذریعہ خریدی جا رہی ہے۔ یو جی ریم رائفل، ڈی آر ڈی او کے آرمامنٹ ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ اسٹیبلشمنٹ (ARDE) کے ساتھ مشترکہ طور پر تیار کی گئی، اسے صرف 100 دنوں میں ڈیزائن اور بنایا گیا، جس سے یہ ملک کے تیز ترین دیسی ہتھیاروں کی ترقی کے پروگراموں میں سے ایک ہے۔ اس رائفل نے آرمی جنرل اسٹاف کوالیٹیٹو ریکوائرمنٹ ٹرائلز، تمام موسمی حالات میں وسیع فیلڈ ایویلیوشنز اور وزارت داخلہ بورڈ ٹرائلز کو کامیابی سے مکمل کر لیا ہے۔ کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر سیبو جوزف نے کہا کہ ڈی ویا نے 2021 میں اپنا مینوفیکچرنگ لائسنس حاصل کیا تھا اور اس کے بعد اس نے حیدر آباد میں تلنگانہ حکومت کے ذریعہ الاٹ کردہ 13 ایکڑ سے زیادہ اراضی پر ایک مکمل پیداواری سہولت تعمیر کی ہے۔ ہمارا سفر 2021 میں مینوفیکچرنگ لائسنس کے ساتھ شروع ہوا۔ آج، ہم نے 100 سے زیادہ دیسی ہتھیاروں کے نظام اور مختلف قسمیں تیار کی ہیں، یو جی ریم ہمارے فلیگ شپ پلیٹ فارم کے طور پر ابھر رہا ہے۔ ہم ہندوستانی سیکورٹی فورسز کے لیے ہندوستان میں عالمی معیار کی دفاعی مصنوعات تیار کرنے کے لیے پرعزم ہیں۔ کمپنی کے مطابق، رائفل نے وسیع اعتبار اور برداشت کی جانچ مکمل کر لی ہے اور اب سی آر پی ایف، آئی ٹی بی پی، ایس ایس بی اور این ایس جی کی جانب سے خریداری کی طرف بڑھ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یو جی ریم میں گیس سے چلنے والا ایک جدید گھومنے والا بولٹ سسٹم ہے، جس کا وزن چار کلوگرام سے کم ہے اور اس کی مؤثر رینج 500 میٹر ہے۔ کمپنی دیسی ہتھیاروں کا ایک خاندان بھی تیار کر رہی ہے جس میں اسالٹ رائفلز، کاربائنز، سب مشین گنز، لائٹ مشین گنز اور اینٹی ڈرون سسٹم شامل ہیں۔ آرمی ٹرائلز مکمل ہونے اور خریداری میں پیشرفت کے ساتھ، Dvipa کا خیال ہے کہ یو جی ریم پروگرام دیسی دفاعی مینوفیکچرنگ کے مرکز کے طور پر حیدر آباد کی پوزیشن کو مضبوط بنانے میں ایک اہم قدم کی نشاندہی کرتا ہے جبکہ درآمد شدہ چھوٹے ہتھیاروں پر ہندوستان کا انحصار کم کرتا ہے۔

آیت اللہ خامنہ ای کو خراج عقیدت پیش کرنے پر ایران نے بھارت کا شکریہ ادا کیا

ایران نے سپریم لیڈر مرحوم آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے سرکاری جنازے میں شرکت کے لیے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا ہے

تہران رنتی دہلی: ایران نے سپریم لیڈر مرحوم آیت اللہ سید علی خامنہ ای کے سرکاری جنازے میں شرکت کے لیے ہندوستان کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اسلامی جمہوریہ ہند کے سفارت خانے نے اس اشارہ کو "باہمی احترام کا ایک طاقتور اظہار قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ دونوں ممالک کے درمیان تاریخی اور ثقافتی تعلقات کی عکاسی کرتا ہے۔ جمعہ کے روز، بہار کے گورنر لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سید عطا حسنین اور وزیر مملکت برائے امور خارجہ پیتبرا مارگریتا پر مشتمل ایک اعلیٰ سطحی ہندوستانی وفد نے ایرانی سپریم لیڈر کو خراج عقیدت پیش کیا، جو فروری میں تہران میں امریکی-اسرائیلی حملوں میں ہلاک ہو گئے تھے۔ اس کے علاوہ کانگریس کے رہنما سلمان خورشید، جموں و کشمیر کی سابق وزیر اعلیٰ اور پیپلز ڈیموکریٹک پارٹی کی سربراہ محبوبہ مفتی کے ساتھ ساتھ ہندوستان کے سکھ، ہندو، مسلم اور عیسائی مذہبی رہنماؤں نے بھی مرحوم ایرانی رہنما کو خراج عقیدت پیش کیا۔ ایکس پر ایک طویل پوسٹ میں، ایرانی سفارت خانے نے شرکت کے لیے ہندوستانی برادری کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اسلامی جمہوریہ اس "دوستی، ہمدردی اور دلی احترام کے جذبے کو کبھی نہیں بھولے گا۔ اسلامی جمہوریہ ایران کا سفارت خانہ ہندوستان کی دوست حکومت اور عوام بالخصوص ہندوستان کی حکومت اور عوام کی جانب سے جنازے کی تقریبات میں شرکت کرنے اور اسلامی جمہوریہ ایران کے شہید قائد کو خراج عقیدت پیش کرنے پر دلی تشکر اور تہہ دل سے خراج تحسین پیش کرتا ہے۔ اس نے نوٹ کیا کہ ان پروقار تقاریب میں سیاسی رہنماؤں، اراکین پارلیمنٹ، نامور اسکالرز، دانشوروں، اور ہندوستان کے متنوع عقائد اور مذہبی برادریوں کے رہنماؤں کی باعزت موجودگی" ہماری دونوں قوموں کے درمیان گہرے تاریخی، ثقافتی اور انسانی رشتوں کی عکاسی کرتی ہے۔ یہ قومی سوگ کی اس گھڑی میں ایران کے عوام کے ساتھ باہمی احترام اور مخلصانہ یکجہتی کے ایک طاقتور اظہار کے طور پر کھڑا ہے۔ ایران کے عوام دوستی، ہمدردی اور دلی احترام کے اس جذبے کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔ وہ اسے اسلامی جمہوریہ ایران اور جمہوریہ ہند کے درمیان پائیدار تعلقات کا ایک قیمتی ثبوت سمجھتے ہیں اور کہا کہ دونوں ممالک کے درمیان دوستی کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ایک قابل قدر موقف کے طور پر یہ دونوں ممالک کے درمیان دوستی کو مزید مضبوط بنانے کے لیے ضروری ہے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ ہندوستان میں اسلامی جمہوریہ ایران کا سفارت خانہ ایک بار پھر تمام ہندوستانی عہدیداروں، معزز شخصیات اور ہندوستان کے معزز لوگوں کو تہہ دل سے خراج تحسین پیش کرتا ہے جنہوں نے اس دکھ کی گھڑی میں ایرانی عوام کے ساتھ کھڑے ہیں اور اپنی ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔

وزیرِاعظم نریندر مودی کے انڈونیشیا دورے میں براہموس میزائل معاہدہ اہم ایجنڈا، دفاعی تعاون میں وسعت کا امکان

نئی دہلی: وزیرِاعظم نریندر مودی کے 6 سے 8 جولائی تک انڈونیشیا کے سرکاری دورے کے دوران دونوں ممالک کے درمیان براہموس سپرسانک کروز میزائلوں کی مرحلہ وار خریداری سے متعلق اہم مذاکرات متوقع ہیں۔ ذرائع کے مطابق یہ معاہدہ بھارت اور انڈونیشیا کے دفاعی تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جا سکتا ہے۔ رپورٹ کے مطابق مارچ میں طے پانے والے ابتدائی معاہدے کے بعد اب دونوں ممالک ایک وسیع دفاعی پیکیج پر غور کر رہے ہیں، جس میں اضافی براہموس میزائل سسٹمز، ساحلی اور موبائل لانچر، نگرانی کے ریڈار، تربیت، دیکھ بھال اور طویل مدتی لاجسٹک معاونت شامل ہو سکتی ہے۔ اگر یہ معاہدہ حتمی شکل اختیار کر لیتا ہے تو انڈونیشیا فلپائن کے بعد براہموس میزائل خریدنے والا دوسرا غیر ملکی ملک بن جائے گا، جس سے بھارت کی دفاعی برآمدات اور بحر ہند و بحرالکاہل خطے میں اس کی اسٹریٹجک موجودگی مزید مضبوط ہوگی۔ ذرائع کے مطابق مذاکرات میں مرحلہ وار خریداری کے ماڈل پر بھی غور کیا جا رہا ہے تاکہ انڈونیشیا بتدریج اپنی میزائل صلاحیت میں اضافہ کر سکے۔ اس کے ساتھ بھارت اور انڈونیشیا اہم معدنیات، بحری سلامتی، سپلائی چین اور دفاعی صنعت میں تعاون بڑھانے پر بھی بات کریں گے۔ وزارت خارجہ کے مطابق وزیرِاعظم مودی کا گزشتہ آٹھ برسوں میں یہ انڈونیشیا کا پہلا دوطرفہ سرکاری دورہ ہوگا۔ اپنے قیام کے دوران وہ انڈونیشیا کی قیادت سے ملاقاتوں کے علاوہ جکارتہ میں بھارتی برادری سے بھی خطاب کریں گے اور تاریخی پرمبانن مندر کا دورہ بھی کریں گے۔

وزیرِاعظم مودی کی دلائی لامہ کو ۹۱ رویں یومِ پیدائش پر مبارک باد

امن اور ہم آہنگی کا ان کا پیغام دنیا بھر کے لوگوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ رہا ہے

نئی دہلی: نئی دہلی: وزیرِاعظم نریندر مودی نے پیر کو 14 ویں دلائی لامہ کو ان کی 91 ویں سالگرہ پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے عالمی امن اور ہم آہنگی کیلئے ان کی طویل خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ وزیرِاعظم نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے پیغام میں کہا کہ دلائی لامہ کی تعلیمات پوری دنیا کے لوگوں کے لیے رہنمائی کا سرچشمہ ہیں اور ان کی اخلاقی و روحانی قیادت عالمی سطح پر بے حد قابل احترام ہے۔ وزیر اعظم مودی نے لکھا کہ دلائی لامہ کو سالگرہ کی دلی مبارکباد۔ امن اور ہم آہنگی کا ان کا پیغام دنیا بھر کے لوگوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ رہا ہے۔ ان کی اخلاقی اور روحانی قوت اور عالمی بھلائی کے لیے ان کا عزم قابل ستائش ہے۔ میں ان کی درازی عمر اور اچھی صحت کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کرتا ہوں۔ دریں اثنا ہماچل پردیش کے شملہ میں واقع درجے دراک خانقاہ میں جلاوطن تبتی بدھ راہبوں اور مقامی باشندوں نے صبح سویرے خصوصی دعاؤں اور مذہبی رسومات کا اہتمام کیا۔ یہ تقریبات دلائی لامہ کی طویل عمر اور ان کے عالمی امن کے پیغام کے نام کی گئیں۔ دلائی لامہ کی سرکاری ویب سائٹ کے مطابق ان کی پیدائش 6 جولائی 1935 کو تبت کے علاقے تاکسٹر میں ایک کسان خاندان میں ہوئی تھی۔ ان کا ابتدائی نام لہامو تھوندپ تھا جس کا مطلب خواہش پوری کرنے والی دیوی بتایا جاتا ہے۔ 2 سال کی عمر میں انہیں 13 ویں دلائی لامہ کا اوتار تسلیم کیا گیا۔ اکتوبر 1939 میں انہیں لہاسا لایا گیا اور 22 فروری 1940 کو تبت کے سربراہ کی حیثیت سے باقاعدہ طور پر منصب سنبھالا۔ 6 سال کی عمر میں ان کا نام تنزین گیاتسو رکھا گیا جبکہ 17 نومبر 1950 کو نوربولنگ کا محل میں منعقدہ تقریب میں انہوں نے تبت کی مکمل سیاسی قیادت بھی سنبھالی۔ مارچ 1959 میں تبتی عوامی بغاوت کو کچلنے کے بعد حالات نے اہم موڑ لیا اور دلائی لامہ کو 80 ہزار سے زیادہ تبتی پناہ گزینوں کے ساتھ ہندوستان میں جلاوطنی اختیار کرنا پڑی۔ 6 دہائیوں سے زیادہ عرصہ گزرنے کے باوجود ان کی جلاوطنی مذہبی آزادی شناخت اور سیاسی حیثیت سے متعلق جاری تنازع کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ یہ مسئلہ آج بھی بیجنگ کے لیے ایک پیچیدہ جغرافیائی اور ثقافتی چیلنج بنا ہوا ہے۔ مرکزی تبتی انتظامیہ ہر سال اس موقع پر خصوصی تقریبات کا اہتمام کرتی ہے جن میں دنیا بھر سے عقیدت مند شرکت کرتے ہیں۔ دلائی لامہ کے دفتر کے مطابق وہ اس سال جون کے آغاز میں بائیں گھٹنے کی تبدیلی کے آپریشن کے لیے دہلی آئے تھے۔ صحت یابی کے بعد ان کی گرمیوں میں لداخ میں قیام کی بھی منصوبہ بندی کی گئی تھی۔ اس سال کی تقریبات گزشتہ برس مرکزی تبتی انتظامیہ کی جانب سے شروع کی گئی یئر آف کمپیشن مہم کے تسلسل کا حصہ ہیں۔

بھارت کی چابہار ریل لنک کے احیاء پر نگاہ: رپورٹ

نئی دہلی: ہندوستان مبینہ طور پر ایران میں اسٹریٹجک 700 کلومیٹر چابہار-زاہدان ریل کوریڈور پر کام کو بحال کرنے اور اس میں تیزی لانے کا منصوبہ بنا رہا ہے کیونکہ علاقائی استحکام میں بہتری وسطی ایشیا کے ساتھ تجارت کو بڑھانے، ایرانی تیل تک رسائی کو بڑھانے اور یوریشیا کے ساتھ رابطے کو مضبوط بنانے کی امیدوں کو زندہ کرتی ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق، مجوزہ ریلوے لائن خلیج عمان میں ایران کی چابہار بندرگاہ کو افغانستان کی سرحد کے قریب زاہدان سے جوڑے گی، بندرگاہ کو ایران کے قومی ریل نیٹ ورک اور بین الاقوامی شمالی-جنوب ٹرانسپورٹ کوریڈور (INSTC) سے جوڑے گی۔ انگریزی اخبار منٹ نے اس معاملے سے واقف لوگوں کا حوالہ دیتے ہوئے رپورٹ کیا کہ یہ پروجیکٹ ہندوستانی اور ایرانی حکام کے درمیان آنے والی بات چیت میں شامل ہونے کی توقع ہے، حالانکہ کوئی رسمی تاریخوں کا اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ یہ نئی پیش رفت حالیہ امن معاہدے کے بعد سامنے آیا ہے جس کے تحت امریکہ نے ایران پر پابندیوں میں نرمی اور خام تیل اور پٹرولیم مصنوعات کی برآمد کی اجازت دینے پر اتفاق کیا تھا۔ اگر یہ اقدام برقرار رہا تو چابہار روٹ کی تجارتی عملداری کو بہتر بناتے ہوئے تقریباً سات سال کے وقفے کے بعد بھارت کو ایرانی خام تیل کی باقاعدہ سپلائی کی راہ ہموار ہو سکتی ہے۔ ایک بار کام کرنے کے بعد، ریل لنک سے ہندوستان کو افغانستان، وسطی ایشیا اور یوریشیا کے لیے ایک مختصر اور زیادہ سرمایہ کاری مؤثر تجارتی راہداری فراہم کرنے کی توقع ہے، پاکستان اور چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) کو نظر انداز کرتے ہوئے اس سے تیل کی برآمدات کو آسان بنانے اور روایتی سمندری تجارتی راستوں پر ہندوستان کا انحصار کم کرنے کی بھی توقع ہے۔ رپورٹ کے مطابق، ابتدائی طور پر تقریباً 5.1 بلین ڈالر کی لاگت کا تخمینہ لگانے والے اس منصوبے پر ایران کی طرف سے بڑے پیمانے پر فنڈز فراہم کیے جانے کی توقع ہے۔ رپورٹ کے مطابق، بھارت آنے والے سالوں میں 400-500 ملین ڈالر کا حصہ ڈالے گا۔ ماہرین اس راہداری کو خطے میں چین کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کے لیے ایک اسٹریٹجک کاؤنٹر ویٹ کے طور پر بھی دیکھتے ہیں۔ "تزویراتی طور پر، ریل لنک چین کے اثر و رسوخ کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ خشکی سے گھرے وسطی ایشیائی ممالک کو بحر ہند تک مختصر ترین سمندری راستہ فراہم کرتا ہے۔

جموں و کشمیر کے سماجی کارکن جاوید احمد بیگ کا پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر کے مظاہرین سے اظہارِ یکجہتی

سری نگر: جموں و کشمیر کے سماجی کارکن جاوید احمد بیگ نے پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر میں جاری احتجاجی تحریک سے مکمل یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے وہاں کے عوام کی حمایت کا اعلان کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ ان مظاہرین کے ساتھ کھڑے ہیں جو جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی (JKJAAC) کے رہنما شوکت نواز میر سمیت گرفتار سیاسی کارکنوں کی رہائی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جاوید احمد بیگ نے کہا کہ پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے بنیادی حقوق کے لیے متحد ہو کر احتجاج کر رہے ہیں۔ ان کے مطابق عوام کی یہ تحریک خطے میں سیاسی آزادیوں، انصاف اور شہری حقوق کے مطالبات کی عکاس ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ اقوام متحدہ کے فوجی مبصر گروپ (UNMOGIP) کے دفتر کے باہر احتجاج کرنا چاہتے تھے، تاہم سکیورٹی وجوہات کے باعث انہوں نے اپنے گھر سے ہی پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر کے عوام سے اظہارِ یکجہتی کیا۔ بیگ نے کہا کہ جموں و کشمیر اور لداخ کے عوام کی جانب سے وہ احتجاج کرنے والے افراد کے ساتھ مکمل تعاون اور حمایت کا اظہار کرتے ہیں۔ ادھر پاکستان کے زیرِ قبضہ جموں و کشمیر میں جاری احتجاج کے دوران مختلف علاقوں میں مظاہرین اور سکیورٹی فورسز کے درمیان جھڑپوں، آنسو گیس کی شیلنگ اور فائرنگ کی اطلاعات بھی سامنے آئی ہیں۔ احتجاجی قیادت نے سیاسی کارکنوں کی گرفتاریوں، طاقت کے استعمال اور مجوزہ بلدیاتی انتخابات کے بائیکاٹ کی اپیل کرتے ہوئے پرامن احتجاج جاری رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

بھارت جاپان کی جدید "یونیکورن" بحری ٹیکنالوجی مقامی طور پر تیار کرے گا

نئی دہلی: بھارت اور جاپان نے جدید یونیکورن بحری ماسٹ سسٹم کی مشترکہ تیاری اور مقامی پیداوار کے منصوبے کو آگے بڑھانے پر اتفاق کیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت جدید اسٹیلتھ کمیونیکیشن ماسٹ بھارتی بحریہ کے آئندہ جنگی جہازوں پر نصب کیے جائیں گے، جس سے ان کی دفاعی اور آپریشنل صلاحیتوں میں نمایاں اضافہ متوقع ہے۔ یونیکورن ماسٹ ایک جدید مربوط نظام ہے جو مختلف اینٹینا اور مواصلاتی آلات کو ایک ہی ڈھانچے میں سمو دیتا ہے۔ اس سے جنگی جہازوں کی ریڈار پر شناخت کم ہو جاتی ہے، الیکٹرانک مداخلت میں کمی آتی ہے اور مواصلاتی نظام کی کارکردگی بہتر ہوتی ہے، جس سے بحری کارروائیوں کے دوران اسٹیلتھ صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے۔ منصوبے کے تحت بھارت کی بھارت الیکٹرانکس لمیٹڈ (BEL) جاپانی کمپنیوں کے تعاون سے اس ٹیکنالوجی کی مقامی پیداوار کرے گی۔ اسے بھارت اور جاپان کے درمیان دفاعی شعبے میں مشترکہ تحقیق، ترقی اور پیداوار کا پہلا بڑا منصوبہ قرار دیا جا رہا ہے۔ ماہرین کے مطابق یہ تعاون نہ صرف بھارتی بحریہ کی صلاحیتوں میں اضافہ کرے گا بلکہ "میک ان انڈیا" پروگرام کو بھی تقویت دے گا، جبکہ ہند۔ بحرالکاہل خطے میں دونوں ممالک کے درمیان دفاعی اور تزویراتی شراکت داری کو مزید مضبوط بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرے گا۔

مدھیہ پردیش: عمارت تعمیر نہیں ہوئی، پھر بھی ہوتی رہیں تقرریاں اور تبادلے

ڈاکٹر مادھو ہاسانی نے کہا کہ "کھجرانہ سول اسپتال کے لیے ہمیں زمین الاٹ کر دی گئی ہے، لیکن اب تک ہمیں زمین کا قبضہ نہیں ملا ہے جس کی وجہ سے یہ زمین تعمیراتی ایجنسی کے سپرد نہیں کی جا سکی ہے

ڈاکٹر مادھو ہاسانی نے کہا کہ "کھجرانہ سول اسپتال کے لیے ہمیں زمین الاٹ کر دی گئی ہے، لیکن اب تک ہمیں زمین کا قبضہ نہیں ملا ہے جس کی وجہ سے یہ زمین تعمیراتی ایجنسی کے سپرد نہیں کی جا سکی ہے۔" مدھیہ پردیش کے اندور میں گھنی آبادی والے کھجرانہ علاقے میں مجوزہ 100 بیڈ والے سول اسپتال کی عمارت سرکاری منظوری کے 6 سال بعد بھی وجود میں نہیں آ سکی ہے، لیکن اسپتال کے لیے منظور شدہ 87 عہدوں پر ملازمین کی تقرریاں اور تبادلے ہوتے رہے ہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم پر کئی لوگ محض کاغذوں پر جاری اس منصوبے کو 'گھوسٹ ہاسپٹل' جیسے ناموں سے موسوم کرتے ہوئے ردعمل کا اظہار کر رہے ہیں۔ لوگ سوال کر رہے ہیں کہ جب اسپتال کی عمارت ہی وجود میں نہیں ہے تو اس کے نام پر تبادلے کس بنیاد پر کیے جا رہے ہیں؟ افسران نے پیر کو بتایا کہ کھجرانہ اور آس پاس کے علاقوں میں تقریباً 5 لاکھ کی آبادی کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرانے کے لیے 100 بیڈ والے نئے سول اسپتال کا منصوبہ 2019 میں شروع کیا گیا تھا اور 2020 میں اس کی تعمیر کی منظوری دی گئی تھی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ منظوری ملتے ہی ڈاکٹروں، نرسوں، لیب ٹیکنیشنز اور فارماسسٹ وغیرہ کے مجموعی طور پر 87 عہدے طے شدہ سرکاری طریقۂ کار کے تحت اسپتال کے لیے منظور کیے گئے تھے۔ چیف میڈیکل اینڈ ہیلتھ آفیسر (سی ایم ایچ او) ڈاکٹر مادھو ہاسانی نے کہا کہ "کھجرانہ سول اسپتال کے لیے ہمیں زمین الاٹ کر دی گئی ہے، لیکن اب تک ہمیں زمین کا قبضہ نہیں ملا ہے جس کی وجہ سے یہ زمین تعمیراتی ایجنسی کے سپرد نہیں کی جا سکی ہے۔" ان کے مطابق اسپتال کی تعمیر وقت پر نہیں ہو سکی، اس لیے اسپتال کے لیے منظور شدہ اسٹاف کو شہر کے 85 'کھیہ منتری سنجیونی کلینکس' اور دیگر طبی اداروں میں خدمات انجام دینے کے لیے تعینات کیا گیا ہے۔ واضح رہے کہ کھجرانہ، اندور کے مسلم اکثریتی علاقوں میں شامل ہے۔ کھجرانہ اور اس کے آس پاس کے علاقوں کی آبادی مسلسل بڑھ رہی ہے۔ لوگوں کا کہنا ہے کہ کھجرانہ میں بڑے سرکاری اسپتال کی کمی ہے اور مریضوں کو علاج کے لیے مہاراجہ یشونت راؤ اسپتال (ایم وائی ایچ) اور دیگر سرکاری اسپتالوں پر ہی انحصار کرنا پڑتا ہے۔ مقامی رہائشی تبریز منصوری نے بتایا کہ کھجرانہ میں سول اسپتال کے لیے الاٹ کی گئی تقریباً 15 ایکڑ زمین پر فی الحال صرف ملبہ اور کچرا دکھائی دیتا ہے۔ تبریز منصوری نے مزید کہا کہ یہ ایک ایسا اسپتال ہے جس کے بارے میں کاغذات میں تو سب کچھ دکھائی دیتا ہے، لیکن زمین پر کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ "ہم نے کووڈ-19 کی وبا کے دوران اپنے قریبی لوگوں کو کھویا ہے۔ اس لیے ہم جانتے ہیں کہ ایک اسپتال کی کیا قیمت ہوتی ہے۔" محکمہ صحت کے افسران کا کہنا ہے کہ کھجرانہ سول اسپتال کا منصوبہ منسوخ نہیں ہوا ہے اور زمین کا قبضہ ملنے کے بعد تعمیراتی کام شروع کرنے کا عمل آگے بڑھایا جائے گا۔

نئے آزاد تجارتی معاہدے مینوفیکچرنگ کو ایک نیا فروغ دے رہے

ہندوستان کے نوجوانوں کے لیے عالمی مواقع کھول رہے ہیں: پیوش گوئل

نئی دہلی: تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر جناب پیوش گوئل نے آج کہا کہ ٹکنالوجی سے چلنے والی، دولسانی انتظامی تعلیم دیہی-شہری تقسیم کو ختم کرنے میں مدد کر سکتی ہے اور باصلاحیت اور ضرورت مند طلباء کے لیے ان کے حالات سے قطع نظر معیاری تعلیم کو قابل رسائی بنا سکتی ہے۔ نئی دہلی سے انڈین انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ ادے پور میں ایک نئے شروع کیے گئے کورس کے افتتاح کے موقع پر عملی طور پر خطاب کرتے ہوئے، وزیر نے کہا کہ آن لائن دولسانی ہیچلر آف بزنس ایڈمنسٹریشن پروگرام ایک منفرد پہل ہے جو سادہ اور آسانی سے سمجھ میں آنے والی زبان میں انتظامی تعلیم فراہم کر کے وسیع پیمانے پر اثر ڈال سکتا ہے۔ جناب گوئل نے کہا کہ پروگرام کی دولسانی نوعیت، ہندی اور انگریزی میں، آئی آئی ایم کی تعلیم کی ساکھ اور معیار کو لوگوں کے وسیع تر طبقے کے لیے قابل رسائی بنانے میں مدد کرے گی۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ انڈر گریجویٹ پروگرام ہندوستان اور ہندوستانی صنعت کی خدمت کرے گا اور ایک کامیاب اقدام کے طور پر ابھرے گا۔ وزیر نے کہا کہ ہندوستان میں تقریباً 100 کروڑ انٹرنیٹ صارفین ہیں اور نئی تعلیمی پالیسی کے مطابق بڑے پیمانے پر اچھے معیار کی تعلیم فراہم کرنے کے لیے ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل ذرائع استعمال کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ورچوئل لرننگ پیراڈائم کو پورے ملک میں پھیلایا جانا چاہیے، انہوں نے مزید کہا کہ ڈیجیٹل ٹیکنالوجی اور آن لائن تعلیم تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ ”آئی آئی ایم کے کلاس روم اب اسکرین پر نظر آئیں گے۔ وزیر نے کہا کہ یہ پروگرام پھیلواڑہ کی ایک چھوٹی دکان سے لے کر باسٹر میں رہنے والے لوگوں تک پہنچ سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پروگرام کو اسکرین، لیپ ٹاپ یا اسمارٹ فون پر بھی دیکھا جا سکتا ہے اور اس لیے یہ بہت اہمیت کا حامل ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب یہ پروگرام آن لائن فراہم کیا جائے گا، امتحانات آف لائن منعقد کیے جائیں گے، اس بات کو یقینی بناتے ہوئے کہ احتساب کی کوئی کمی نہ ہو۔ جناب گوئل نے پروگرام کو مضبوط بنانے کے لیے چار تجاویز کا خاکہ پیش کیا۔ اپنی پہلی تجویز کے طور پر، انہوں نے کہا کہ جہاں تک ممکن ہو، ہائبرڈ ماڈل میں فیکلٹی کے ماہانہ دورے شامل کیے جائیں اور طلباء کو مختلف مقامات پر ملاقات کے مواقع فراہم کیے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ انتظامی تعلیم صرف اسکول، کالج یا کلاس روم سیکھنے تک محدود نہیں ہے بلکہ اس میں طلباء کے درمیان تعامل اور حرکیات بھی شامل ہیں۔ وزیر نے کہا کہ دنیا تیزی سے بدل رہی ہے، مصنوعی ذہانت اور ابھرتی ہوئی ٹیکنالوجی انتظامیہ کی ضروریات کو تبدیل کر رہی ہے۔ ڈائنامک لرننگ تیزی سے نمایاں ہوتی جا رہی ہے، جبکہ ہنر مندی کے فروغ کے مراکز اور تقریریوں میں تقاضے بھی مسلسل تبدیل ہو رہے ہیں، روایتی ملازمتوں سے لے کر منفرد ضروریات تک۔ جناب گوئل نے کہا کہ مختلف ٹائم زونز میں ورچوئل بات چیت نے تیز، آسان اور موثر انداز میں تعلیم فراہم کرنا ممکن بنایا ہے۔ ہندوستان کے آزاد تجارتی معاہدے کے مذاکرات کے ساتھ متوازی بات کرتے ہوئے، انہوں نے کہا کہ آزاد تجارتی معاہدوں پر مختلف ٹائم زونز کے ممالک کے ساتھ بات چیت کی جاتی ہے اور اب زیادہ تر کام عملی طور پر کیا جاتا ہے۔ جسمانی ملاقاتوں کے ساتھ ساتھ، مختلف شعبوں اور ٹریکس میں کام کرنے والی بڑی ٹیمیں رفتار لانے اور معیار کو بہتر بنانے کے لیے ورچوئل مذاکرات کا استعمال کرتی ہیں۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ آئی آئی ایم ادے پور کا ہائبرڈ ماڈل، ورچوئل اور فزیکل طریقوں کو ملا کر پروگرام کو کامیاب بنائے گا۔

پی او کے کے رہنما نے بھارت سے مدد کی گہار لگائی

مظفر آباد: پاکستان کے زیر قبضہ کشمیر (پی او کے) میں جاری بدامنی کے درمیان، جس میں اب تک درجنوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی (جے اے اے سی) کے رہنما، سردار امان خان نے بھارت کے ساتھ قریبی تعلقات کی کوشش کی ہے اور دعویٰ کیا ہے کہ اسلام آباد نے احتجاج پر بڑے پیمانے پر کریک ڈاؤن کے بعد خطے میں اقتصادی ناکہ بندی کر دی ہے۔ جے اے اے سی کے رہنما نے نئی دہلی سے انسانی امداد بھیجنے اور لائن آف کنٹرول (ایل او سی) کے ساتھ سرحد کھولنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ حالات مزید خراب ہونے کی صورت میں شہریوں کے پاس ہندوستان جانے کا انتخاب ہونا چاہیے۔ ہمیں ہندوستان کی مدد کی ضرورت ہے۔ راشن کی کمی ہے... اور ہمیں آپ کی مدد کی ضرورت ہے۔ خان کو سوشل میڈیا پر ایک وسیع پیمانے پر گردش کرنے والی ویڈیو میں یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ پاک مقبوضہ کشمیر کے رہائشیوں کو خوراک اور ادویات کی قلت کا سامنا ہے کیونکہ سیکورٹی فورسز نے مظاہرین کے خلاف کارروائیاں تیز کر دی ہیں، جس سے شدید انسانی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ راولاکوٹ کے عیدگاہ گراؤنڈ میں ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے خان نے ہجوم سے پوچھا کہ کیا انہیں لائن آف کنٹرول کی طرف بڑھنا چاہیے۔ ہجوم نے بار بار جواب دیا، ”اس کی طرف بڑھو۔“ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر حکام نے لوگوں کے مطالبات کا جواب گولیوں سے دیا تو ”ہمارے پاس اور راستے بھی ہیں“۔ جے اے اے سی کے رہنما نے پونچھ اور ڈوڈا سیکٹرز میں ایل او سی کو کھولنے پر بھی زور دیا، دعویٰ کیا کہ اسلام آباد کا کریک ڈاؤن خطے میں رہنے والے لوگوں کو درپیش مشکلات کو مزید بڑھا رہا ہے۔ یہ اپیل ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب پی او کے میں گزشتہ ماہ سے پاکستانی انتظامیہ کے خلاف بڑے پیمانے پر مظاہرے ہو رہے ہیں۔ گزشتہ ہفتے، عیدگاہ گراؤنڈ میں منعقد ہونے والی ایک زبردست احتجاجی ریلی کے دوران، لوگوں نے پی او کے پاکستان کا حصہ نہیں ہے۔ اور ہم آزادی چاہتے ہیں، جیسے نعرے لگائے، اس بات کو اجاگر کرتے ہوئے کہ اصلاحات کے مطالبات کے ساتھ ایک حقیقی مقامی مزاحمت کے طور پر جو ابتدا میں شروع ہوئی تھی وہ اب پاکستان کے طویل عرصے سے جاری سیاسی کنٹرول والے خطے سے آزادی کی کھلی کال میں تبدیل ہو گئی ہے۔ ماہرین نے بارہا اس بات کی نشاندہی کی ہے کہ پی او کے میں موجودہ سیاسی بحران مقامی آبادی اور ”دانتوں کے بغیر“ علاقائی انتظامیہ کے درمیان گہرے رابطہ کو واضح کرتا ہے جو مکمل طور پر اسلام آباد کے تابع ہے۔ ان کا خیال ہے کہ پاکستانی حکام کا جے اے اے سی پر پابندی لگانے اور مقبوضہ علاقے میں مہلک فورس تعینات کرنے کا فیصلہ خطے میں بڑھتی ہوئی بدامنی کو دبانے کے لیے وسیع تر فوجی حکمت عملی کی عکاسی کرتا ہے۔

آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن نے ۱۰۴ کروڑ سے زیادہ صحت کے ریکارڈ کو جوڑا

دستاویز میں مزید روشنی ڈالی گئی کہ نیشنل ہیلتھ اتھارٹی کی، اسکین اینڈ شیئر سروس نے ہسپتالوں میں آؤٹ پیشنٹ رجسٹریشن کے وقت میں نمایاں کمی کی ہے

نئی دہلی: حکومت کے ہیلتھ کیئر پہل، آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن نے دنیا کے سب سے بڑے ڈیجیٹل ہیلتھ ایکوسسٹمز میں سے ایک بنایا ہے، جس میں 104 کروڑ سے زیادہ ہیلتھ ریکارڈ اب 93 کروڑ آیوشمان بھارت ہیلتھ اکاؤنٹ (ABHA) اکاؤنٹس سے منسلک ہیں۔ پیر کو جاری کردہ ایک آفیشل فیکٹ شیٹ کے مطابق مشن صحت کے ریکارڈ کے محفوظ انتظام کو فعال کر کے، کاغذی کارروائی کو کم کر کے، اسپتالوں میں انتظار کے اوقات کو کم کر کے اور مریضوں کو ایک متحد ڈیجیٹل نیٹ ورک پر اسپتالوں، ڈاکٹروں اور بیمہ کنندگان سے بغیر کسی رکاوٹ کے جوڑنے کے ذریعے شہریوں پر مبنی ڈیجیٹل ہیلتھ کیئر ایکوسسٹم بنانے میں مدد کر رہا ہے۔ ستمبر 2021 میں شروع کیا گیا، آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن کا مقصد پورے ملک میں صحت کی دیکھ بھال کی خدمات کو مزید قابل رسائی، موثر اور باہمی تعاون کے قابل بنا کر یونیورسل ہیلتھ کوریج حاصل کرنے کے لیے درکار ڈیجیٹل بیک بون بنانا ہے۔ مزید برآں، آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن ایک منفرد ڈیجیٹل ہیلتھ شناخت کنندہ کے طور پر کام کرتا ہے جو مریض کی رضامندی سے افراد کو ہسپتالوں، لیبارٹریوں، بیمہ کنندگان اور قومی صحت کے پروگراموں میں محفوظ طریقے سے ان کے میڈیکل ریکارڈ سے جوڑتا ہے۔ اس کے علاوہ، حکومت نے حال ہی میں آروگیہ سیتو 2.0 کو آیوشمان بھارت ڈیجیٹل مشن کے تحت شہریوں کا سامنا کرنے والے ڈیجیٹل ہیلتھ ایپلی کیشن کے طور پر شروع کیا ہے۔ فیکٹ شیٹ کے مطابق، بہتر بنایا گیا پلیٹ فارم صارفین کو آبھا اکاؤنٹس بنانے، ڈیجیٹل ہیلتھ ریکارڈز کا انتظام کرنے، ٹیلی کنسلٹیشنز اور ہسپتال سے ملاقاتیں بک کرنے، انشورنس کی معلومات تک رسائی، قریبی صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات کا پتہ لگانے اور پہننے کے قابل ڈیوائس انٹیگریشن کا استعمال کرتے ہوئے ذاتی صحت کی نگرانی کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ دستاویز میں مزید روشنی ڈالی گئی کہ نیشنل ہیلتھ اتھارٹی کی، اسکین اینڈ شیئر سروس نے ہسپتالوں میں آؤٹ پیشنٹ رجسٹریشن کے وقت میں نمایاں کمی کی ہے۔ 18 جون تک 21.23 کروڑ سے زیادہ آبھا سے منسلک ڈیجیٹل ٹوکن صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات پر بنائے گئے تھے۔ اس تاریخ تک، ہسپتالوں کو 107 کروڑ سے زیادہ کی مراعات، تشخیصی مراکز، لیبارٹریوں اور فارمیسیوں کو 95.2 کروڑ روپے، اور ڈیجیٹل حل کمپنیوں کو 26 کروڑ روپے سے زیادہ کی مراعات دی گئی ہیں۔ مزید برآں، ای۔سشرت کلینک پلیٹ فارم کے ذریعے 2,200 سے زیادہ صحت کی دیکھ بھال کی سہولیات کو آن بورڈ کیا گیا ہے، جو ایک ہلکا پھلکا ہسپتال مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم ہے جو سینٹر فار ڈیولپمنٹ آف ایڈوانسڈ کمپیوٹنگ کی طرف سے تیار کیا گیا ہے تاکہ چھوٹے کلینکوں کو مریضوں کے ریکارڈ اور انتظامی عمل کو ڈیجیٹل بنانے میں مدد ملے۔

وزیر اعظم مودی کا دورہ آسٹریلیا دفاع، تجارت اور

توانائی کے تعلقات کو گہرا کرے گا: آسٹریلیائی ہائی کمشنر

نئی دہلی: وزیر اعظم نریندر مودی کے دورہ آسٹریلیا سے قبل، ہندوستان میں آسٹریلیا کے ہائی کمشنر فلپ گرین نے کہا کہ اس دورے سے دفاع، تجارت، توانائی، تعلیم اور عوام سے عوام کے تعلقات میں دوطرفہ تعاون کو نئی رفتار ملے گی، دونوں ممالک اپنی مضبوط ہوتی اسٹریٹجک شراکت داری کو آگے بڑھانے کے خواہاں ہیں۔ اسے وزیر اعظم مودی کا بطور وزیر اعظم آسٹریلیا کا تیسرا دورہ قرار دیتے ہوئے، گرین نے کہا کہ ہندوستانی رہنما میلبورن جائیں گے، جو آسٹریلیا کے سب سے بڑے شہروں میں سے ایک ہے اور ایک متحرک ہندوستانی باشندوں کا گھر ہے۔ گرین نے کہا، ”وزیر اعظم مودی کا ہندوستان کے وزیر اعظم کے طور پر تیسرا دورہ، وہ میلبورن آ رہے ہیں، جو آسٹریلیا کے سب سے بڑے دارالحکومتوں میں سے ایک ہے اور ہندوستانی تارکین وطن کے لیے ایک اہم جگہ ہے۔ ہندوستان۔ آسٹریلیا شراکت داری کے ستونوں پر روشنی ڈالتے ہوئے، انہوں نے کہا، ہمارے تعلقات کو سٹریٹجک صف بندی کے تین شعبوں سے آگے بڑھایا گیا ہے۔ پہلا، دفاع اور سلامتی کے شعبے میں۔ دوم، کیونکہ ہماری معیشتیں اس قدر تکمیلی ہیں اور ہمارے پاس بہت زیادہ مواقع ہیں۔ تیسرے، کیونکہ اب آسٹریلیا میں ہندوستانی نژاد افراد کے دس لاکھ سے زیادہ لوگ موجود ہیں۔ وہ آسٹریلیا کی طرح معاشرے میں اپنا حصہ ڈالیں گے۔ وزیر اعظم مودی کا پرتپاک استقبال کیا جائے گا۔ اقتصادی تعاون پر، گرین نے کہا کہ آسٹریلیا نے چار شعبوں کی نشاندہی کی ہے جو مستقبل میں تعاون کے لیے بہترین مواقع پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا، ہم نے چار شعبوں کی نشاندہی کی ہے جو آسٹریلیا اور ہندوستان کے درمیان بہترین مواقع کے حقیقی شعبے ہیں، اور وہ ہیں تعلیم، زراعت اور خوراک، سیاحت، اور سبز توانائی کی فراہمی کا سلسلہ۔ دوطرفہ تجارت میں تیز رفتار ترقی پر زور دیتے ہوئے، گرین نے نوٹ کیا، گزشتہ پانچ سالوں میں، دنیا کو ہندوستان کی برآمدات میں 40 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ لیکن اسی مدت میں، آسٹریلیا کو ہندوستان کی برآمدات میں 200 فیصد اضافہ ہوا ہے، جو باقی دنیا کے مقابلے پانچ گنا زیادہ تیز ہے۔ ”توانائی کے تعاون کے بارے میں، انہوں نے کہا،“ آسٹریلیا اور ہندوستان کے درمیان، ہمارا پہلے سے ہی اچھا بہاؤ ہے، چاہے وہ کوئلہ ہو، ڈیزل ہو، ہوابازی کا ایندھن ہو، یا ایل این جی۔ اس بارے میں بات چیت ہوگی کہ ہم اپنے دوطرفہ تعلقات اور توانائی کے بہاؤ سے اپنے لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ کیسے پہنچا سکتے ہیں۔ دفاعی تعلقات پر بات کرتے ہوئے گرین نے کہا کہ بحر ہند دونوں ممالک کے درمیان سٹریٹجک تعاون کے لیے سب سے اہم علاقہ ہے۔

برکس ممالک نے منشیات کی عالمی لعنت کے خلاف متحد ہونے پر زور دیا

برکس کے رکن ممالک نے پیر کو منشیات کی لعنت سے اجتماعی طور پر نمٹنے کی اہمیت پر زور دیا

گوہاٹی: برکس کے رکن ممالک نے پیر کو منشیات کی لعنت سے اجتماعی طور پر نمٹنے کی اہمیت پر زور دیا، اور اسے ایک بین الاقوامی خطرہ قرار دیا جس کے لیے اقوام کے درمیان تعاون بڑھانے اور بہترین طریقوں کے اشتراک کی ضرورت ہے۔ یہاں شروع ہونے والے برکس ممالک کے انسداد منشیات ایجنسیوں کے سربراہان کے دو روزہ اجلاس میں شرکت کرتے ہوئے، نمائندوں نے گروپنگ کی تعاون کی روایت اور اسے مزید مضبوط کرنے کی ضرورت پر بھی روشنی ڈالی۔ میٹنگ میں تین ترجیحی شعبوں پر توجہ مرکوز کی جائے گی - مصنوعی ادویات اور پیشگی ڈائیورشن کا مقابلہ کرنا، انیملی جنس شیئرنگ اور آپریشنل کوآرڈینیشن کو مضبوط بنانا، اور صلاحیت کی تعمیر اور ادارہ جاتی تعاون کو بڑھانا۔ میٹنگ کے موقع پر صحافیوں سے بات کرتے ہوئے، نئی دہلی میں ایتھوپیا کے سفارت خانے کے چارج ڈی افیئرز نیبیو ٹیڈلا نے کہا کہ منشیات کی لعنت ایک بین الاقوامی مسئلہ بن چکی ہے اور برکس جیسے پلیٹ فارم اس سے نمٹنے کے لیے تعاون، معلومات کے تبادلے اور مربوط کوششوں کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس، کسی بھی دوسرے ملک کی طرح، اس پہلو میں چیلنجز ہیں۔ ہم منشیات کے خلاف جنگ میں اپنے تجربے اور سماجی و اقتصادی حالات پر اس کے اثرات کو ظاہر کریں گے۔ ہم دوسرے ممالک سے بھی سیکھیں گے اور امید کرتے ہیں کہ سیشن بہترین طریقوں کو سامنے لائیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ یہاں کے تبادلے ہمیں اجتماعی اہداف تک پہنچنے میں مدد کریں گے۔ روس کے محکمہ انسداد منشیات کے سربراہ ایوان گوربونوف نے بھی اس لعنت سے نمٹنے کے لیے تجربات کے اشتراک کی اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم اپنے تجربات شیئر کریں گے اور اپنے ملک میں منشیات کی صورتحال کے بارے میں بتائیں گے۔ ہم دوسرے ممالک کے تجربات بھی سنیں گے۔ گوربونوف نے مزید کہا کہ ہمارا ایک مشترکہ مقصد ہے اور انسداد منشیات کے شعبے میں اہم تجربہ بھی۔ یہ میٹنگ ہمارے اور ہمارے شراکت داروں کے لیے مفید ہوگی۔“ برازیل کی وزارت خارجہ کے لوکاس باربوسا نے بین الاقوامی چیلنج سے نمٹنے کے لیے اجتماعی کارروائی کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا، برکس کی تعاون کی ایک طویل روایت ہے، اور ہم اسے قانون نافذ کرنے والے اداروں اور انیملی جنس کے اشتراک کو بڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ منشیات ایک بین الاقوامی خطرہ ہے جس سے تمام اراکین کے تعاون کے ذریعے نمٹنا ضروری ہے۔

بھارت اور جاپان کا پاکستان سے منسلک سرحد پار دہشت گردی کے خلاف عالمی کارروائی کا مطالبہ

نئی دہلی: بھارت اور جاپان نے پاکستان سے منسلک سرحد پار دہشت گردی کی سخت الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے عالمی برادری سے اقوام متحدہ کی فہرست میں شامل تمام دہشت گرد تنظیموں اور ان کے معاون نیٹ ورکس کے خلاف فوری اور مربوط کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ مؤقف دونوں ممالک کے درمیان حالیہ سربراہی ملاقات کے بعد جاری مشترکہ اعلامیے میں سامنے آیا۔ مشترکہ اعلامیے میں دونوں ممالک نے لشکر طیبہ، جیش محمد، القاعدہ اور داعش سمیت اقوام متحدہ کی جانب سے نامزد دہشت گرد تنظیموں کا ذکر کرتے ہوئے دہشت گردوں کی محفوظ پناہ گاہوں، مالی معاونت کے ذرائع اور سرحد پار نقل و حرکت کے خاتمے پر زور دیا۔ اعلامیے میں کہا گیا کہ دہشت گردی کے خلاف مؤثر عالمی تعاون ناگزیر ہے۔ بھارت اور جاپان نے 2025 کے پہلگام دہشت گرد حملے اور دہلی کے لال قلعہ کے قریب ہونے والے بم دھماکے کی بھی مذمت کی اور منصوبہ سازوں، مالی معاونت فراہم کرنے والوں اور حملوں کے ذمہ دار عناصر کو انصاف کے کٹہرے میں لانے کا مطالبہ کیا۔ دونوں ممالک نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی متعلقہ رپورٹ کا بھی حوالہ دیا۔ مشترکہ بیان میں دہشت گردی کے علاوہ مشرقی اور جنوبی بحیرۂ چین کی صورتحال پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا۔ دونوں ممالک نے طاقت یا جبر کے ذریعے یکطرفہ طور پر صورتحال تبدیل کرنے کی مخالفت کرتے ہوئے سمندری راستوں میں آزادانہ آمدورفت، بین الاقوامی قانون کی پاسداری اور قواعد پر مبنی عالمی نظام کی حمایت کا اعادہ کیا۔ بھارت اور جاپان نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں اصلاحات، کواڈ تعاون، توانائی کے تحفظ اور آزاد، کھلے اور جامع بحر الکاہل خطے کے لیے اپنے اسٹریٹجک اشتراک کو مزید مضبوط بنانے کے عزم کا بھی اعادہ کیا۔

انڈونیشیا نے دفاعی جدیدکاری میں بھارت کے بڑے کردار کی حمایت کی

جکارتہ: انڈونیشیا نے کہا ہے کہ وہ اپنی دفاعی جدیدکاری کی مہم میں بھارت کو زیادہ اہم کردار دیتے ہوئے دونوں ممالک کے درمیان دفاعی تعاون، ٹیکنالوجی کی منتقلی، مشترکہ پیداوار اور فوجی تربیت کو مزید وسعت دینا چاہتا ہے۔ انڈونیشیائی حکام کے مطابق بھارت نے مقامی دفاعی پیداوار اور خود انحصاری کے شعبے میں نمایاں کامیابیاں حاصل کی ہیں، جن سے انڈونیشیا فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان بحری سلامتی، دفاعی سازوسامان کی تیاری، ٹیکنالوجی کے تبادلے اور مشترکہ مشقوں پر بھی تعاون بڑھانے پر زور دیا جا رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق وزیر اعظم نریندر مودی کے انڈونیشیا کے دورے کے دوران دفاعی تعاون کو دوطرفہ تعلقات کا اہم ستون قرار دیا جا رہا ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان براہموس سپرسونک میزائل، دفاعی صنعت میں شراکت داری اور سمندری سلامتی سے متعلق امور بھی زیر غور ہیں۔ حکام کا کہنا ہے کہ بھارت اور انڈونیشیا کے درمیان بڑھتا ہوا دفاعی تعاون نہ صرف دونوں ممالک کی عسکری صلاحیتوں کو مضبوط کرے گا بلکہ بحر ہند اور وسیع تر ہند۔ بحرالکاہل خطے میں سلامتی اور تزویراتی استحکام کو بھی فروغ دے گا۔

وزیر خارجہ جے شنکر اور قطر کے وزیر اعظم کی ملاقات

نئی دہلی: بھارتی وزیر خارجہ ڈاکٹر ایس جے شنکر نے اتوار کو دوحہ میں قطر کے وزیر اعظم اور وزیر خارجہ شیخ محمد بن عبدالرحمن آل ثانی سے ملاقات کی جس میں دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات، علاقائی صورتحال اور اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید مستحکم بنانے کے امکانات پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ ڈاکٹر جے شنکر نے ملاقات کے بعد سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر ایک پوسٹ میں کہا کہ انہیں دوحہ میں قطر کے وزیر اعظم سے ملاقات کر کے خوشی ہوئی۔ انہوں نے قطر میں مقیم ہندوستانی برادری کی سلامتی اور فلاح و بہبود کو یقینی بنانے پر قطری قیادت کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ملاقات کے دوران توانائی، تجارت، سرمایہ کاری، رابطہ کاری، سلامتی اور عوامی روابط سمیت دوطرفہ تعاون کے مختلف شعبوں کا جائزہ لیا گیا جبکہ اسٹریٹجک شراکت داری کو مزید وسعت دینے کے نئے مواقع پر بھی تبادلۂ خیال ہوا۔ وزیر خارجہ نے مغربی ایشیا کی موجودہ صورتحال اور خطے میں جاری کشیدگی کے اثرات سے متعلق قطر کے مؤقف اور تجاویز کو بھی سراہا اور کہا کہ دونوں ممالک خطے میں امن، استحکام اور باہمی تعاون کے فروغ کے لیے مسلسل رابطے میں ہیں۔

بھارتی بحریہ کی قوت میں مزید اضافہ ہوگا

نئی دہلی: ایک اور جدید اسٹیلتھ فریگیٹ مہندر گیری ہندوستانی بحریہ کے سمندری بیڑے میں شامل ہونے کے لیے تیار ہے۔ مہندر گیری کو 11 جولائی کو موشا کھاپٹنم میں ایک ایسے وقت میں لانچ کیا جائے گا جب ہندوستان کے مشرقی سمندری ساحل کی اسٹریٹجک اور سمندری اہمیت مسلسل بڑھ رہی ہے۔ ہندوستانی بحریہ میں مہندر گیری کی شمولیت سے بحر ہند کے علاقے میں ہندوستان کی نگرانی کی صلاحیت اور آپریشنل رسائی میں نمایاں اضافہ ہوگا۔ بحریہ کے کیپٹن وویک مدھوال نے کہا، پروجیکٹ 17 اے کلاس VI اسٹیلتھ فریگیٹس الہندر گیری ※ صرف ایک جہاز نہیں ہے، بلکہ یہ ہمارے 6,670 ٹن کے مقامی شپ یارڈ کے ایک ان انڈیا ※ جذبے اور انجینئرنگ کی صلاحیتوں کا مجسمہ ہے۔ ہندوستانی بحریہ کے وارشپ ڈیزائن بیورو میں اندرون خانہ ڈیزائن کیا گیا اور ممبئی کے مزگون ڈاک شپ بلڈرز لمیٹڈ میں بنایا گیا، یہ فریگیٹ پہلے کے ڈیزائنوں سے ایک نسل کی چھلانگ ہے۔ 75 فیصد سے زیادہ مقامی مواد کے ساتھ، یہ جہاز گھریلو صنعتی ماحولیاتی نظام کی پختگی کو اجاگر کرتا ہے، جواب 200 سے زیادہ چھوٹے، چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری اداروں میں پھیلا ہوا ہے۔ مہندر گیری، جو ایک مشترکہ ڈیزل یا گیس پروپلشن پلانٹ سے چلتا ہے، تیز رفتار اعلیٰ برداشت استعداد اور کثیر جہتی سمندری کارروائیوں کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ جہاز کا ہتھیاروں کا سوٹ عالمی معیار کا ہے، جس میں سپر سونک سطح سے سطح تک مار کرنے والے میزائل، درمیانی فاصلے تک مار کرنے والے سطح سے ہوا تک مار کرنے والے میزائل، اور ایک خصوصی اینٹی سب میرین وارفیئر سوٹ ہے۔ یہ نظام جدید ترین جنگی نظم و نسق کے نظام کے ذریعے بغیر کسی رکاوٹ کے مربوط ہیں، جس سے عملے کو خطرات کا درستگی کے ساتھ جواب دینے کا موقع ملتا ہے۔ اسٹیلتھ فریگیٹ کا لچکدار مشن پروفائل اسے اعلیٰ شدت کی لڑائی سے لے کر انسانی امداد اور آفات سے متعلق امداد تک ہر چیز کے لیے مثالی بناتا ہے۔ کیپٹن مدھوال نے کہا کہ ہماری بحریہ کی بحر ہند میں موجودگی جاری ہے، چاہے وہ خلیج فارس ہو یا آبنائے ملاکا۔ جب بھی کوئی بحران آتا ہے، چاہے وہ انخلا کی کارروائیاں ہوں یا انسانی امداد، ہماری بحریہ ہمیشہ سب سے آگے رہتی ہے۔ ہماری بحریہ ہندوستان کی اقدار اور عزم کی علامت ہے۔ آئی این ایس مہندر گیری کی شمولیت ہماری بحریہ کی طاقت، اقدار اور عزم کو مزید مضبوط کرے گی۔

سنت رسولؐ کا اہتمام اور باہمی محبت ہماری زندگی کی کامیابی کا راستہ ہے

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم، محلہ نور گنج، پکھرایاں، ضلع کانپور دیہات میں ایک روزہ عظیم الشان جلسۂ شہدائے اسلام منعقد ہوا

پکھرایاں کانپور (پریس نیوز) مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم، محلہ نور گنج، پکھرایاں، ضلع کانپور دیہات میں ایک روزہ عظیم الشان جلسۂ شہدائے اسلام منعقد ہوا، جس میں ملک کے معروف علماء کرام نے شرکت کی اور اپنے علمی و اصلاحی خطابات سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔ حضرت مولانا عبدالماجد صاحب قاسمی ناظم مدرسہ و صدر جمعیت علماء کانپور دیہات کی صدارت میں منعقد ہونے والے اس پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے دارالعلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ کے استاذ حدیث حضرت مولانا مفتی محمد زید مظاہری ندوی نے شرکت فرمائی انہوں نے اپنے گراں قدر اور قیمتی خطاب میں کہا کہ اہل اللہ اور اکابر دین نے اپنی پوری زندگی اس مقصد کے لیے وقف کر دی کہ امت کے ہر فرد تک دین اسلام کی صحیح تعلیمات پہونچ جائیں، لوگوں کے سامنے اللہ اور اس کے رسول کا پیغام آجائے، گمراہی کی طرف جانے والا انسان راہ ہدایت اختیار کرے اور معاشرہ دینی اقدار سے آراستہ ہو جائے اس مقصد کے لیے انہوں نے بے شمار قربانیاں پیش کیں اور آخری سانس تک علوم نبوت کی ترویج اور اصلاح معاشرہ کی جدوجہد جاری رکھی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس علاقے پر بزرگوں کی خصوصی توجہات رہی ہیں، خصوصاً حضرت مولانا صدیق احمد باندویؒ کی دینی خدمات اور تربیتی اثرات آج بھی یہاں نمایاں طور پر محسوس ہوتے ہیں اس کے علاوہ دیگر اکابر بھی وقتاً فوقتاً اس علاقے میں تشریف لاتے رہے، جن کے فیوض و برکات آج تک باقی ہیں اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس مشن کو آگے بڑھائیں، اپنے علاقے میں دینی ماحول کو فروغ دیں، مدارس کے نظام تعلیم و تربیت کو مضبوط بنائیں اور نئی نسل کی ایسی تربیت کریں کہ ان کے اندر سنت رسول سے محبت اور اس پر عمل کا جذبہ پیدا ہو ہماری زندگی کے ہر شعبے، خواہ وہ عبادات ہوں، معاملات، اخلاق، کھانے پینے کے آداب یا سونے جاگنے کے معمولات، ہر جگہ سنت رسول پر عمل کرنا ہماری عادت ہو، انہوں نے مزید کہا کہ بہت سی ایسی سنتیں ہیں جنہیں ہم معمولی سمجھ کر ترک کر دیتے ہیں، حالانکہ انہی پر عمل کرنے سے ہماری زندگی سنور سکتی ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، جس کا ہمیں شکر ادا کرنا چاہئے اگر ہم ناشکری، تکبر اور باہمی اختلافات میں مبتلا ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں واپس بھی لے سکتا ہے مفتی صاحب نے اہل مدارس کو خصوصی نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ وہ باہمی محبت، اخوت اور رواداری کے ساتھ مل جل کر کام کریں، ایک دوسرے کی برائی سے اجتناب کریں، دلوں میں بغض و عناد نہ رکھیں اور طلبہ کی دینی، اخلاقی اور عملی تربیت پر خصوصی توجہ دیں اگر کسی میں اصلاح کی ضرورت محسوس ہو تو اخلاص، محبت اور تنہائی میں خیر خواہی کے جذبے کے ساتھ اس کی اصلاح کی جائے، یہی ہمارے اکابر کا طریقہ رہا ہے اور اسی کے مثبت نتائج سامنے آتے ہیں۔ جلسے سے معروف مقرر مولانا نعمت اللہ قاسمی اور نوجوان عالم دین مفتی محمد شاہد قاسمی نے بھی خطاب فرمایا، پروگرام کا آغاز مولانا عبدالواحد قاسمی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔

Printed and Published by **MR. KAMAR AHMED MOHAMMED UMER ANSARI** on behalf of **ADAA PRODUCTION PVT LTD**. at **SOMANI PRINTING PRESS** Unit No.4, Gr. Floor. N.K. Ind. Estate, off Aarey Road, Near Parvasi. Ind. Estate, Gate No.2, Goregaon (E), Mumbai-400063

زمبابوے ٹی-20 سیریز کیلئے ٹیم انڈیا کا اعلان

سنجو سیمسن باہر، مینک یادو کی واپسی، ان کیپڈ کھلاڑیوں کو بھی موقع

زمبابوے ٹی-20 سیریز کے لئے ٹیم انڈیا کا اعلان ہوگیا۔ اسکواڈ سے اسٹار وکٹ کیپر بلے باز سنجو سیمسن کا نام غائب رہا۔ ٹیم انڈیا میں 15 سال کے ویبھو سوریہ ونشی کو اس سیریز میں بھی جگہ دی گئی ہے۔ جیسے انگلینڈ کے خلاف دوسرے ٹی-20 میں ہندوستان کی پلیئنگ الیون سے سنجو سیمسن کی جگہ ویبھو کو جگہ دی گئی تھی۔ بھارتیہ کرکٹ کنٹرول بورڈ (بی سی سی آئی) نے پیر (06 جولائی) کو زمبابوے کے خلاف ہونے والی تین میچوں کی ٹی-20 سیریز کے لئے 15 رکنی ٹیم انڈیا کا اعلان کردیا ہے۔ اسکواڈ سے وکٹ کیپر بلے باز سنجو سیمسن کا نام غائب رہا۔ وہیں، تیز گیند باز مینک یادو کی واپسی ہوئی۔ اس کے علاوہ کچھ اَن کیپڈ کھلاڑیوں کو بھی اسکواڈ کا حصہ بنایا گیا ہے۔ سیریز 23 جولائی سے شروع ہوگی، جس کے لئے ٹیم انڈیا زمبابوے کا دورہ کرے گی۔ سبھی میچ ہرارے میں ہوں گے۔ ہندوستان بنام زمبابوے ٹی-20 سیریز کا شیڈول بھی سامنے آگیا ہے۔ پہلا میچ 3 جولائی (جمعرات) سے ہرارے میں کھیلا جائے گا۔ دوسرا میچ 25 جولائی (ہفتہ) کے روز بھی ہرارے میں کھیلا جائے گا۔ جبکہ ہرارے کے میدان پر ہی تیسرا میچ 26 جولائی (اتوار) کو کھیلا جائے گا۔ وہیں ٹیم انڈیا میں 15 سال کے ویبھو سوریہ ونشی کو اس سیریز میں بھی جگہ دی گئی ہے۔ جیسے انگلینڈ کے خلاف دوسرے ٹی-20 میں ہندوستان کی پلیئنگ الیون سے سنجو سیمسن کی جگہ ویبھو کو جگہ دی گئی تھی۔ ویسے ہی اسکواڈ میں بھی سنجو کی جگہ ویبھو کو موقع دیا ہے۔ حالانکہ بورڈ نے سنجو سیمسن کے باہر ہونے کی کوئی وجہ نہیں بتائی ہے۔ گزشتہ 2 سال سے چوٹ کی وجہ سے باہر چل رہے تیز گیند باز مینک یادو کو بھی ٹیم کا حصہ بنایا گیا ہے۔ انہوں نے ہندوستان کے لئے گزشتہ میچ اکتوبر 2024 میں کھیلا تھا۔ اس کے علاوہ بائیں ہاتھ کے اسٹار بلے باز رنکو سنگھ کی بھی واپسی ہوئی ہے۔ رنکو سنگھ نے مین ان بلو کے لئے گزشتہ میچ اس سال فروری میں کھیلا تھا۔ آئرلینڈ اور انگلینڈ ٹی-20 سیریز میں انہیں جگہ نہیں ملی تھی۔ وہیں ٹیم میں اَن کیپڈ تیز گیند باز نیش ٹھاکر، اشوک شرما اور وکٹ کیپر بلے باز پربھسمرن سنگھ کو شامل کیا گیا۔ یش اور پربھسمرن پنجاب کنگس کے لئے کھیلتے ہیں۔

ناروے نے برازیل کو 2-1 سے شکست دے کر ٹورنامنٹ سے کیا باہر

نیمار نے کہا کہ انہوں نے بہت کوشش کی لیکن اب سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ میں نے میٹ لائف اسٹیڈیم سے ہی اپنے انٹرنیشنل کیریئر کا آغاز کیا تھا

برازیل کے اسٹار اسٹرائیکر نیمار نے انٹرنیشنل فٹبال سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے اپنے 16 سالہ بین الاقوامی کیریئر کے اختتام کا اعلان نیو جرسی کے میٹ لائف اسٹیڈیم میں کیا۔ اہم بات یہ ہے کہ اسی اسٹیڈیم میں انہوں نے بین الاقوامی کیریئر کا آغاز 2010 میں کیا تھا۔ نیمار نے 2026 کے فیفا عالمی کپ سے برازیل کے باہر ہونے کے بعد افسردہ ہو کر بین الاقوامی فٹبال سے ریٹائرمنٹ کا فیصلہ لیا۔ راؤنڈ آف 16 میں برازیل کو ناروے سے 1-2 سے شکست ہوئی۔ اس میچ میں برازیل کا واحد گول نیمار نے ہی کیا۔ راؤنڈ آف 16 میں ناروے کے ذریعہ برازیل کی شکست کے بعد نیمار نے کہا کہ انہوں نے بہت کوشش کی، لیکن اب سب کچھ ختم ہو چکا ہے۔ انھوں نے کہا کہ ''میں نے میٹ لائف اسٹیڈیم سے ہی اپنے انٹرنیشنل کیریئر کا آغاز کیا تھا اور اب اسی اسٹیڈیم پر اپنے انٹرنیشنل کیریئر کا سفر مکمل کر رہا ہوں۔'' نیمار کے ریٹائرمنٹ کے ساتھ ہی انھوں نے برازیل کو چمپئن بنانے کا جو خواب کئی مواقع پر ظاہر کیا تھا، وہ خواب بھی نامکمل رہ گئی۔ برازیل کو عالمی کپ جتانے کی امیدوں کے ساتھ نیمار نے فٹبال کی دنیا میں قدم رکھا تھا۔ لیکن 16 سالوں کے اپنے کیریئر کے دوران وہ اپنا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں کر سکے۔ نیمار نے 2014، 2018، 2022 اور 2026 کے فیفا عالمی کپ میں برازیل کی نمائندگی کی۔ ان 4 عالمی کپ میں انہوں نے 9 گول داغے۔ نیمار نے برازیل کے لیے 130 انٹرنیشنل مقابلے کھیلے جن میں انہوں نے مجموعی طور پر 80 گول داغے ہیں۔ وہ برازیل کے لیے سب سے زیادہ گول کرنے والے کھلاڑی ہیں۔ برازیل کو 2013 کا فیفا کنفیڈریشن کپ جتانے میں اور 2016 اولمپک چمپئن بنانے میں نیمار کا اہم کردار رہا تھا۔ قبل ازیں ناروے نے برازیل کو شکست دے کر فیفا عالمی کپ 2026 کے کوارٹر فائنل میں جگہ بنالی۔ ناروے نے راؤنڈ آف 16 میں برازیل کو 2-1 سے شکست دی۔ ناروے نے میچ کے پہلے 2 گول کیے اور برازیل نے سنبھلنے کی کوشش کی، لیکن تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ پہلے ہاف کے بغیر گول کے برابر رہنے کے بعد دوسرے ہاف میں ایرلنگ ہالینڈ نے برازیل کے خلاف پہلا گول داغا۔ ہالینڈ نے پہلا گول 79 ویں منٹ میں کیا، اور پھر میچ کا دوسرا گول 90 ویں منٹ میں ہالینڈ کے ہی بوٹ سے ہوا۔ ان 2 گولوں کی بدولت ناروے نے برازیل کو شکست دے دی۔ حالانکہ اضافی وقت میں نیمار نے ناروے کی 0-2 کی برتری کو 1-2 کی برتری میں بدل دیا، لیکن یہ برازیل کو فتح دلانے اور کوارٹر فائنل میں جگہ دلانے کے لیے کافی نہیں تھا۔ اس شکست کے نتیجے میں ٹورنامنٹ کی سب سے کامیاب ٹیم برازیل کا فیفا عالمی کپ 2026 کے راؤنڈ آف 16 میں ہی سفر ختم ہو گیا۔ 2002 میں آخری بار چمپئن بننے کے بعد برازیل نے 7 ناک آؤٹ مقابلے عالمی کپ میں کھیلے اور ہر بار اسے یوروپین ٹیم سے شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جی ہاں، فیفا فٹبال ورلڈ کپ 2026 کے راؤنڈ آف 16 (پری کوارٹر فائنل) میں ایک بہت بڑا اپ سیٹ ہوا ہے جہاں ناروے نے پانچ بار کی عالمی چیمپئن برازیل کو 1-2 سے شکست دے کر ٹورنامنٹ سے باہر کر دیا ہے۔ یہ میچ 6 جولائی 2026 کو امریکہ کی ریاست نیو جرسی کے میٹ لائف اسٹیڈیم میں کھیلا گیا۔ ناروے کے اسٹار اسٹرائیکر ایرلنگ ہالینڈ نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے میچ کے 79 ویں اور 90 ویں منٹ میں دو گول اسکور کر کے اپنی ٹیم کی جیت یقینی بنائی۔ برازیل کی طرف سے واحد گول میچ کے آخری لمحات میں نیمار جونیئر نے پنالٹی کک پر اسکور کیا۔ ناروے کی تاریخ: ناروے نے فٹبال ورلڈ کپ کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کوارٹر فائنل کے لیے کوالیفائی کیا ہے۔ برازیل کی قبل ازوقت رخصتی: 1990 کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ برازیل کی ٹیم کوارٹر فائنل تک رسائی حاصل کیے بغیر ٹورنامنٹ سے باہر ہوئی ہے۔ ان کا لگاتار 8 ورلڈ کپ میں کم از کم کوارٹر فائنل تک پہنچنے کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے۔ نیمار کی ریٹائرمنٹ: اس مایوس کن شکست کے بعد برازیل کے اسٹار کھلاڑی نیمار جونیئر نے انٹرنیشنل فٹبال سے ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا ہے۔

امریکی کھلاڑی سے ہٹالی گئی پابندی، بلجیم نے سخت ناراضگی کا کیا اظہار

فیفا کے فیصلے پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے بلجیم کے سیاست دانوں اور فٹ بال حکام نے کہا کہ ''شرم آنی چاہیے

فیفا نے امریکی کھلاڑی فولارین بالوگان پر عائد ایک میچ کی پابندی ہٹالی ہے، جس پر بلجیم نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 کے راؤنڈ آف 16 میں بلجیم اور یو ایس اے کا مقابلہ ہونا ہے۔ پابندی کے باعث فولارین بالوگن بلجیم کے خلاف ہونے والے مقابلے سے باہر ہو جاتے۔ لیکن فیفا کی جانب سے پابندی ہٹائے جانے کے بعد اب وہ اس مقابلے میں امریکہ کے لیے دستیاب رہیں گے۔ بلجیم نے اس فیصلے کے لیے فیفا پر ٹرمپ کے آگے جھکنے کا الزام عائد کیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق بالوگان سے پابندی ہٹانے کا فیصلہ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور فیفا کے صدر جیانی انفینٹینو کے درمیان فون پر ہوئی بات چیت کے فوراً بعد لیا گیا ہے۔ رپورٹس کے مطابق ٹرمپ نے فیفا کے صدر کو اپنے فیصلے پر دوبارہ غور کرنے کے لیے کہا تھا، جس کے بعد فیفا نے بالوگان کے ریڈ کارڈ کو تو منسوخ نہیں کیا لیکن انہیں کھیلنے کی اجازت دے دی۔ فیفا نے اپنے بیان میں صاف طور پر کہا کہ بالوگان کی معطلی کو ایک سال کے لیے عارضی طور پر ہٹا دیا گیا ہے۔ اگر بالوگان اس دوران پھر سے کوئی غلطی کرتے ہیں تو ان کی سزا کو معطل کرنے کے فیصلے کو منسوخ کر دیا جائے گا اور انہیں اپنی سزا بھگتنی ہوگی۔ فیفا کے عدالتی ادارے کے پاس تادیبی کارروائی کو مکمل طور سے یا جزوی طور پر ختم کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ فولارین بالوگان سے پابندی ہٹنے کے بعد امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے فیفا کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ٹیکس' پر لکھا کہ ''صحیح قدم اٹھانے اور ایک بڑی ناانصافی کا ازالہ کرنے پر فیفا کا شکریہ۔'' قابل ذکر ہے کہ بالوگان پر بوسنیا اینڈ ہرزیگووینا کے خلاف کھیلے گئے گزشتہ مقابلے میں ایک میچ کی پابندی عائد کی گئی تھی۔ انہیں اس مقابلے میں ریڈ کارڈ دکھایا گیا تھا۔ فیفا کے بالوگن پر عائد پابندی عارضی طور پر ختم کرنے کے فیصلے پر بلجیم کے سیاست دانوں اور فٹ بال حکام نے سخت اعتراض ظاہر کیا ہے۔ انہوں نے فیفا کے فیصلے پر ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ شرم آنی چاہیے، یہ ورلڈ کپ کے شبیہ کو داغدار کرنے والا قدم ہے۔ فیفا ورلڈ کپ 2026 میں امریکی فٹبال کھلاڑی فولارین بالوگن پر عائد ایک میچ کی خودکار پابندی کو فیفا نے معطل کر دیا ہے، جس پر بلجیم کی فٹبال ایسوسی ایشن اور یوئیفا نے شدید ناراضگی اور حیرت کا اظہار کیا ہے۔ یہ تنازع اس وقت کھڑا ہوا جب راؤنڈ آف 16 میں امریکہ اور بلجیم کے اہم مقابلے سے ٹھیک پہلے فیفا کی ڈسپلنری کمیٹی نے ایک انتہائی غیر معمولی فیصلہ سناتے ہوئے امریکی اسٹرائیکر بالوگن کی سزا کو ایک سال کے لیے آزمائشی بنیادوں پر معطل کر دیا۔

ہندوستان کیلئے کرو یا مرو کا مقابلہ:

انگلینڈ کے خلاف ہندوستان کو سیریز بچانے کا آخری موقع

منگل کو ٹرینٹ برج میں کھیلے جانے والے تیسرے ٹی ۲۰ر میچ میں ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سامنے انگلینڈ کے خلاف کرو یا مرو کا چیلنج ہوگا۔ ہندوستانی ٹیم پانچ میچوں کی اس سیریز کو ا-ار سے برابر کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی۔ منگل کو ٹرینٹ برج میں کھیلے جانے والے تیسرے ٹی ۲۰ر میچ میں ہندوستانی کرکٹ ٹیم کے سامنے انگلینڈ کے خلاف کرو یا مرو کا چیلنج ہوگا۔ ہندوستانی ٹیم پانچ میچوں کی اس سیریز کو ا-ار سے برابر کرنے کی ہر ممکن کوشش کرے گی کیونکہ میزبان انگلینڈ نے مانچسٹر میں شاندار طریقے سے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے سیریز میں ۰-ا کی برتری حاصل کر لی ہے۔ خیال رہے کہ چیسٹر لی اسٹریٹ میں کھیلا جانے والا پہلا میچ بارش کی نذر ہو گیا تھا۔ دوسرے ٹی ۲۰ر میں انگلینڈ نے ۱۹۱ر رنز کے بڑے ہدف کا تعاقب کرتے ہوئے ۴ر وکٹ باقی رہ کر فتح حاصل کی اور سیریز پر اپنی گرفت مضبوط کر لی۔ اس ہار نے ایک بڑے اسکور کا دفاع کرنے میں ہندوستانی بالرز کی ناکامی کو بے نقاب کر دیا ہے اور کپتان شریاس ایّر کی نوجوان ٹیم پر دباؤ بڑھا دیا ہے۔ انگلینڈ کی ٹیم اس وقت زبردست فارم میں ہے۔ گزشتہ میچ میں جیکب بیتھل کی ۴۶ر گیندوں پر ۷۶ر رنز کی طوفانی اننگز اور ہیری بروک کی محض ۱۵ر گیندوں پر دھماکے دار ۳۹ر رنز نے ٹیم کا اعتماد آسمان پر پہنچا دیا ہے۔ بولنگ میں سیم کرن (۳/۳۳) کی نپی تلی گیند بازی، جوفرا آرچر کی تیز رفتار اور عادل رشید کی اسپن جادوگری انگلینڈ کو ہوم گراؤنڈ پر انتہائی مضبوط بناتی ہے۔ دوسری طرف ہندوستان کے لیے اصل پریشانی بلے بازی نہیں بلکہ بولنگ ہے۔ مانچسٹر میں ہندوستانی بلے بازوں نے ۱۹۰/۷ کا مضبوط اسکور بنایا تھا، جس میں ابھیشیک شرما نے ۲۴ر گیندوں پر ۴۳ر رنز بنا کر اپنی شاندار فارم برقرار رکھی۔ ایشان کشن نے ۴۹ر رنز کی ذمہ دارانہ اننگز کھیلی۔ شریاس نے ۳۷ر رنز کا تعاون دیا۔ ویبھو سوریا ونشی نوجوان نے اپنے ڈیبیو میچ میں دوشاندار چھکے لگا کر اپنے ٹیلنٹ کی جھلک دکھائی۔ تاہم، عرشدیپ سنگھ کی ۳ر وکٹوں اور اکشر پٹیل کی کفایتی بالنگ کے باوجود دیگر باؤلرز تسلسل برقرار نہ رکھ سکے اور انگلینڈ نے آسانی سے ہدف حاصل کر لیا۔ توقع ہے کہ یہاں کی پچ ایک بار پھر بلے بازوں کے لیے سازگار ہوگی۔ اس میدان پر کھیلے گئے گزشتہ تین میچوں میں پہلی اننگز کے اسکور ۱۷۵، ۲۱۵ اور ۲۳۲ رن رہے ہیں، جس سے ایک اور ہائی اسکورنگ مقابلے کی امید ہے۔ موسم: محکمہ موسمیات کے مطابق موسم سازگار رہے گا اور ہلکی بوندا باندی کا امکان بہت کم ہے، اس لیے پورے ۲۰ اوورز کا میچ دیکھنے کو ملے گا۔ دونوں ٹیموں کی ممکنہ پلیئنگ الیون: انگلینڈ: فلپ سالٹ، جوس بٹلر، ہیری بروک (کپتان)، جیکب بیتھل، ٹام بینٹن، سیم کرن، ول جیکس، لیام ڈاوسن، عادل رشید، جوفرا آرچر اور جوش ٹونگ۔ ہندوستان: ویبھو سوریہ ونشی، ابھیشیک شرما، ایشان کشن، شریاس ایّر (کپتان)، تلک ورما، شیوم دوبے، ہرشیت رانا، اکشر پٹیل، روی بشنوئی یا واشنگٹن سندر، ارشدیپ سنگھ اور ورون چکرورتی۔

دی اوڈیسی'' کو بائیکاٹ کا سامنا، مغربی صحارا میں شوٹنگ اہم وجہ

صحارا انٹرنیشنل فلم فیسٹیول فلم ''اوڈیسی'' کے باضابطہ بائیکاٹ کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ تنازع اس بات سے پیدا ہوا

صحارا انٹرنیشنل فلم فیسٹیول فلم ''اوڈیسی'' کے باضابطہ بائیکاٹ کا مطالبہ کیا ہے۔ یہ تنازع اس بات سے پیدا ہوا جب ڈائریکٹر کرسٹوفر نولن نے متنازع علاقے مغربی صحارا کے شہر داخلہ میں کچھ مناظر فلمائے۔ فلم ''دی اوڈیسی'' ممکنہ طور پر سال کی سب سے زیادہ متوقع فلموں میں سے ایک ہے، لیکن اسے صحارا انٹرنیشنل فلم فیسٹیول میں کوئی پذیرائی نہیں ملی۔ فیسٹیول کے منتظمین نے اس فلم کے بائیکاٹ کی اپیل کی ہے کیونکہ اس کے کچھ مناظر متنازع علاقے مغربی صحارا میں فلمائے گئے ہیں۔ فلم ''اوڈیسی'' ایک تاریخی ڈراما ہے جو ۷ر جولائی کو دنیا بھر میں ریلیز کے لیے مقرر ہے۔ اس کے کچھ مناظر داخلہ میں فلمائے گئے ہیں، اور اس میں اداکارہ زینڈیا اور اداکار میٹ ڈیمن شامل ہیں۔ یہ معدنی وسائل سے مالا مال سابقہ ہسپانوی کالونی ۱۹۷۵ء سے زیادہ تر مراکش کے کنٹرول میں ہے، لیکن اقوام متحدہ کے مطابق اسے ایک غیر خودمختار علاقہ سمجھا جاتا ہے۔ مراکش اور الجیریا کی حمایت یافتہ پولیساریو فرنٹ کے درمیان طویل عرصے سے تنازع جاری ہے، جو صحراوی عوام کی آزادی چاہتی ہے۔ فیسٹیول نے بیان میں کہا ''جب کرسٹوفر نولن پریمیئر کے ریڈ کارپیٹ پر قدم رکھیں گے تو وہ بین الاقوامی قانون، خاص طور پر صحراوی عوام کے اپنے علاقے اور وسائل پر حق کی خلاف ورزی پر بھی قدم رکھ رہے ہوں گے، جن کا مبینہ طور پر مراکش کی طرف سے غیر قانونی طور پر استحصال کیا جا رہا ہے۔'' انہوں نے مزید کہا کہ صحارا فلم فیسٹیول عوام سے عمومی بائیکاٹ کی اپیل کرتا ہے کیونکہ کرسٹوفر نولن نے داخلہ کو فلم کی شوٹنگ کے لیے منتخب کیا۔'' صحارا انٹرنیشنل فلم فیسٹیول، جو الجزائر میں قائم صحراوی مہاجر کیمپوں میں منعقد ہوتا ہے، نے گزشتہ سال بھی کرسٹوفر نولن سے درخواست کی تھی کہ وہ ان علاقوں میں فلمائے گئے مناظر کو شامل نہ کریں۔ ہسپانوی اداکار جاویئر بارڈیم کو فیسٹیول کے بیان میں یہ کہتے ہوئے نقل کیا گیا کہ ''میں نولن کو مشورہ دوں گا کہ وہ صحراوی عوام کے خلاف مراکش حکومت کے جبر کی تاریخ کو سمجھیں۔'' مراکش کا مؤقف ہے کہ ویسٹرن صحارا اس کی ریاست کا لازمی حصہ ہے اور وہ اسے ایک خودمختار علاقے کے طور پر انتظام دینے کی تجویز دیتا ہے۔ دوسری جانب پولیساریو فرنٹ ایک ریفرنڈم کے ذریعے خود ارادیت کے حق کا مطالبہ جاری رکھے ہوئے ہے۔

آن لائن منفی ردعمل کے باوجود ''الفا'' نے پہلے ویک اینڈ میں ۵۸ر کروڑ کما لیے

وائی آر ایف اسپائی یونیورس کی نئی فلم ''الفا''، جس میں عالیہ بھٹ، شروری، انل کپور، اور بوبی دیول شامل ہیں

وائی آر ایف اسپائی یونیورس کی نئی فلم ''الفا''، جس میں عالیہ بھٹ، شروری، انل کپور، اور بوبی دیول شامل ہیں، ریلیز کے وقت سوشل میڈیا پر ملے جلے بلکہ زیادہ تر منفی ردعمل کے باوجود تھیٹرز میں اچھی خاصی ناظرین کی تعداد کھینچنے میں کامیاب رہی۔ وائی آر ایف اسپائی یونیورس کی نئی فلم ''الفا''، جس میں عالیہ بھٹ، شروری، انل کپور، اور بوبی دیول شامل ہیں، ریلیز کے وقت سوشل میڈیا پر ملے جلے بلکہ زیادہ تر منفی ردعمل کے باوجود تھیٹرز میں اچھی خاصی ناظرین کی تعداد کھینچنے میں کامیاب رہی۔ شیوروِیل کی ہدایت کاری میں بننے والی اس فلم نے ریلیز کے گرد پھیلی شدید منفی مہم کے باوجود مضبوط آغاز کیا اور پہلے ویک اینڈ پر اچھا بزنس کرنے میں کامیاب رہی۔ فلم نے ہندوستان میں پہلے دن ۲۵ء۹ر کروڑ روپے کمائے، دوسرے دن ۱۱ء۵۰ر کروڑ اور تیسرے دن ۱۳ء۲۵ر کروڑ روپے کا کاروبار کیا۔ اس طرح فلم کا ہندوستان میں پہلے ویک اینڈ کا کل نیٹ کلیکشن ۳۴ر کروڑ روپے (جبکہ گراس ۴۰ء۸۰ر کروڑ روپے) رہا۔ اوورسیز مارکیٹ میں فلم نے ۱۸ر کروڑ روپے کمائے، جس کے بعد تین دنوں میں عالمی سطح پر کل کلیکشن ۵۸ء۸۰ر کروڑ روپے تک پہنچ گیا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ فلم ویک ڈیز میں کیسا پرفارم کرتی ہے اور کیا یہ لائف ٹائم میں مضبوط کلیکشن حاصل کر پاتی ہے یا نہیں۔ فلم ''وار ۲'' کی بڑی ناکامی اور ''ٹائیگر ۳'' کی کمزور کارکردگی کے بعد، اگر یہ فلم ۱۰۰ر کروڑ روپے سے زیادہ کماتی ہے تو اسے کامیابی تصور کیا جائے گا۔ تاہم، فلم کا بجٹ کافی زیادہ ہے، اس لیے موجودہ رفتار کے حساب سے اس کا مکمل باکس آفس ہٹ ہونا مشکل نظر آتا ہے۔ فلم ''بے بی ڈی ڈائی ڈو'' ا باکس آفس اوپننگ ویک اینڈ: اس ہفتے کی ایک اور نئی ریلیز، ہما قریشی کی فلم ''بے بی ڈوڈائی ڈو'' وشبت ریویوز ملے، لیکن یہ بات اس کی کمائی میں نظر نہیں آئی۔ یہ کرائم تھرلر اپنے پہلے ویک اینڈ میں صرف ۸۱ء۱ر کروڑ روپے ہی کما سکی۔ فلم ''ویلکم ٹو دی جنگل'' کی مضبوط کارکردگی جاری: سنیل شیٹی، اکشے کمار اور ارشد وارثی کی فلم ''ویلکم ٹو دی جنگل'' نے پہلے ہفتے میں ۹۳ر کروڑ روپے کمائے اور دوسرے ویک اینڈ پر مزید ۷۵ء۲۱ر کروڑ روپے حاصل کیے۔ فلم کا ۱۰ر دنوں کا مجموعی کلیکشن اب ۹۰ء۱۱۴ر کروڑ ہے، جبکہ عالمی سطح پر اس نے ۷۵ء۱۶۶ر کروڑ روپے کما لیے ہیں۔ امتیاز علی کی ہدایت کاری میں بننے والی فلم ''میں واپس آؤں گا'' جس میں دلجیت دوسانجھ، شروری، ویدانگ رائنا اور نصیر الدین شاہ شامل ہیں، نے مختلف نئی ریلیز کے باوجود اپنے چوتھے ویک اینڈ میں ۲۵ر کروڑ روپے کمائے۔ اس کا چوتھے ویک اینڈ کا کاروبار تقریباً پہلے ویک اینڈ جیسا ہی رہا اور اب ۲۴ر دنوں کا مجموعی کلیکشن ۵۷ء۵۰ر کروڑ تک پہنچ گیا ہے۔

برازیل اور نیمار کا خواب چکنا چور کرنے والے ایرلنگ ہالینڈ کو 'گول مشین' یونہی نہیں کہا جاتا

میدان میں ہالینڈ کا جارحانہ انداز انہیں ایک مشین کی طرح بنا دیتا ہے، لیکن ذاتی زندگی میں وہ نہایت حساس انسان ہیں۔ چمپئنز لیگ جیتنے کے بعد ان کی آنکھوں میں آنے والے آنسو پوری دنیا نے دیکھے تھے۔

تاریخ تھی 30 مئی 2019۔ پولینڈ کے شہر لوبلن کا اسٹیڈیم تماشائیوں سے بھرا ہوا تھا۔ فیفا انڈر-20 عالمی کپ کے گروپ مرحلہ کے ایک 'کرو یا مرو' مقابلہ میں ناروے کا سامنا ہونڈوراس سے تھا۔ ناروے کو بڑی جیت درکار تھی۔ ایسے دباؤ کے ماحول میں تقریباً 18 سال کا ایک لمبا قد، مضبوط جسم والا اسٹرائیکر میدان میں اترا۔ کھیل کے صرف ساتویں منٹ میں ہی اس نے گول کر دیا۔ حریف ٹیم کے دفاعی کھلاڑی ہر بار اسے روکنے کے لیے نئی نئی حکمتِ عملیاں اپناتے، لیکن وہ اپنی برق رفتار دوڑ اور شاندار فنشنگ کی طاقت پر ہر کوشش ناکام بنا دیتا۔ پہلے ہاف میں ملنے والی چاروں پینالٹیوں کو گول میں تبدیل کرتے ہوئے اس نے ناروے کو 0-5 کی یکطرفہ برتری دلا دی۔ دوسرے ہاف کے آغاز کے ساتھ ہی مخالف ٹیم کی مشکلات مزید بڑھ گئیں۔ وہ یکے بعد دیگرے شاندار گول کرتا گیا۔ میچ ختم ہونے تک ناروے نے 0-12 سے تاریخی فتح حاصل کر لی تھی، جن میں سے اکیلے نو گول اسی کھلاڑی کے نام تھے۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ فیفا انڈر-20 عالمی کپ کی تاریخ میں آج تک کوئی دوسرا کھلاڑی یہ کارنامہ نہیں دہرا سکا۔ آج یہی لڑکا بین الاقوامی سطح پر ناروے کی قومی ٹیم کی تاریخ کا سب سے زیادہ گول کرنے والا کھلاڑی بن چکا ہے۔ اس کا نام ہے ایرلنگ ہالند، جو اب 'گول مشین' کے نام سے مشہور ہے۔ دفاعی کھلاڑی ان کا نام سن کر ہی پریشان ہو جاتے ہیں، لیکن ایرلنگ ہالند کی کہانی کسی بڑے شہر یا مشہور فٹبال اکیڈمی سے شروع نہیں ہوئی تھی۔ ان کا بچپن ناروے کے ایک چھوٹے سے قصبے برائنے میں گزرا، جہاں فٹبال کا جنون موجود تھا۔ بچپن میں ہالند نہ اتنے لمبے تھے اور نہ ہی جسمانی طور پر اتنے مضبوط۔ ابتدا میں انہوں نے اپنی تکنیک، رفتار اور گیند پر قابو پانے کی صلاحیت کو نکھارا۔ نوعمری میں اچانک قد اور جسمانی طاقت میں اضافہ ہوا تو یہی کھلاڑی دنیا کے خطرناک ترین اسٹرائیکرز میں شمار ہونے لگا۔ 21 جون کو 26 برس کے ہونے والے ہالند کی پیدائش انگلینڈ کے شہر لیڈز میں ہوئی تھی۔ جب وہ 3 سال کے تھے تو ان کا خاندان ناروے کے شہر برائنے منتقل ہو گیا۔ ان کے والد الفی ہالند سابق پیشہ ور فٹبالر رہ چکے ہیں، جبکہ ان کی والدہ گریمار یتا براوٹ سابق ایتھلیٹ ہیں اور ناروے کی ہیپٹاتھلون چمپئن رہ چکی ہیں۔ ان کے دادا بھی معروف رنر تھے۔ ہالند نے 5 سال کی عمر میں برائنے ایف اے کی اکیڈمی سے فٹبال کا آغاز کیا اور بعد میں اسی کلب سے اپنے پیشہ ورانہ کیریئر کی شروعات کی۔ وہ اسابیل ہاؤگسنگ یوہانسن کے ساتھ رشتہ میں ہیں اور دسمبر 2024 میں دونوں ایک بیٹے کے والدین بنے۔ ایرلنگ کے والد الفی ہالند بھی ناروے کی قومی ٹیم کی نمائندگی کر چکے ہیں اور 1994 کے عالمی کپ اسکواڈ کا حصہ تھے۔ بچپن سے ایرلنگ نے والد سے عالمی کپ کی کہانیاں سنیں۔ یہی وجہ تھی کہ جب انہیں پہلی بار عالمی کپ کھیلنے کا موقع ملا تو وہ صرف اپنے لیے نہیں بلکہ والد کے ادھورے خواب کو پورا کرنے کے جذبے کے ساتھ میدان میں اترے۔ بہرحال، فیفا عالمی کپ 2026 کے 'راؤنڈ آف 16' میں برازیل کے خلاف 2 گول کرنے کے بعد ایرلنگ ہالند کا ریکارڈ مزید شاندار ہو گیا ہے۔ انہوں نے اس ٹورنامنٹ میں اب تک صرف 4 میچوں میں 7 گول کیے ہیں اور گولڈن بوٹ کی دوڑ میں مشترکہ برتری حاصل کر لی ہے۔ اس کے علاوہ وہ مسلسل 14 مسابقتی بین الاقوامی مقابلوں میں گول کرنے کا کارنامہ انجام دے چکے ہیں، جن میں ان کے نام 27 گول درج ہیں۔ ناروے کے لیے اب تک 54 میچوں میں وہ 62 گول کر چکے ہیں۔ مزید ایک دلچسپ حقیقت یہ ہے کہ جب بھی ہالند گول کرتے ہیں، ناروے کی جیت تقریباً یقینی ہو جاتی ہے۔ ان کے گول والے میچوں میں ٹیم مسلسل 17 فتوحات حاصل کر چکی ہے اور اس دوران وہ خود 31 گول کر چکے ہیں۔ میدان میں ہالند کا جارحانہ انداز انہیں ایک مشین کی طرح بنا دیتا ہے، لیکن ذاتی زندگی میں وہ نہایت حساس انسان ہیں۔ چمپئنز لیگ جیتنے کے بعد ان کی آنکھوں میں آنے والے آنسو پوری دنیا نے دیکھے تھے۔ وہ دباؤ سے فرار اختیار کرنے کے بجائے مراقبہ (میڈیٹیشن) اور ذہنی یکسوئی کا سہارا لیتے ہیں۔ ان کا ایک قول آج بھی لاکھوں نوجوانوں کو متاثر کرتا ہے، اور وہ قول ہے ''زندگی کے ہر لمحے سے لطف اٹھانے کی کوشش کرو، کیونکہ زندگی ہماری سوچ سے کہیں زیادہ مختصر ہے۔ یہ بہت تیزی سے گزر جاتی ہے۔'' ان کے دن کا آغاز مراقبے سے ہوتا ہے اور وہ صبح اٹھتے ہی سورج کی روشنی آنکھوں میں لینا نہیں بھولتے۔ وہ موسیقی کے بھی دلدادہ ہیں۔ صرف 16 برس کی عمر میں انہوں نے اپنے ساتھی کھلاڑیوں ایرک بوتھائم اور ایرک ٹوبیاس سینڈبرگ کے ساتھ مل کر 'فلوکنگز' کے نام سے ایک میوزک گروپ بنایا اور 'کیو گو جو' کے نام سے ایک ریپ گانا بھی تیار کیا، جسے اب تک کروڑوں لوگ دیکھ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ ہالند ویڈیو گیم 'مائن کرافٹ' کھیلنے کے بھی شوقین ہیں۔ بہتر نیند کے لیے وہ سونے سے پہلے اینٹی بلو لائٹ چشمہ پہنتے ہیں اور سوتے وقت منہ پر ٹیپ لگا لیتے ہیں تاکہ ناک کے ذریعے سانس لے سکیں۔ ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق صرف 5 سال کی عمر میں ہالند نے اسٹینڈنگ لانگ جمپ میں 5 فٹ 4 انچ کی حیرت انگیز چھلانگ لگائی، جس کا عالمی ریکارڈ آج تک کوئی 5 سالہ بچہ نہیں توڑ سکا۔ بعد ازاں آسٹریا کے کلب ریڈ بل سالزبرگ کی نمائندگی کرتے ہوئے انہوں نے ایک ہی سیزن میں مسلسل 5 میچوں میں ہیٹ ٹرک کر کے 5 میچ بالز انعام میں حاصل کیں۔ وہ آج بھی ان بالز کو اپنے بستر کے پاس رکھ کر سوتے ہیں۔